صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 5 مئی 2003ء بمطابق 2 ربیع الاوّل 1424 ہجری صبح دس بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اِنَّ ھٰذَا الۡقُرۡاٰنَ یَہۡدِیۡ لِلَّتِیۡ ہِیَ اَقۡوَمُ وَیُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمۡ اَجۡرًا کَبِیۡرًا O وَّاَنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ اَعۡتَدۡنَا لَہُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا O وَیَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَہٗ بِالۡخَیۡرِ ؕ وَکَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا۔

(ترجمہ): یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لئے اجر عظیم ہے۔ اور یہ بھی (بتاتا ہے) کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور انسان جس طرح (جلدی سے) بھلائی مانگتا ہے اسی طرح برائی مانگتا ہے۔ اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے۔ وآخِرُ الدَّعْوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

جناب مظفر سید: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: نسرین خٹک صاحبہ۔

رسمی کارروائی

Mrs. Nasreen Khattak: Thank you Honourable Speaker. Sir, I would like to point out an issue of notification of the Government, which is, dated 2nd May, 2003, with your permission Sir, I would like to say.

کہ یہ نوٹیفکیشن جو ہے، یہ ایک کمیٹی کے حوالے سے ہے جو کہ سیدو میڈیکل کالج اور گومل میڈیکل کالج کی Recognition کے کیس کے لئے تشکیل دی گئی ہے، اب اس کمیٹی کے ممبران کی طرف سے، ذرا ایک منٹ آپ توجہ فرمائیں، Minister for Sience and Technology, Mr. Hussain Ahmad, is the honourable Chairman. Qazi Mehmood Sahib, is the honourable member. Mr. Muhammad Amin, is the honourable member, Principal KMC, Principal AMC, Principal Gomal, Mr. Fakher Allam student Saidu Medical College اور پھر Principal Saidu College اور پھر Miss Naheed Akhtar, student, Saidu Medical College بڑی اچھی بات ہے اور End میں لکھا ہوا ہے "The Committee would examine the issue of non-recognition of Saidu Medical College and Gomal Medical College, D.I.Khan" تو یہ بڑی اچھی بات ہے کہ حکومت نے Non-recognition کو اتنا Seriously لیا ہے اور ہم Appreciate کرتے ہیں، لیکن چھوٹی سی بات یہ ہے جی کہ یہاں پر اگر Southern districts کا کوئی ایم پی اے، Representative نہیں ہے تو ہم عزت واحترام سے کہتے ہیں کہ یہ کچھ ذرا Imbalance آجاتا ہے اور بچے یہاں پر موجود ہیں، Students of Saidu Medical College, I congratulate the Government کہ شاید پہلی کمیٹی ہے جہاں بچوں کو بھی موقع ملا ہے، لیکن بے انصافی یہ ہے کہ اگر گومل میڈیکل کالج کا کیس کمیٹی Examine کر رہی ہے تو وہاں کے بچے بھی ہونے چاہئیں، They should be equitable

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو جی۔

جناب سپیکر: انور کمال خان صاحب۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! شکریہ، نسرین خٹک صاحبہ نے جو اعتراض اٹھایا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یا تو آپ ایسا کریں کہ منسٹر صاحب اس کمیٹی میں سدرن ڈسٹرکٹس سے ایک یا دو ایم پی ایز کو شامل کر لیں اور یا پھر بہتر یہ ہو گا کہ اگر یہ کام اتنا Over load ہو تو آپ گومل یونیورسٹی کے لئے ایک سپیشل کمیٹی بھی بنا سکتے ہیں، جس میں مزید اور ممبران ہوں تاکہ انکا کام بھی آسان ہو اور کم از کم اس کے لئے ایک Proper طریقے سے Well in time اس کی رپورٹ بھی پیش ہو سکے، تو ہم اس کی بھرپور تائید کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! محترمہ نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے میں تو اسکی Fully support کرتا ہوں، لیکن مجھے حیرانگی اس بات پر ہے کہ یہ میڈیکل کالجز کے متعلق کمیٹی بن رہی ہے اور ہیلتھ منسٹر کا اس میں نام ہی نہیں ہے، How it is possible? (تالیاں) مطلب ہے سارا اختیار تو ہیلتھ منسٹر کے پاس ہو گا اور وہ ممبر ہی نہیں ہیں اس کمیٹی کا، چاہئیے تو یہ کہ اس کو چیئرمین بنا لیتے۔

جناب سپیکر: آپ کے اس ایک جملے نے ان کو اتنا Motivate کیا کہ بغیر اجازت کے وہ کھڑے ہو گئے اور ان شاءاللہ، Honourable Minister for Health, please

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ حقیقت میں محترمہ نسرین خٹک صاحبہ نے بڑا Important نکتہ اٹھایا ہے، لیکن میں ذرا Backgrounds بیان کرتا ہوں، اس روز جب یہ کمیٹی ہم نے تشکیل دی، باہر سٹوڈنٹس کی طرف سے احتجاج ہو رہا تھا اور انتہائی قسم کی ایمرجنسی سچوئیشن تھی تو ایمرجنسی سچوئیشن میں ہم نے جلدی جلدی یہ کمیٹی تشکیل دی، واقعی انہوں نے جس بات کی طرف توجہ دلائی ہے، میں ان سے اتفاق کرتا ہوں، لیکن جس طرح کہ انور کمال خان صاحب تجویز دی ہے، اس کے لئے ہم ایک الگ، دوسری کمیٹی تشکیل دیتے ہیں، گومل میڈیکل کالج کے لئے (تالیاں) کیونکہ اگر ہم سدرن ایم پی ایز کو اور مطلب ہے کہ سٹوڈنٹس کو Include کرتے ہیں تو کمیٹی کا حجم بہت زیادہ بڑھ جائے گا اور Practically اس کے لئے بالکل ناممکن ہو جائے گا تو اس لئے میں انور کمال خان کی اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس کے لئے ایک الگ کمیٹی تشکیل دیتے ہیں، جہاں تک عبدالاکبر خان صاحب کے

ریمارکس کا تعلق ہے تو یہ کمیٹی میں نے تشکیل دی اور میں نے خود اپنا نام اس لئے ڈراپ کیا، میں نے ایڈیشنل سیکریٹری ہیلتھ کا نام اس میں ڈال دیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں چاہتا تھا کہ اسکی میٹنگز جلدی جلدی ہو، ایمرجنسی میں ہو اور دس روز کے اندر یہ فیصلہ کریں، اس لئے میں یہ سمجھا کہ اگر میں اس کا ممبر بنوں یا میں اس کا چیئرمین ہوں تو میرے لئے Practically ممکن نہ ہوگا کہ میں مسلسل اس کے میٹنگز میں آسکوں اور دس روز کے اندر اندر اس کو Decide کر سکوں، تو اس لئے میں نے اپنا نام ڈراپ کیا کیونکہ میری اس کے علاوہ بھی بہت زیادہ مصروفیات ہیں، لیکن اگر اسمیں کوئی قانونی پہلو ہے کہ میرا Officio اس کا ممبر بننا ضروری ہے تو اس میں امنڈمنٹ کریں گے۔

جناب مظفر سید: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب عبدالاکبر خان: بس جی، میں منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں، لیکن چونکہ وہ ہیلتھ منسٹر ہیں، گورنمنٹ کو Represent کرتے ہیں تو اگر وہ خود اس کمیٹی میں ہوں تو مناسب رہے گا۔

جناب سپیکر: بالکل چاہیئے، انکی خواہش ہے کہ آپ کے تجربے اور آپ کے علم سے استفادہ اٹھائیں۔

جناب مظفر سید: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: آنریبل ممبرز کی انفارمیشن کے لئے اور بالخصوص نسرین خٹک صاحبہ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ منسٹر ہیلتھ نے پہلے پہلے میرے پاس اس کی حساسیت اور Sensitivity کا انہوں نے Already notice لیا ہوا تھا اور انہوں نے کہا کہ پہلی فرصت میں آپ یہ ایڈجرمنٹ موشن لیں تو میرے خیال میں منسٹر صاحب کی یقین دہانی کے بعد اب اس ایڈجرمنٹ موشن کی ضرورت نہیں رہی، جب اس کی باری آئے گی تو اس پر بات ہوگی، لیکن میرے خیال میں اگر منسٹر صاحب کو کہیں جانا ہے تو، انہوں نے تسلی کر دی ایوان کی اور ممبران کی۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر، سر! آج چونکہ منسٹر فار ہیلتھ انتہائی خوشگوار موڈ میں ہیں تو میں بھی اس سلسلے میں ایک بات اور عرض کرتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ہیلتھ کے سلسلے میں کوئسچنز ہیں۔

جناب مظفر سید: نہیں، نہیں۔

جناب سپیکر: تو آپ اس وقت۔۔۔۔۔

جناب مظفر سید: ہیلتھ کے سلسلے میں ہے اس طرح ہے نا کہ ہیلتھ کمیٹی نے زبردست رپورٹ پیش کی ہے اور پوری Recommendations انہوں نے جمع کی ہیں، لیکن ایک پوائنٹ اسمیں رہ گیا ہے کہ آئی بی پی کی وجہ سے جو ہمارے سنیئر ڈاکٹرز، پروفیسرز جنہوں نے Resign دیا تھا یا ان کو ہٹا دیا تھا، ان کے بارے میں اس میں کوئی ذکر نہیں ہے تو منسٹر صاحب آج چونکہ، اور یہ انتہائی Sensitive اور انتہائی Serious مسئلہ بھی ہے ہمارے میڈیکل کالجز، ہمارے ٹیچنگ ہاسپٹلز اور اس طرح تمام ادارے بالکل ویسے ویران تقریباً پڑے ہیں تو اس کو ذرا سنجیدگی سے لینا چاہیئے اور منسٹر صاحب اور اس ہاؤس سے میں درخواست کرتا ہوں کہ اس معاملے میں کوئی واضح پالیسی اختیار کریں۔

جناب سپیکر: ہیلتھ منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر سلیم خان صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: دے بارہ کښې زہ ہم دا عرض کوم چې آئی پی پی باندې ھغه رپورټ کوم پیش شوې دے ، ھغه بنه مستند دې خو دا یو خبره چې Senior most پروفیسران چې کوم دی، ھغه د سروس نه تلی دی او موںږه ته ډیره زیاته کمی محسوسیږی، تاسو سیدو میډیکل کالج کښې اوګورئ، تاسو ګومل میډیکل کالج اوګورئ، دغسې نمبر راتلونکے دے د خیبر میډیکل کالج، د ایوب میډیکل کالج نمبر ھم راتلونکے دے ، بنه سنیئر پروفیسران تلی دی نو ھره طریقه چې کیږی، ھیلتھ منسټر ته زہ دا ریکویسټ کوم چې څه طریقه باندې کوم ډاکټران چې راتلل غواړې، ھغه دے په ھره طریقه چې کیږی دا Accommodate کړئ۔

جناب سپیکر: انور کمال خان صاحب، انور کمال خان صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! پوائنٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دې نه روستو۔

جناب انور کمال خان: زه مشکور یم، زما دا دواړه رونړه د دې سپیشل کمیټۍ چې کوم په هیلتھ باندې، آئی بی پی باندې جوړه شوې وه، ممبران وو، یو Legal problem دیکښې دا ضرور وو چې مونږه په دې باندې ډیر سوچ کړے وو چې هغه سنیئر ډاکټران چې کوم د آئی بی پی د رائج کیدو په وجه باندې هغوې استعفیٰ ورکړے وے نو مونږه سره دا احساس ضرور شته چې دا سینیر ډاکټران زمونږه د دې صوبے د پاره، خصوصاً او بیا داسې د دې ټیچنګ هاسپیټلز د پاره دا یو Asset وو، دا یو خزانه وه، داسے سینیر ډاکټران او دومره قابل ډاکټران په ډیر کم موده کښې چا ته نه ملاویږی خو دیکښې، چونکه Services rulesداسے وو چې یو ځل یو سړے یا په Medical groundsباندې استعفیٰ ورکړی نو هغه Completely incapacitateشی، هغه بیا د سروس، چونکه هغه پخپله دا Option آغستې وی چې زه په Medical groundباندې The man cannot be re-instated. Rules does not permit تلل غواړم نو andهم دغسې چې څوک Volunteersاو هغوې خپلے استعفیٰ ورکړی نو بیا هم تاسو اوګورئ چې Servicesهغوې ته اجازت نه ورکوی، نو مونږه سره دا احساس ضرور وو، Optionsهم مونږه سره دا وو چې یا خو مونږه هیلتھ ډیپارټمنټ ته دا شے ورحواله کړو او دوئ ته اووایو چې کیس په کیس Basisباندې که ضرورت محسوسوئ نو تاسو دا کسان واپس واخلئ او یا دے د پاره دویمه طریقه دا ده چې څوک زمونږه په دې هاؤس کښې پرائیویټ ممبر یو بل دے موو کړی او که په دیکښېAmendmentsراولی نو زما خیال دا دے که تاسو واقعتاً دا غواړې چې یره دا خلق مونږه Re-instateکړو او د نور چا حق تلفی دے هم نه کیږی نو کښې بیا، تاسو قانون کښې او Servicesکښې Amendmentاوکړئ او بیا تاسو ئے راولئ ګنی د هغې نه علاوه بیا تاسو سره قانوناً داسے جواز نه پیدا کیږی چې دا کسان تاسو Re-instateکړئ، نو هغې کښې دا شے ضرور زمونږه په دې هغه کښې یو قسم رکاوټ وو نو دے باندې تاسو پخپله سوچ اوکړئ او که هیلتھ ډیپارټمنټ یا څوک، Any body is prepared to move a Bill, let the Bill come.......

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

مولانا امان اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: او د ریږه، لږ۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ستا سو مشکور یمه، بل مو جی د فتر کبنې ورکړو او موو مو کړو ستا سو سیکرټریټ ته خو د تې بریک نه پس به ریکویسټ اوکړم چې Under 240 هغه رول دے Suspend کړے شی او ماته دے اجازت راکړے شی چې زه هغه بل Introduce کړم او بیا هغه بل دے زمونږه منسټر صاحب کمیټئ ته واستوی او هلته به Trash out شی، چې څنګه فیصله اوشی نو هغه شا نتے۔۔۔۔۔

جناب مظفر سید: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: مولانا حقانی صاحب۔

مولانا امان اللہ: جناب سپیکر صاحب! زه د دوئ خبرې سره اتفاق دے خو زه د دې خبرې وضاحت کول غواړم چې دا کوم سپیشل کمیټی تشکیل شوې وه، نو په دیکبنې یو مقصد دا وو د تشکیل چې کوم ډاکټرانو پروموشنز شوې دی د پبلک سروس کمیشن د رولز خلاف، د هغې تحقیقات به هم دوئ کوی نو هغه رپورټ مونږه دا سے څه او نه لیدل نو ما وئیل چې د دې وجه څه ده؟

جناب انور کمال خان: هغی سره زما خیال دے، زمونږه په دې Terms of references کبنې دا سې شے نشته، مونږه ته چې کوم Terms of references ملاؤ شوی وو، هغی کبنې I B P effects او د هغی نه علاوه بیا چې زمونږه طرف نه څه Recommendations وو، هغه مونږه ورکړی دی، چې د چا پکبنې Appointments شوې وو، د هغوې متعلق په Terms of references کبنې نو مونږه د هغه خپل د دائره اختیار نه بهر کار نه شو کولے۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! هم په دې باره کبنې ما یو بل پیش کړے دے زه ریکویسټ کوم چې هغه بل دے هم دے هاؤس ته راوړے شي، بو بس ټهیک خبره ده بیا به پرے بحث اوکړے شی، ما او بشیر بلور صاحب هم په دې باره کبنې بلونه پیش کړی دی۔

جناب سپیکر: جناب منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ زما دے آنریبل ممبرانو صاحبانو سره اتفاق دے ، یقینناً چې د آئی بی پی د سلسلے په نتیجه کښې چې کومو پروفیسرانو، ایسوسی ایټ پروفیسرانو استعفیٰ گانے ورکړے دی نو د هغې نه Brain drain هم شوې دے او Medical institutionsته هم نقصان رسیدلے دے او زمونږه په هیلتھ کیئر Delivery servicesهم متاثره شوې دی او که دا هاؤس زما په طرف باندې اودریږی، که موجوده رولز مونږ ته اجازت راکوی نو بیا هیڅ مسئله نه ده د هغوی په Re-instateکولو کښې که موجوده رولز اجازت نه راکوی نو بیا به دا هاؤس زما په طرف باندې اودریږی او په قانون کښې به Amendmentکوی، نو حکومت او زه دے خبرې ته تیار یو چې ان شاءاللّٰه مونږه به هغوې بیا Re-instateکړو۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنټ آف آرډر، جی زما خو دخبره دا ده چې کوم رپورټ انور کمال خان صاحب پیش کړے وو نو هغه به Just report of the committee، اوس بشیر خان خبره اوکړه نو دا ډیره ښه خبره ده چې دوئ هغه رپورټ د آئی بی پی د اپیل د پاره دوئ دغه کړی دی، نو زما په خیال باندې چې تاسو کومه خبره اوکړله، د سروسز چې کوم رولز دی او گورنمنټ هغې ته تیار وی نو زمونږه خو څه خبره نه ده او زما خیال دے چې مونږه به هم ورسره په دې کښې امداد اوکړو، چې یره دغه کسان واپس واخلی او هغوې Law amend کوی چې یره څوک Resignationورکړی یا څوک استعفیٰ پخپله باندې ورکړی-----

جناب سپیکر: نو هغه Circumstancesاوگوری۔

جناب عبدالاکبر خان: که په هغی کښې دوئ تیار وی نو بس دغه خو بیا ډیره ښه خبره ده، بیا خو لکه د دې ټولو ممبرانو صاحبانو هم یو تجویز دے او خبره به ختمه شی که د گورنمنټ هم رضا وی او زمونږه هم رضا یوه وی نو بس خبره خلاصه ده، په هغی کښې مونږه Amendmentاوکړو۔

جناب سپیکر: زما په خیال د هاؤس Consensus دا دے ، چې بشیر بلور صاحب چې کوم تجویز پیش کړے دے ، نو د هغې سره د ټولو ممبرانو اتفاق دے ، Next جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: شکریه۔ یو منټ جی، زه ستاسو توجه د 3 تاریخ د "مشرق" اخبار دے بیان طرفته راګرځول غواړمه چې په هغې کښې دا وائیلی شوې دی چې "تحصیل کونسل بٹ خیلہ کا اجلاس، سپیکر سرحد اسمبلی کی جانب سے بونیر کو زیادہ فنڈ دینے کی مذمت" چې مونږ ته دا پته اولګی چې تاسو کوم زیات فنډ بونیر له ورکړی دی۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: مذمت دے اوکړے شی۔

جناب جمشید خان: هغه مذمت د څه خبرې کیږی؟ څه شته دے نه نو د څه څیز مذمت کیږی؟ دا ایم آر ډی پی په حواله زما په خیال دا خبره ده نو په دیکښې څه خبره شوې هم نه ده، نه فنډ مختص شوې دی نه څه شوې دی؟ نو چې داسې پکښې څه خبره ده؟

جناب سپیکر: زه نه پوهیږم۔

جناب حبیب الرحمان: سپیکر صاحب! زه په دیکښې لږ وضاحت کومه۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب حبیب الرحمان: چونکه په دیکښې تاسو هغه بله ورځ کمیټی جوړه کړې ده، دا محض زه د دې د پاره یو Figure پیش کومه، د دې نورو رونړو د پاره، دا خو لا څه چل شوې نه دے، مونږه لا سنډا اغستے نه دے او بیا به ئے واخلو او بیا به ئے حلالوؤ او بیا به ئے حصے کوؤ او بیا به ئے تقسیموی، خو بهرحال زمونږه چې کوم Meetings شوې دی نو مونږه د دې ایوان د غلط فهمی د لرے کولو د پاره چې یره کیدے شی چې د دې خلقو په ذهن کښې دا خبره وی چې دا سپیکر د بونیر نمائنده دے او دے ګنی د خلقو سره زیاتے کوی نو څه خو لا شوې هم نه دی، او هغه بله ورځ تاسو یو رولنګ ورکړے دے او یوه کمیټی ده، هغه طرف ته زه تلل نه غواړمه خو څومره پورے چې د ایم آر ډی پی چې کومه د جهګړے خبره ده نو دا دوه قسمه روډ دے یو ته پراونشل هائی ویز وائی او بل ته Rural access

roads وائی، په دې کښې 150 کلومیټر روډ پراونشل هائی ویز دے، د 82 لاکھ نه واخلے یو کروړ روپئ Per kilometer د دې Estimated cost دے، بله نمونه سړک دے، 100 کلومیټر، دا په څلورو ضلعو کښې، سوات، بونیر، شانگله او ملاکنډ ایجنسی، نو مونږه څه تقسیم کړی نه دی، په دیکښې د هغې 28,64,000 روپئ Per kilometer د هغې Estimated cost دے، نو چې مونږه ئے کله تقسیم کړو، نو که سپیکر زیاتے کړے وی، زه دا Figures ځکه وایمه چې 44,50,00,000 روپئ هغې ضلع ته چې برابر ئے مونږه تقسیم کړو۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال دا آخر دوئ به پوهه نه وی، دا به بونیر نه وی، بنوں به وی چرته۔

جناب حبیب الرحمان: نو زمونږه دا اوس مجوزه چې کوم پروگرام دے، نو دا ځکه دا وضاحت کومه چې د دې معزز ایوان د ذهن نه دا غلط فهمی لرے شی، زمونږه 53 کلومیټر روډ اغستې شوې دے، او د هغې Estimated cost پندره کروړ نوے لاکھ روپئ د 44,50,00,000 روپئ په ځائے باندې د بونیر دا برخه ده خو 14 کلومیټر بله ده۔

جناب سپیکر: بهرحال د هغې د پاره کمیټی جوړه شوې ده، هغه به جائزه اخلی او چرته به هم بے انصافی نه کیږی، او زما دا ایمان دے چې دا تمام صوبه دے ترقی اوکړی او د هر ممبر د حلقے دیکښې تمام مسائل حل شی۔

جناب حبیب الرحمان: تھینک یو۔

جناب محمد امین: حبیب الرحمان دلته کښې جی د ایم آر ډی پی نمائندگی اوکړه۔

جناب سپیکر: چې یو بل سره صلاح اوکړئ نو، ارشد خان صاحب۔

جناب محمد ارشد خان: مهربانی جی، زمونږه په دې پیښور کښې صرف دوه نیورو سرجنز دی، صرف دوه نیورو سرجنز دی او دے زړے پالیسئ لاندې هغوی استعفیٰ ګانے ورکړے دی، مروت صاحب هغه خبره لږه کلیئر کړه چې څه ټیکنیکل ګراؤنډز دی چې د هغې په وجه دغے خلقو ته اجازت نه شو ورکولے، زه وایم دا داسې بهرنی Qualified پروفیسران پاتے شوې دی د خیبر میډیکل

کالج، ماته خو هغه نومونه په دې ساعت کښې یاد نه دی خو هغوې دے رضا کړے شی، ځکه چې دا صرف دوه بهرنی Qualified نیورو سرجنز دی او دواړو اسعفیٰ گانے ورکړی دی، د لیډی ریډنگ هسپتال او دا بل هسپتال، نو مهربانی دے اوکړی چې هغوې سره دے خبرې اوکړی او چې په هره طریقه چې وی هغوې رضا کړی او هغوې راولی۔

جناب سپیکر: صحیح ده۔ Next item, Questions۔جی امیر رحمان پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب امیر رحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! ستاسو توجه د ضلع صوابئ دے اهم مسئلے طرف ته راوستل غواړم----

جناب سپیکر: ایډجرنمنټ موشن دے که څه څیز دے ؟

جناب امیر رحمان: نه جی، یو توجه دلاؤ نوټس دے۔

جناب سپیکر: نو هغه خو لا نه دے راغلے۔

جناب امیر رحمان: په دې تیرو ورځو کښې د بارانونو، طوفانونو او ږلئ سره په ضلع صوابئ کښې د تمباکو، غنمو او نور داسې د سبزو کوم فصلونه وو د هغې سره تباه شوی دی نو مونږه صوبائی حکومت ته دا خواست کوؤ چې د صوابئ ضلع علاقه د آفت زده اوګرځولے شی او چې د دې د پاره څه قسم سهولت او Facility ورکولے شی، لکه د سرے، د قرضو د معاف کولو، د مالیے یا داسې نور څه امدادی شکل کښې نو مهربانی د اوکړے شی، صوبائی حکومت ته خواست دے چې د ضلع صوابئ د پاره څه نه څه دے اوکړے شی۔

جناب سپیکر: قاری محمود صاحب غور پرے کوئی کنه، وائی چې ګلئ شوې ده او فصلونه تباه شوې دی، تاسو رپورټ راواوغواړئ کنه۔

قاری محمود (وزیر آبپاشی): رپورټ به راواوغواړو او ان شاءالله ځان به پرے پوهه کړو چې څومره کیږی او به شی۔ (قہقہے)

جناب امیر رحمان: جناب سپیکر! زمونږ سره دا Commitment دے اوکړے شی۔

جناب سپیکر: زما په خیال ریونیو محکمه خو د چیف منسټر سره ده۔

جناب امیر رحمان: نو بیا سنیئر منسټر د ے څه او کړی۔

جناب سپیکر: نو بیا هغه سینیئر منسټر هم نشته، زما په خیال باندې منسټر صاحب جواب د رکړو او کیبنټ څه نه څه کوی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: سوال نمبر 25 جناب مشتاق احمد غنی صاحب، (Absent)۔ سوال نمبر 29 جناب زر گل خان۔

* 29 _ جناب زر گل خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پسماندہ اور قبائلی علاقوں کے علاوہ آزاد کشمیر طلباء کے لئے خیبر میڈیکل اور ایوب میڈیکل کالج میں مخصوص نشتیں مختص کی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تفصیل فراہم کی جائے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ کالا ڈھاکہ ایف آر مانسہرہ کے طلباء کے لئے 1985, 1986, 1987 اور 1988 میں ایوب میڈیکل کالج میں ایم بی بی ایس کی ایک علیحدہ نشست مختص تھی;

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نشست اب بھی برقرار ہے;

(ہ) اگر (د) کا جواب نفی میں ہو تو وجہ بتائی جائے;

(و) آیا حکومت باقی پسماندہ علاقوں کی طرح کالا ڈھاکہ ایف آر مانسہرہ کے طلباء کے لئے خیبر میڈیکل کالج پشاور اور ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد میں ایک ایک نشت مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے;

(ز) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو کسی تعلیمی سال سے مذکورہ نشتیں مختص کی جائیں گی;

(ح) اگر (ز) کا جواب نفی میں تو وجہ بتائی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جی ہاں۔

(ہ) جوابات اثبات میں ہیں۔

(و) حکومت نے کالا ڈھاکہ کے لئے ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد میں ایک نشست مختص کی ہے، پسماندہ علاقوں کے لئے مخصوص نشستیں اسی علاقے کی آبادی اور پسماندگی کے تناسب سے متعین ہوتی ہیں، کالا ڈھاکہ کو ایک نشست دے دی گئی ہے، مزید برآں کالا ڈھاکہ کے طلباء اور طالبات کی طرح میرٹ کے بنیاد پر جتنی ہو سکے میڈیکل کالج میں داخلے کے سیٹ لے سکتے ہیں، کالا ڈھاکہ کو مزید نشستیں تب دی جا سکتی ہیں، جب میڈیکل کالجوں کے نشستوں میں اضافہ ہو اور پسماندہ علاقوں کے لئے نشستوں میں اضافہ مطلوب ہو۔

(ز) سیٹوں کے اضافہ کی مدت کا فی الحال تعین نہیں ہو سکتا۔

(ح) حکومت کی کوشش ہے کہ صوبے کے تمام اضلاع اور علاقوں کو تعلیمی اعتبار سے ایک سطح پر لائے اور تمام داخلے میرٹ کی بنیاد پر ہوں، البتہ جب تک پسماندہ علاقوں کو تعلیمی لحاظ سے اوپر کی سطح پر نہیں لایا جاتا، تب تک یہ نشستیں برقرار رہیں گی۔

Note. The government, however, reserve the right to modify the same for valid reasons any time before/during admission.

جناب زرگل خان: مهربانی جناب سپیکر صاحب، د دې جواب نه خو زه مطمئن یمه خو څه نورے خبرې دی او د هغې نه زه مطمئن نه یمه۔

جناب سپیکر: شکر دے چې بس مطمئن ئے نو دغه دے سوال دے او نورے خبرې به ان شاء الله بیا شی۔

جناب زرگل خان: په دې چې صرف دا سیټونه ایخودی دی چې دغه ځائے لوکل ډاکټران چې هلته کښې ډیوټی اوکړی، نو اوس عجیبه خبره دا ده چې هلته ډاکټران تلی دی او منسټر صاحب هلته کښې ډسپنسران لیږی نو د دې فکر نه راځی چې د دې څه تک جوړیږی؟ دا سیټونه خو د دې د پاره دی چې Back ward علاقے ته هغه ډاکټران بیا نه راځی۔

جناب سپیکر: د دغے ډاکټرانو تاسو سفارش کوئ، نو دوئ نه لیکل اغستل غواړی چې دغلته کښې بیا کار کوی۔

جناب زرگل خان: او کنه جی، دا ډاکټران دے هلته کښې کار کوی او بهر نه دا ډ سپنسران دے نه لیږی۔

جناب سپیکر: څکه چې سیټ خو ورله غواړئ او زیاتوئ ئے ورله او بیا ډیوټی ته هلته کښې تیار نه دی، دا زیاتے دے۔

جناب زرگل خان: زه هم دا وایمه چې ډیوټی دغه لوکل ډاکټران او د بهر نه دا ډ سپنسران، منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کومه چې دا مه لیږئ۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: دا صحیح ده، دوئ د دې خبرې سره زما اتفاق دے، دا ډاکټران Reserved seat enjoy کړی او د دغے علاقے په ځائے باندې راشی او بیا د هغوې خدمت او ډیوټی نه کوی، دوئ سره زما بالکل اتفاق دے، ان شاء الله که د دوئ د علاقے څوک وی، دوئ دے ئے ماته په ګوته کړی زه به ئے هم هغه ځائے ته لیږمه۔

جناب سپیکر: سوال نمبر42،جناب عتیق الرحمان خان صاحب،(Absent)۔

جناب گورسرن لال: جناب سپیکر! په دیکښې زما هم یو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: هغه خو ختم شو ګورسن لال صاحب، د هغې نه روستو بیا بل سوال راغے، سوال نمبر 53، جناب جمشید خان صاحب، ۔

* 53 _ جناب جمشید خان: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بونیر میں ہیپاٹائٹس بی اور سی کے مریضوں کی رجسٹریشن کی گئی ہے؛

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہے تو:

(1) تومذکورہ رجسٹرڈ مریضوں کی کل تعداد کتنی ہے؛

(2) حکومت نے مذکورہ مرض کے تدارک اور ویکسینیشن کے لئے کیااقدامات کئے ہیں؟

وزیر صحت: (الف) ہاں یہ درست ہے کہ ضلع بونیر میں ہپٹائٹس بی اور سی کے مریضوں کی رجسٹریشن ہوچکی ہے۔

(ب) ضلع بونیر میں مذکورہ مریضوں کی تعداد 700 ہے جو 1999-1-1 سے 2002-12-13 تک رجسٹرڈ ہو چکے ہیں۔

(2) حکومت کی طرف سے صرف اس مرض کے تدارک کے لئے ویکسینشن کا حال ہی میں بندوبست کیا گیا ہے اور 2002-10-1 سے 2002-12-31 تک 5 سال کم عمر بچوں کو ویکسینیشن لگائے گئے ہیں، جس کی تعداد 8234 ہے اور یہ پروگرام تاحال جاری ہے۔

جناب جمشید خان: شکریه جناب سپیکر، بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ په دیکښې زما ضمنی دا سوال دے چې دا ویکسینیشن خو د بی د پاره کیدے شی او دا صرف په ډی ایچ کیو هسپتال کښې کیږی، دا خو بونیر دومره لویه علاقه ده چې د هغې د ګوټ ګوټ نه خلق ډی ایچ کیو هسپتال ته راتلل ډیر ګران کار دے، او زما به دا درخواست وی چې د بی دا ویکسینیشن به په هغه لوکل هسپتالونو کښې هم وی، یو د سی د پاره چې کوم Interferon انجکشن دی د هغې د پاره دوئ څه بندوبست نه دے کړے، چې دا انجکشن به څنګه، ځکه چې دا خو ډیرے قیمتی دی او عام سړے خو د هغې خرچې نه شی برداشت کولے، چې د هغې د پاره به حکومت څه طریقه کار کوی؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

جناب حبیب الرحمان: زما یو ضمنی سوال دے چې بیا دوئ په یو ځائے جواب ورکړی۔

جناب سپیکر: جناب حبیب الرحمان خان۔

جناب حبیب الرحمان: خومره پورے چې د هیپاټئٹس سی تعلق دے نو منسٹر صاحب مونږه چې، زمونږه علاقه کښې هیپاټئٹس سی 700 لیکلی دی، 850 خو ډیر مخکښې چې کله مونږه ممبران وو نو دغه رجسټرډ د هیپاټئٹس سی مریضان وو، هلته کښې دیر غریبانان دی او چې هغوی دے پیښور ته راځی یعنی چې ایم پی اے صاحب سفارش اوکړی او منسٹر صاحب هسپتال، ځکه چې دوئ له مونږه ډیر تکلیف ورکړے دے، داسے چې مونږه یو یو کیس رالیږلے دے، هغوی ورله د دې دومره سفاوش باوجود دوه انجکشن ورکړی دی، داسے مریضان راته

معلوم دی چې هغوی له خلقو چندے کړی دی او خلقو پر 150000/او 60000/روپئ لګولی دی، زمونږه په دې پنځو میاشتو کښې وائی دوئ چې مونږه بندوبست کړے دے۔ نو په دې پنځو میاشتو کښې، زمونږ د زکواة منسټر صاحب هم ناست دے په دیکښې هم د سپیشل امداد د پاره، چې ډیر غرباء دی په بونیر کښې، او په سو نو زرګونو کیسونه دی د هیپاټائټس سی نو مونږه دوئ ته هم ریکویسټ کړے دے چې تاسو په ډګر، ځکه چې په ټوله صوبه کښې د ټولو نه زیات هیپاټائټس سی په بونیر کښې دے، نو تر اوسه پورے مونږ لا په دیکښې کامیاب شوي نه یو، دا منسټر صاحب جواب چې ورکړے دے چې مونږه له حکومت بندوبست کوی، نو مونږ ته تر اوسه پورے لا بندوبست، مونږه دا دواړه ممبران یو او مونږه ته د زکواة په مد کښې دوئ نه امداد غوښتے Related دے، د دورے نه مخکښې دوئ سره مونږه ملاقات کړے دے، دوئ بونیر ته دوره هم کړې ده، او د عشر زکواة په مد کښې مونږه وایو چې د هیپاټائټس سی د پاره ډسټرکټ هیډکوارټر هسپتال ته به په یو ځائے پیسے رالیږی چې مونږه مریضانو ته امداد ورکړے شو، تر اوسه پورے څه بندوبست نه دے شوي خو منسټر صاحب په دې جواب کښې لیکلی دی، چې حکومت بندوبست کړے دے، نو دوئ دے لږ وضاحت اوکړی چې دوئ دے خلقو ته د ریلیف ورکولو د پاره څه بندوبست کړے دے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ د کوم حده پورے چې د بندوبست تعلق دے، نو دا خو مونږه د هیپاټائټس بی په باره کښې وائیلی دی ځکه چې هیپاټائټس بی ویکسینیشن Availableدی، او هغه د پنځو کالو نه کمو ماشومانو ته د ای پی آئی په پروګرام کښې شامل دی، او څنګه چې جمشید خان صاحب هم دا خبره پوائنټ آوټ کړله چې د هیپاټائټس سی ویکسین تر اوسه پورے نه دی Discover شوي، نو اوس مونږ ته د هغې د تدارک خبره نه ده خو د هغې د Preventionد پاره د هغې هیڅ هم نشته، د Preventionد پاره یا خو دا ده چې ایډز سنټرل پروګرام دے په هغې Safe blood transfusion ensureکول او په دغه طریقه لکه څنګه چې په ایډز په کومو طریقو د هغې Transmissionکیږی نو په هغې

باندې د هپټائټس سی او بی او د دې Transmission کیږی، زمونږه دا یقین دے چې دغه پروګرام مونږه په کامیابئ سره سر ته اورسوؤ نو په هغې باندې به د دې Prevention هم اوشی او ویکسین ئے تر اوسه پورے نه دی دریافت شوې، او تر کومه حده پورے چې د هیپټائټس سی د بیمارئ تعلق دے، نو څنګه چې دوئ اووئیل چې انتہائی Expensive علاج دے او دا د حکومت په موجوده Resource کښې او د حکومت په وس کښې دا نه ده چې هر چا ته مکمل فری علاج ورکړی، البته د زکواة فنډ نه وقتاً فوقتاً د هغوې امداد کیږی، حکومت د دې د پاره، د هغې کیبنټ دا Decision او فیصله کړې ده Endowment fund چې په هغې کښې شپږ، اووه Expensive بیمارئ زمونږه په دې صوبه کښې ډیر په تیزئ سره خوریږی چې د هغې انتظام اوشی، د پچاس کروړ روپو فنډ به وی، مونږه د هغې د پاره اسمبلئ ته بل هم رااوړو، Legislation هم کوؤ، او د Legislation نه ورستو Practically دغه فنډز مونږه قائم کوؤ، نو زمونږه امید دې چې د هغې په نتیجه کښې به خلقو ته ریلیف ملاؤ شی، او دغه شان مونږه دے دریو غټو هسپتالونو ته هم دا وائیلی دی چې د هیپټائټس سی د پاره سم کیس تیار کړی چې مونږه ئے فیډرل ګورنمنټ سره Take up کړو او هغوې مونږ ته د هپټائټس سی ځان له د دې زکواة نه فنډز راکړی، په دې وخت په دې موجوده Resources کښې او یا مستقبل کښې چې کوم زمونږه پلاننګ دے خو دا په موجوده Resources کښې دا Possible نه دی، چې مونږه مکمل فری علاج هر یو کس ته د هیپټائټس سی ورکړو۔

جناب سپیکر: حافظ حشمت صاحب څه وائی؟

جناب حشمت خان (وزیر زکواة و عشر): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ څنګه چې معزز ممبرانو توجه ورکړه، زه اسلام آباد ته په دې سلسله کښې لاړمه او هغوې ماته اووے چې دلته کښې کوم Main hospitals دی، دوئ دے Proposals رااولیږی، دا فنډز اکثر هم ختم شی، Patients زیات دی او بجټ دغه هم زیات نه دے، چار فیصد د زکواة د مد نه ډسټرکټ هسپتال ته هم ورکوی، او په دغه سلسله کښې چونکه سپیکر صاحب ډیره ماته ریکویسټ کړے وو، نو Specially په بونیر کښې

دا ځیز هم موجود وو نو دلته پشاور کښې کوم د ډسټرکټ فنډ وو هغې ما دس لاکھ روپئ راواغستې او د کوهاټ روډ-----

جناب پیر محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

وزیر زکواۃ و عشر: ما خو لا خبره ختمه کړے نه ده صاحب، زه خبره ختمه کړم نو بائی خبره اوکړه۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! ریکویسټ دوئ اووے نو ریکویسټ ئے نه وو کړے Recommendation ئے کړے وو۔

جناب سپیکر: نه خیر، هغه د هاؤس خبره نه وه، د هاؤس نه بهر خبره وه۔

(قہقہہ)

وزیر زکواۃ و عشر: نو هغه بیا دس لاکھ روپئ ما سیټلائیټ هاسپټل کوم چې په کوهاټ روډ باندې دے نو بعض Genuine cases مونږ هغې ته هم اولیږل۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: منسټر صاحب که مهربانی اوکړی او خپل سیټ ته لاړ شی، بیا به جواب اوکړی، د بل منسټر په سیټ باندې دا بنه Precedent نه دے۔

(تالیاں)

وزیر زکواۃ و عشر: ظفر اعظم صاحب سره څه کار وو هغې له راغلے ووم۔

جناب بشیر احمد بلور: پکار ده چې خپل سیټ باندې ناست وی۔

(قہقہے/تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو، بشیر احمد بلور صاحب۔

وزیر زکواۃ و عشر: هغے کښې اوس د مرکز د دغه انتظار دے، ان شاء اللہ تعالیٰ هغه Proposals هم ایم ایس تیار کړل او امید شته چې که خیر وی مرکز زمونږ سره دا خبره اومنی، چونکه د زکواۃ بنه Use هم هیلته سائیډ دے نو دے سلسله

کبنې مسلسل لګیا یو او که بیا هم ضرورت شو دا ایم ایس به هم ځان سره بوځم او اسلام آباد ته به دوباره ځم ان شاء الله۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 58، ڈاکٹر ذاکراللہ خان،، (Absent)۔ سوال نمبر 86 جناب ظفراللہ خان مروت صاحب۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: جناب سپیکر صاحب یو عرض دے جی، معمولی غوندې۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: ماته یو سیټ بل را کړی په دې کرسئ کبنې خو یواځے عبدالاکبر خان هم نه راځی (قہقہے) او دوه منه کاغذونه راوړی او نیم دلته کیږدی، سبا به زه اود ریږیم نو دوئ به وائی چې دے پردی مائیک نه خبره کوی۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال خبره یواځے د جهګړا صاحب نه ده، که دا نهه پارلیمنتیریئن نه وی، نو څه ضرورت نشته ځکه چې دا د لسو نه بلکه د ټولو ضرورت پورا کوی (قہقہہ) سوال نمبر 86جناب ظفرالله خان مروت صاحب، (Absent) څه چل دے وزیر صحت دغه کړے دے ؟ زه خو نه پوهیږمه، سوال نمبر 104، جناب نثار صفدر خان صاحب، کیوں سوال نہیں؟"آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت تقرری پر پابندی کی وجہ سے عوام کو علاج و معالجہ میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟" سوال نمبر 104، میرے خیال میں آپ اپنے سوال سے مطمئن ہیں۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب وہ معافی مانگتا ہے اپنے سوال پر۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: نہیں، میرے خیال میں Absent ہیں وہ۔

جناب نثار صفدر خان: نہیں جی۔

جناب سپیکر: نہیں تو آپ کھڑے ہو جائیں۔

جناب مظفر سید: په دیکبنې یو ضمنی سوال زما دے۔

جناب نثار صفدر خان: جناب یہ میرے پاس ابھی آیا ہے، میں یہ پڑھ کر پھر آپ سے بات کرتا ہوں، (قہقہے) اس دن میں چھٹی پر تھا، جس دن یہ ایجنڈا تقسیم ہوا تھا۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 104۔

* 104 _ جناب نثار صفدر خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت تقرری پر پابندی کی وجہ سے عوام کو علاج و معالجہ میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت محکمہ صحت میں بھرتی پر سے پابندی اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت: (الف) جی نہیں، محکمہ مالیات کی بجٹ ہدایات کے مطابق محکمہ صحت میں ڈاکٹروں نرسوں ایل ایچ ویز اور میڈیکل ٹیکنیشنز کی بھرتی پر کوئی پابندی نہیں ہے، محکمہ صحت میں حسب ضرورت کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتیاں کی جاتی ہیں۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے، امید ہے کہ مستقبل قریب میں باقی خالی آسامیوں پر بھرتی کی جائے گی۔

جناب نثار صفدر خان: میں مطمئن ہوں جی۔

جناب سپیکر: مطمئن ہیں آپ، Next۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب دے خو مطمئن دے خو مونږ خو نه یو مطمئن، زه پکښې ضمنی سوال لرم۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب مظفر سید: زما په دې سوال کښې ضمنی سوال دا دے چې محکمه صحت کښې د پابندو خبره ده د Ban، ډسپنسرز ډیر زیات 93-1992نه هغوې ټریننګ کړے دے او د حکومت په خرچ ئے کړے دے، تر ننه پورے د هغوې په Appointments باندې پابندی ده او ډیرے ډسپنسریانے، بی ایچ یوز او ار ایچ سییز هغه بالکل د سټاف د وجے نه محرومه پرتے دی، په دې سلسله کښې زما

کوئسچن دا دے چې منسټر صاحب دے دا وضاحت اوکړی چې دا به آیا هم دغه شانتے بلډنګونه ویران وی او دا خلق به د صحت نه محرومه وی، او که نه دوئ څه پروګرام لری Specially دغه خلقو د پاره؟

وزیر صحت: د دې خو جواب جناب سپیکر صاحب شوې دے او هغه دا دے چې په هیلتھ ډیپارټمنټ کښې چې دا کوم ټیکنیکل پوسټونه دی چې هغې کښې ډسپنسرز دی او میډیکل ټیکنیشنز او ایل ایچ ویز دی د هغوې په بھرتئ باندې چرته هم پابندی نه وی او لاندے بیا جواب کښې لیکلی دی چې عنقریب به حکومت دغه آسامیانے ډکوی۔

جناب سپیکر: جی، Next۔

جناب مظفر سید: دوئ چې وائی چې دا چرته به هم پابندی نه وی نو دا نن پرے Ban نه دے۔

جناب سپیکر: Next، سوال نمبر 110، قاری محمد عبداللہ صاحب، جناب قاری صاحب۔

* 110 _ قاری محمد عبداللہ: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دوآبہ ایک اہم مرکزی شہر ہے، جس کی آبادی تقریباً آٹھ ہزار کے لگ بھگ ہے، جمیں کربوغہ، سروزی، طورہ ڑی جیسے بڑے بڑے گاؤں کے عوام علاج معالجے کے لئے دوسرے شہروں میں جاتے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں کوئی سول ہسپتال موجود نہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اب حکومت دوآبہ میں سول ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں یہ درست ہے، مگر کربوغہ اور سروزی میں بی ایچ یو جب کہ تورہ وڑی اور دوآبہ میں آر ایچ سیز موجود ہیں۔

(ب) جی ہاں، سول ہسپتال موجود نہیں۔

(ج) ہنگو ہسپتال کو اپ گریڈ کرنے کا اصولی فیصلہ ہوا ہے، جس کے لئے لاگت کا تخمینہ 109.324 ملین روپے لگایا گیا ہے، اس ہسپتال کو تعمیر کرنے سے ضلع ہنگو کی تین لاکھ آبادی مستفید ہوگی۔

قاری محمد عبداللہ: شکریہ سپیکر صاحب، محکمہ صحت کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے اس سوال کا، اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوال کے اندر میں نے یہ کہا ہے کہ دوآبہ کے لئے سول ہسپتال کا قیام اور جواب میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ ہنگو میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا قیام عمل میں آنے والا ہے، جب کہ ڈسٹرکٹ ہنگو میں ابھی تک ڈسٹرکٹ ہسپتال کی Feasibility report تک تیار نہیں ہو سکی ہے، اور یہ کہ دوآبہ ڈسٹرکٹ ہنگو شہر سے تقریباً تیس کلو میٹر کے فاصلے پر ہے اور دوآبہ کے شہر کے اوپر خویدت خیل قبائل کے لاکھوں افراد کے علاج معالجے کا دارومدار ہے تو میں دوبارہ گزارش کرونگا وزیر صحت سے کہ دوآبہ کے اندر سول ہسپتال کے قیام کے بارے میں کیا یہ ٹھوس اقدامات کرنا پسند فرمائیں گے؟

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر فار ہیلتھ۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اصل میں جناب سپیکر، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی مروجہ پالیسی کے تحت ہسپتالوں میں سول ہاسپیٹل اور آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز اور ڈسپنسریز اب نہیں بن رہیں، اب حکومت نے Categorization کی ہے اور اے کیٹگری، بی کیٹگری، سی کیٹگری اور ڈی کیٹگری ہاسپیٹل بن رہے ہیں اور وہ بھی آبادی کو مدنظر رکھ کر، پچیس سو آبادی کے اوپر ایک بیڈ ہے تو ڈی کیٹگری میں چالیس بیڈ ہوتے ہیں اور اس طرح ایک لاکھ آبادی کے اوپر ڈی کیٹگری ہاسپیٹل دیا جاتا ہے اور اس کی جو Highest category ہے وہ اے کیٹیگری ہے سات لاکھ پچھتر ہزار آبادی کے اوپر اے کیٹیگری ہاسپیٹل دیا جاتا ہے، جس میں Specialties 22 ہوتی ہیں اور 44 سپیشلسٹ ہوتے ہیں، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی کے مطابق فرسٹ فیز میں ہم صرف ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹلز کو اپ گریڈ کر رہے ہیں، اس لئے ہم نے ہنگو کا دیا ہے کہ ہم ہنگو کو اپ گریڈ کر رہے ہیں، دوسرے مرحلے میں ہم جو بی ایچ یوز ہیں، آر ایچ سیز ہیں، ان کو اسی فارمولے کے مطابق اسی Criteria اور اصول پر ناپیں گے اور اسی کے مطابق ان کو اپ گریڈ کریں گے، اگر آنریبل نے دوآبہ کے بارے میں کہا ہے کہ اس کے ہسپتال کو اپ گریڈ کیا جائے، اگر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی اس پالیسی کے اوپر یہ پورا اترتا ہے جو ہم نے مروجہ پالیسیاں بنائی ہیں، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے Categorization کر کے تو ان شاءاللہ وہ ہم پلاننگ میں ڈال لیں گے، لیکن

فرسٹ فیز میں ہم صرف ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹلز کو اپ گریڈ کر رہے ہیں، ان کو Strengthen کر رہے ہیں اور Improve کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: قاری صاحب۔

قاری محمد عبداللہ: میں بنیادی طور وزیر صحت صاحب کا مشکور ہوں، لیکن یہ کہ انہوں نے دوآبہ میں سول ہسپتال کے قیام کو اپنے مخصوص قواعد وضوابط کے ساتھ مشروط کر دیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب جب تشریف لائے تھے، ڈسٹرکٹ ہنگو کے دورے پر تو انہوں نے بھی دوآبہ میں سول ہسپتال کے قیام کا اعلان کر دیا تھا، اس پس منظر میں میں یہ ریکویسٹ کرونگا کہ باقاعدہ طور پر ہمارے وزیر صحت، وزیر اعلیٰ صاحب کے Directives کے تناظر میں دوآبہ میں ہسپتال کے قیام کے بارے میں مجھے مطمئن کر دیں، دوسری بات یہ ہے کہ دوآبہ کے ساتھ جو ملحقہ دیہات ہیں، بڑے بڑے علاقے میں کریوغہ شریف ہے وہاں پر بی ایچ یو تو موجود ہے، لیکن وہاں لیبارٹری ٹیکنیشن، اسی طریقے سے ایل ایچ وی وغیرہ کی سہولت موجود نہیں، علی ہذاالقیاس آر ایچ سی دوآبہ میں ایل ایچ وی موجود نہیں، اسی کے ساتھ شاہ وڑی ہے، اس بی ایچ یو میں ڈاکٹر تک موجود نہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما په خيال دا موبائل راوړل اسمبلئ کښې Presence د ے ته تاسو څه اهميت نه ورکوئ نو بيا خو زه ټولو ممبرانو ته دا درخواست کوم چې بيا خو بس ټول موبائل راوړئ او آن کوئ څکه چې يو پيره د چيئر نه دا خبره شوې ده چې موبائل هاؤس ته مه راوړئ، مه راوړئ، زه بيا تاسو ته وايمه چې دا موبائل بالکل هاؤس ته مه راوړئ۔

قاری محمد عبداللہ: تو جناب سپیکر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس علاقے میں بنیادی طور پر ایک بھی علاج معالجے کے لئے کوئی ہسپتال یا بی ایچ یو یا آر ایچ سی نہیں ہے کہ، جس سے وہاں کی عوام کو علاج معالجے کی سہولت میسر ہو، اس لئے میں تکراراًیہ گزارش کرونگا وزیر صحت سے کہ میرے حلقے میں دوآبہ کے لئے۔۔۔۔

ایک آواز: د بره نه آواز راځي۔

جناب سپیکر: پريس ګيلرى والا رونړو ته درخواست کومه چې هغوې خپل موبائل بند ساتى۔

قاری محمد عبداللہ: سپلیمنٹری کوئسچن کے اندر آپ حضرات کو موبائل یاد آرہے ہیں، کیا بات ہے؟ میں تکراراً یہ گزارش کرونگا کہ جناب وزیر صحت دوآبہ میں سول ہسپتال کے قیام کے لئے واضح اعلان فرمادیں اوراس ایوان سے بھی میں یہ درخواست کرونگا کہ وہ اس سلسلے میں میری مدد کریں، اپنی ہی حکومت میں ہم منتیں کررہے ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قاری صاحب، خبره شوې ده، وزیر اعلیٰ صاحب دغه کړې دې۔

قاری محمد عبداللہ: اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اس سلسلے میں اعلان فرمایا ہے، لہذا اس کے لئے اور جو سٹاف ہمارے ہسپتالوں میں نہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قاری صاحب اوشوه کنه، خبره اوشوه، په سوال باندې د ډیبیټ ضرورت نشته، که ته پرې ډیبیټ کول غواړې نو نوټس ورکړه۔

قاری محمد عبداللہ: جناب ماته دا وضاحت اوکړو او ما مطمئن کړئ، او ما دوئ نه جی دا یوه مطالبه کړې وه چې سول هسپتال د ټل د پاره تاسو مهربانی اوکړئ، ماته یو ګاډے راکړئ، څه ایمبولینس ګاډے په هغې کښې موجود نه دے، لیډی ریډنګ ته مونږ هغه قبائلی علاقے مریضان راوړو نو دومره لویه فاصله ده چار ګهنټے مزل دے، تقریباً پنځو میاشتو کښې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب منسٹر صاحب۔

قاری محمد عبداللہ: جناب دوئ ماته ایمبولینس رانکړو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قاری عبدالله صاحب ته په دې سوال باندې Discussion کول غواړے؟

قاری محمد عبداللہ: آیا ما مطمئن کوئ که نه؟ مهربانی۔

وزیر صحت: جہاں تک ڈاکٹروں اور سٹاف کا تعلق ہے، یہ تو کوئسچن میں Relevant بھی نہیں، کیونکہ یہ کوئسچن میں نہیں پوچھا گیا ہے کہ ڈاکٹرز ہمیں Provide کریں، نیو کوئسچن ہے، ایمبولینس کی بات بھی نئی ہے، لیکن بہر حال میں ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کرونگا، جہاں تک ہم سے ہو سکا، اپنی Resources کے اندر ہم ان کے لئے ڈاکٹرز بھی Provide کرینگے، سٹاف بھی Provide کرینگے، اگر نہیں تھا تو Fresh

recruitments کرینگے، جہاں تک سول ہسپتال کا تعلق ہے تو ان سے گزارش کرونگا کہ 1993-94 کے بعد پورے صوبے میں نہ ہی ایک سول ڈسپنسری نہ ایک آر ایچ سی بنی ہے اور نہ سول ہسپتال بنی ہے، حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ حکومت صرف Categorization کے تحت ڈی کیٹگری کہ جو سب سے Lowest category ہے، ہاسپیٹل بنائیں گے اور اس قسم کی پالیسی نہیں، اگر یہ چاہتے ہیں کہ ہم سول ہاسپیٹل بنائیں ان کے لئے تو ہمیں پالیسی میں ترمیم کرنا پڑے گی۔

جناب سپیکر: Next۔ سوال نمبر 111 مناب سردار ایوب خان ۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: گورہ قاری عبداللہ صاحب هغوئی وائی چې ما سره کیښنه د مسئلے حل به رااوباسو۔

قاری محمد عبداللہ: جناب پالیسئ کښې د ترمیم کولو ضرورت نشته، وزیر اعلیٰ صاحب اعلان کړے دے ، د وزیر اعلیٰ صاحب Directive دے ، نو بیا ولے دوئ په دې سلسله کښې-----

جناب سپیکر: نو بیا کیښنئ د هغوئی سره ، Next جناب سردار ایوب خان، سوال نمبر 111 منجانب سردار ایوب خان، ، (Absent)۔ سوال نمبر 113 جناب فرید خان صاحب، ، (Absent)۔ سوال نمبر 178 جناب فیصل زمان صاحب، (Absent)۔ سوال نمبر 180۔ جناب اختر نواز خان، (Absent)۔ سوال نمبر 186 جناب محمد علی شاہ صاحب، (Absent)۔ سوال نمبر 201 جناب عبدالماجد خان صاحب ۔

* 201 _ جناب عبدالماجد خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تورڈھیر ٹاؤن کمیٹی دو یونین کونسلوں پر مشتمل ہے ;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ تورڈھیر اور مضافات الاڈھیر، جبر بازار، تانوں ڈھیر اور تانوں کی آبادی تقریباً اسی ہزار نفوس پر مشتمل ہے ;

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت تورڈھیر بی ایچ یو کو آر ایچ سی کا درجہ دینے کے لئے اور زچہ بچہ مرکز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) ہاں یہ درست کہ تورڈھیر ٹاؤن کمیٹی دو یونین کونسلوں پر مشتمل ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ تورڈھیر کی آبادی اسی ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔

(ج) تورڈھیر میں ایک بی ایچ یو 1970 سے کام کر رہی ہے، پہلے مرحلے میں حکومت صوبہ سرحد کے تمام ضلعی ہسپتالوں کو اپ گریڈ کر رہی ہے، جس میں صوابی کے ہسپتالوں کو بھی کیٹگری اے دیا جارہا ہے، جس میں صحت سے متعلق تمام سہولیات فراہم کر رہے ہیں، نیز وومن ہیلتھ پروجیکٹ کی طرف سے وافر مقدار میں رقم مخصوص کی گئی ہے، جس میں زچہ بچہ سنٹر بھی شامل ہے۔

جناب عبدالماجد خان: جناب سپیکر صاحب زه دے جواب نه مطمئن یمه خو صرف یو ضمنی سوال کومه، چې آیا زچې بچې سنټر په دې سخکنی کال او په راتلونکے کال کښې به د آر ایچ سی یا د دې اپ گریډ به اوشی او که نه؟

جناب حبیب الرحمان: دیکښې جناب زما یو ضمنی سوال دے، بیا وزیر صاحب به جواب اوکړی، دے عبدالماجد خان په سوال کښې زما یو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: جی حبیب الرحمان خان۔

جناب حبیب الرحمان: په دیکښې خومره د هیلتھ سوالونه راغلی دی نو مخکښې وزیر موصوف اوفرمائیل چې مونږه Standardizationیا Categorization of the hospitalsچې کوم دے، کیټیگری اے بی او سی دا مونږ کوؤ، اوس ډسټرکټ هیډکوارټر هسپتال دوئ جوړ وی خو زه د وزیر صاحب نه دا تپوس کول غواړمه چې هغه علاقے چې په هغې کښې لکه زه خپله حلقه وایم، زما په حلقه کښې یو آر ایچ سی نشته، ټوله حلقه ده او د ډسټرکټ هیډکوارټر هسپتال نه زما حلقه ساټھ کلومیټر داسے علاقه ده چې ساټھ او پینسټھ کلومیټر لرے ده، چې دا د Standardization دا پروګرام تاسو داسے چلوئ او ډسټرکټ هیډکوارټر هسپتال جوړوئ او کیټګری اے او بی جوړوی او ډی او سی له چې کومه خبره رسی نو دیکښې خو به لس کاله لګیدلی وی، آیا هغه خلق زه د پنځو یونین کونسلو خبرې کوم، ساټھ هزار د هغې خلق دی او په هغې کښې ترا وسه پورے آر ایچ سی نشته، نو آیا تاسو دا پالیسی چې کومه ده، د Relaxationد

هغو خلقو د پاره چې هغه ډیر Back ward دی او هغوې بالکل Recently ډیر سخت په هیلتھ کبنې د دې آر ایچ سی چې هغه ورکوتے غوندے هسپتال دے، د هغې ضرورت دے، آیا تاسو په دې خپله Criteria کبنې د Relaxation څه اراده لرئ، چې دا Relax شی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): میں عبدالماجد خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جو انہوں نے کہا کہ میں اس کے جواب سے مطمئن ہوں، جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کب تک ہم اسکی اپ گریڈیشن کو شامل کر رہے ہیں، تو جس طرح پہلے ایک سوال کے جواب میں عرض کیا تھا کہ حکومت اس سال اور اس فرسٹ فیز میں صرف ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹلز کو Improve کر رہی ہے اور جس طرح آنریبل ممبر بونیر کہہ رہے ہیں کہ ہمارے علاقے میں آر ایچ سی کی ضرورت ہے، میں ان سے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ آر ایچ سی بلکہ اس کا بی کیٹیگری ہاسپٹل بن رہے ہیں اور وہ ہم Criteria ہم دیکھیں گے، Criteria ہمیں ہم تھوڑی بہت Relaxation کر سکتے ہیں، پلاننگ مین انکی آر ایچ سی کو بھی ڈال سکتے ہیں اپ گریڈیشن کے لئے، لیکن فوری طور پر ہم Financially اس قابل نہیں کہ ہم اس پر کام کر سکیں، Financially ہم صرف یہی افورڈ کر سکتے ہیں کہ ہم ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹلز کو فرسٹ فیز میں Improve کریں، اگر ہماری فنانشل حالت اس کی اجازت دیتی ہے تو ان شاءاللہ ہم س کو بھی Consider کریں گے، لیکن اب صورتحال یہ ہے کہ فنانشلی ہم اس قابل نہیں کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹلز کو اور ڈی کیٹگری اور سی کیٹگری کو ایک ساتھ چلائیں۔

جناب عبدالماجد خان: زه جی بالکل مطمئن یمه خو دا گزارش بیا کومه چې دا زچې بچې سنټر چې کوم ځائے کبنې دے، د دې نه خلقو ته ډیر لوئے تکلیف دے او دا ټول کلو یو مرکز زمونږ دا کلے دے د یونین کونسل نو مونږه صرف دغه یو گزارش کوؤ۔

وزیر صحت: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: امانت شاہ صاحب۔

جناب امانت شاہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ھم دغہ بابت کښې ما یو توجہ دلاؤ نوټس تقریباً شلور میاشتې وړاندې جمع کړې وو، نن مې خیال دا وو د صحت دا سوالونہ دی، کیدې شی دا ھم پکښې یو طریقې سرہ ماتہ راورسی، زہ دا خبرہ اوکړم جی؟ خو تراوسہ پورې ھغې باندې تقریباً چې راونہ رسیدل۔

جناب سپیکر: بیا بہ دې یو نوټس نہ وی ورکړې، ھغہ بہ مړ شوې وی کنہ۔

جناب امانت شاہ: دغې د پارہ ھم څہ لږ انتظام کول غواړی جی، د ھغې اصل مقصد دا وو چې د مردان چې زمونږ ھیډکوارټر ھسپتال دې جی، د ھغې نہ اکثر یونټې ھغہ زمونږ شیخ ملتون کمپلیکس، چې کوم مردان ایس ایم سی دې، ھغې تہ راوړلې شوې وو، تر اوسہ پورې ھغہ Facilitiesچې کوم ھغې تہ میسر کول پکار وو، دوئ تہ ھم میسر نہ دی او زمونږ ھغہ ھسپتال ھم نیمګرې دې، د ھغې ایمبولنس او نور څیزونہ ھم دې ھسپتال نہ اوړلې شوې دی، زہ عرض کوم چې کہ چرتہ زمونږہ منسټرصاحب ھم د ھغې د پارہ مونږ تہ څہ دغہ راکوی چې ھغہ خپل ھسپتال تہ خپل ھر څہ ورکوی او مردان میډیکل کمپلیکس چې کوم دې، دوئ تہ خپل تمام Facilitiesورکړې شی نو ان شاءاللہ العزیز زمونږ دا دواړہ ھسپتالونہ چې پہ ھغې باندې د بونیر ھم دارومدار دې، ورسرہ سوات ټول، چکدرہ ھغہ ھم تقریباً، مردان ھیډکوارټر ھسپتال دې، صوابئ سرہ او کمپلیکس باندې ھم نو ان شاء اللہ دا تمام مسائل بہ زمونږہ حل شی۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکرصاحب پہ دې بارہ کښې د امانت شاہ خبرې سرہ زہ بالکل اتفاق ساتمہ او مزید صرف یو خبرہ پکښې Add کول غواړمہ بلکہ تپوس کومہ د منسټر صاحب نہ چې دوئ وائی چې مونږ بہ اې کیټګری ھسپتالونہ ورکوؤ، پہ ھغې کښې بہ تمام سھولیات مھیا کوؤ مونږہ، زہ د دوئ نہ دا تپوس کوم چې پہ غرونو کښې چې ھغہ پندرہ، بیس کلومیټر لرې لرې درې دی چې پہ ھغې کښې ھیڅ قسمہ د صحت سھولیات نشتې چې پہ ھغې کښې د منسټر صاحب خپلہ علاقہ ھم شامل دہ نو دا اې کیټګری ھسپتال خو بہ پہ ښار کښې جوړیدو، دغہ بیس او پچیس کلومیټر لرې پہ غرونو کښې خلق چې ھغوی تہ ډسپنسرئ نشتې، آر ایچ سی ورتہ نشتې، بل څہ روډ ھغوی تہ نشتې،

روږ خو خیر ځان له خبره ده خو هلته خو دغه شے اوکړی، دا خو هغه زړے خبرې دی، زړه پالیسی ده چې قوم د دې نه تنګ دے، خلق د دې نه تنګ دے، منسټر صاحب ته څه انقلابی اقدامات دے خلقو د ریلیف د پاره اوکړه، ته لږ هغه مونږ ته اووایه۔

مياں نثار گل: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب، هاں میاں نثار ګل صاحب، د دې سره متعلق دے ؟

مياں نثار گل: د دې متعلق دے جی، ضمنی سوال دے جی۔

جناب سپیکر: عبدالماجد خان صاحب وائی زه مطمئن یمه۔

مياں نثار گل: دا خو جی د ټولو صوبه ده کنه، کیدے شی صوبے کښې مونږ هم چرته ناست یو، مطمئن نه یو سر۔

جناب سپیکر: ہاں۔

مياں نثار گل: جناب سپیکر، شکریه، دیکښې منسټر صاحب یوه خبره اوکړه چې چرته هسپتالونه دی، هغې کښې ټول سهولیات موجود دی، نو حقیقت دے چې هسپتالونه خو شتے هر ځائے کښې، هلته کښې بیډونه هم شتے خو سهولیات موجود نه دی، زه پخپله چې د کومے ضلع سره تعلق ساتم، زه منسټر صاحب ته به اوښایم چې زما په ضلع کښې داسے هسپتالونه دی چې هغې کښې ایکسرے پلانټ شتے خو هغوې سره ټیکنیشن سټاف نشته، هلته کمرے شتے خو هلته ډاکټران نشته، مهربانی دے اوشی، دا حکومت چې نوے راغلے دے، چې دا زوړ حکومت، حقیقت دے سهولیات ده سره موجود هم نه دی، نو دا ټول طریقے سره دے اوګوری چې چرته ایکسرے پلانټ دی، هلته ډاکټران نشته، هغه نشته، دا د ټول صوبه سرحد په لیول باندې دے هغوې ته اورسوی، د ډاکټرانو، د نرسانو او دغه چې هغه خلق چې غرونو کښې اوسیږی چې هغوې ته سهولیات موجود شی، ډیره مهربانی۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، مولانا عصمت اللہ صاحب۔

مولانا محمد عصمت اللہ: ایک تو منسٹر صاحب کے مشکور ہیں کہ تیاری کر کے تشریف لائے ہیں، لیکن چونکہ وقفہ سوالات ہے تو ان مجموعہ سوالات میں سے ایک دو نمبر، ایک یہ کہ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا آپ سمری پیش کرنا چاہتے ہیں؟

مولانا محمد عصمت اللہ: اسی میں ضمنی سوال ہے جی، یہ ذرا اگر ہمیں وضاحت فرمائیں کہ اے کیٹگری کیا ہے؟ اس میں کیا Facilities ہیں اور بی کیٹگری میں کیا Facilities ہیں؟ ان میں فرق کیا ہے؟ نمبر ایک۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

مولانا محمد عصمت اللہ: نمبر دو ساتھ یہ ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ انہوں کوہستان جو کہ دور دراز پسماندہ علاقہ ہے، اس کو انہوں نے بی کیٹگری میں کیوں رکھا ہے؟

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر فار ہیلتھ عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر پہلے تو میں ریکارڈ کی درستگی کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح میاں نثار گل صاحب نے کہا کہ میں گزارش کی تھی کہ صوبے کے تمام ہسپتالوں میں تمام سہولیات موجود ہیں، تو میں نے اس طرح کے کوئی الفاظ نہیں کہے ہیں، مجھے یاد نہیں آرہا ہے اور اگر آپ کو یا ہاؤس کو یاد ہو یا ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خواہش ہے، خواہش ہے۔

وزیر صحت: خواہش ہے کہ Available ہو، اس طرح کے کوئی الفاظ میں نے نہیں کہے ہیں، بلکہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ Provide کریں اور محترم مظفر سید ایم پی اے صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے، مجھے ان سے پورا پورا اتفاق ہے، میں خود بھی ان متاثرین میں سے ہوں کہ میرے اپنے علاقے میں، بلکہ ہمارے اپنے علاقے میں بھی یہی صورتحال ہے کہ نہ سی ڈیز ہے نہ بی ایچ یوز ہیں، دور دراز کے علاقوں میں تو جو پالیسی انہوں نے بنائی ہے، اس میں ہمیں یہ Amendment کرنا پڑے گی کہ اس میں پرائمری لیول پہ At the door step MCH سنٹر کے نام پہ یا سی ڈی کے نام پہ یا چاہے بی ایچ یو ہوں جو کچھ بھی ہو ایک Facility ہونی چاہیئے، لیکن وہ Amendment ہم ان شاءاللہ کریں گے، میرا ارادہ ہے کہ اس میں اس

قسم کی ایک Facility ہم اس میں شامل کریں، لیکن جہاں تک اس کی فوری طور پر Installation اور اس کی Establishment کا تعلق ہے تو وہ ہم نہیں کر سکتے ہیں، میں نے جس طرح پہلے عرض کیا ہمارے فنڈز ہمیں اسکی اجازت نہیں دے رہے، اگر ہمیں کہیں روشنی نظر آئی اور کہیں سے فنڈز ملے تو اس کو بھی ہم کر سکتے ہیں، وہ تو ہمارے اختیار میں ہے، لیکن فی الحال ہم یہی Afford کر سکتے ہیں کہ ہم صرف ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹلز پہ توجہ دیں، مولانا عصمت اللہ صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے، میں اس کی ذرا وضاحت کرتا ہوں، اے کیٹگری ہاسپٹل میں جس طرح میں نے عرض کیا کہ پچیس سو آبادی پر ایک بیڈ ہے تو اس طرح اے کیٹگری ہاسپٹل میں چوالیس سپیشلسٹ ہوتے ہیں اور بائیس سپیشلیٹیز ی ہوتی ہیں اور اس میں تین سو بیڈز ہوتے ہیں اور یہ آبادی کے اوپر ہم دیتے ہیں، مطلب اگر آبادی سات لاکھ بچپتر ہزار ہو تو ان کو اے کیٹگری ہاسپٹل ملتا ہے اور اس طرح بی کیٹگری میں بائیس سپیشلسٹیز ہوتی ہیں اور بائیس سپیشلسٹ ہوتے ہیں اور یہ بھی آبادی کے اوپر دیتے ہیں تو اس طرح کے ہم Calculation کرتے ہیں تو میرے خیال میں یہ پانچ لاکھ بچپتر ہزار پر بنتے ہیں، 210 Bedded hospital یہ ہوتا ہے تو یہ اسکی وضاحت ہے، اور کوہستان کو بی کیٹگری میں ہم نے اس لئے ڈالا ہوا ہے کہ کوہستان کی آبادی کی بنیاد پر، اسی Calculation اور اسی فارمولے کو اپلائی کر کے کوہستان کو ہم نے بی کیٹگری میں ڈالا ہے۔

جناب سپیکر: ویسے مولانا کوشش کر رہے ہیں کہ Criteria پہ آجائیں، لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہئیے۔

وزیر صحت: جی ہاں، (قہقہہ)

جناب مختیار علی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب مختیار علی: دے سرہ زما یو ضمنی سوال دے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب مختیار علی: چې دیکښې یو تپوس شوې دے ، چې حکومت تورڈھیر بی ایچ یو کو آر ایچ سی کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ نو جواب دا دے چې حکومت صوبہ سرحد کے تمام ضلعی ہسپتالوں کو اپ گریڈ کر رہی ہے، جس میں صوابی کے ہسپتالوں کو بھی اے کیٹگری دیا جا رہا ہے، زہ دا تپوس کومہ

چې په دې صوابئ کښې کومو هسپتالونو ته دا د اے کیټګری درجه ورکولے شی؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، مخکښې نه یو بلډنګ جوړ شوې وو او په هغې باندې څه نورے پیسے مونږ ته فنډز Allocate کړی، په هغې باندې کار روان دے، هغه ځائے نوم زما نه هیر دے چې شاه منصور ورته وائی که څه؟ دا د صوابئ ایم پی اے ته به ښه معلوم وی، خو په هغې کښې یو ډیر لوئے بلډنګ دے عظیم الشان، په هغې باندې کار شروع دے او مونږه A category facilities به هم هغه بلډنګ ته ورکوؤ، زما خیال دے ان شاء الله په دې کال نیم کښې، په دې څلور پنځه شپږ میاشتے کښې به Complete شی۔

جناب سپیکر: سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: مهربانی جناب سپیکر، یو سپیلیمنټری کوئسچن دے جی، وزیر صاحب اووئیل چې د دوئ پالیسئ کښې پکار دی، چې دا چینجز راشی او دغه اوشی، زه دوئ نه تپوس کوم چې کله پورے دوئ دا چینجز راوستے شی چې دا فرق پرے اوځی، دے خلقو ته دغه اوشی؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر صحت: جناب سپیکر ما عرض اوکړو، چې فی الحال فنډز اجازت نه ورکوی او که مونږ ته چرته رنړه په نظر راغله، مونږ ته فنډز راغلل نو مونږه په پالیسئ کښې، دا خو زمونږ د اختیار خبره ده چې پالیسئ کښې مونږه ترمیم اوکړو او سی ډیز هم پکښې شامل کوؤ یا د ایم سی ایس سنټر په نوم باندې پکښې شامل کوؤ، دغه شانتے په ډی کیټګری باندې هم شروع اوکړو، نو دا به چې مونږ ته فنډز راشی، فی الحال زمونږ فنډز جی نو هغه ټول مونږ Divert کړی دی ډسټرکټ هیډکوارټر هاسپټلز ته۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

25 _ جناب مشتاق احمد غنی: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد کا ڈی ایچ کیو ہسپتال وومن میڈیکل کالج ایبٹ آباد کو دیا گیا ہے ;
(ب) (1) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو یہ ہسپتال کن شرائط پر ایک پرائیویٹ کالج کو دیا گیا ہے ;
(2) آیا اس مقصد کے لئے ٹینڈر وغیرہ طلب کئے گئے تھے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) جی نہیں، یہ درست نہیں، اس ہسپتال کو پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت حکومت اور وومن میڈیکل کالج ایبٹ آباد کے درمیان معاہدے کے تحت لایا گیا ہے، اس کا مقصد کالج کی طالب علموں کو تدریسی سہولیات فراہم کرنا ہے اور اسکے لئے پچاس ہزار روپے فی طالب علم سالانہ معاوضہ لیا جاتا ہے جو کہ کالج جمع کرتا ہے۔

(ب) ہسپتال کے اندر وومن میڈیکل کالج ایبٹ آباد کی طالبات کو تدریسی سہولیات فراہم کرنے کے لئے معاہدے میں مندرجہ ذیل شرائط طے پائی ہیں۔

(1) ہسپتال کی سہولیات کالج کی طالبات کو صرف اور صرف تدریس کے لئے دی گئی ہیں، جس کے عوض فی طالبہ کالج حکومت کے خزانہ میں پچاس ہزار روپے سالانہ جمع کرے گی، اس طرح ایک سو پچاس طالبات کی تدریس کے عوض خزانے میں پچھتر لاکھ روپے جمع ہونگے۔

(2) معاہدے کے تحت ہسپتال حکومت کے نظم ونسق میں رہے گا اور اس کا تمام ساز و سامان حکومت کی ملکیت رہے گا، حتیٰ کہ کالج کی طرف بنائی گئی، عمارتیں اور لگائی گئی مشینیں بھی حکومت کی ملکیت میں آجائیں گی۔

(3) ہسپتال عوام کو وہی طبّی سہولیات اسی معیار کے مطابق فراہم کرتا رہے گا، جو معاہدے سے پہلے فراہم کرتا تھا اور جو صوبے کے دوسرے ڈی ایچ کیو ہسپتال فراہم کرتے ہیں۔

(4) ہسپتال کے تمام سرکاری ملازم اپنے سرکاری عہدے اور سہولیات برقرار رکھیں گے، اور ان میں سے وہ ڈاکٹر جو تین سال تک طالبات کو تدریس کریں گے اور ان کا تدریسی تجربہ حکومت کا سند یافتہ ہوگا۔

(5) معاہدے کے شرائط کا نفاذ ریویو بورڈ کی ذمہ داری ہوگی، جس کا سربراہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری صوبہ سرحد ہونگے۔

(6) ہسپتال کا معمول نظم ونسق مینجمنٹ بورڈ کے پاس ہوگا، جس کا سربراہ ڈی سی او ایبٹ آباد ہوگا۔

(7) ہسپتال کے مالی انتظام کی بہتری کے لئے ایک فنڈ کا قیام کیا گیا ہے، جس میں حکومت گرانٹ تدریسی معاوضہ اور دیگر آمدن جمع کی جائے گی، یہ ساری رقم ماسوائے 15% کے واپس ہسپتال کی بہتری کے لئے ڈی ایچ کیو ایبٹ آباد میں ہی صرف کی جائے گی۔

(8) باقی 15% ضلع ایبٹ آباد کی دیگر ہسپتالوں کی بہتری کے لئے صرف ہو گی۔

(9) اضافی اساتذہ وومن میڈیکل کالج فراہم کرے گا، جو تدریس کے علاوہ ہسپتال میں مریضوں کو بھی علاج فراہم کریں گے۔

(10) ہسپتال میں ہاؤس آفیسرز بھی کالج کے اخراجات پر لگائے جائیں گے، وومن میڈیکل کالج ایبٹ آباد اور گندھارا انسٹیٹوٹ آف میڈیکل سائنسز پشاور نے حکومت سے رابطہ کیا کہ انکی طالبات اور طالب علموں کو تدریسی سہولیات فراہم کرنے کے لئے انہیں عوضانے کے جمع کرنے پر سرکاری ہسپتالوں کے ساتھ معاہدے کئے جائیں، انہوں نے فرنٹییر میڈیکل کالج ایبٹ آباد کے ڈی ایچ کیو ہسپتال مانسہرہ کے ساتھ معاہدے کی شرائط تسلیم کرتے ہوئے یہ درخواست کی، انکی یہ درخواست گورنر صاحب صوبہ سرحد کے سامنے اکتوبر 2002 میں پیش کی گئی، جس پر گورنر نے ہدایات دیں کہ معاملے کے تمام پہلوؤں کی جانچ پڑتال کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے، کمیٹی کے سربراہ اے سی ایس تھے اور اس میں سیکرٹری خزانہ، قانون اور صحت اراکین تھے، کمیٹی نے مانسہرہ کی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے یہ محسوس کیا کہ اس طرح کے معاہدے سے نہ صرف یہ کہ حکومت کا فائدہ ہوتا ہے، بلکہ غریب عوام کو بہتر طبّی سہولیات بھی میسر ہوتی ہیں، کمیٹی نے اس چیز کا خاص طور پر نوٹس لیا کہ فی الوقت حکومت کے پاس صرف ان دو کالجوں کے درخواستیں موجود ہیں اور اگر بعد میں کوئی اور کالج اپنے یا کسی اور ہسپتال کے لئے درخواست دیتا ہے تو حکومت یہ اختیار محفوظ رکھتی ہے کہ اس کو بھی اپنی شرائط پر جگہ دی جائے، یہ تدریسی سہولیات انہی ہسپتالوں میں یا اور ضلعی ہسپتالوں میں دی جاسکتی ہیں، انہی اصولوں کی بنیاد پر کمیٹی نے ڈرافٹ معاہدے منظور کئے، اس کے بعد گورنر صوبہ سرحد نے وومن میڈیکل کالج کے ساتھ ڈی ایچ کیو ایبٹ آباد اور گندھارا انسٹیٹویٹ آف میڈیکل سائنسز کوہاٹ روڈ ہسپتال کے ساتھ معاہدوں کی توثیق کر دی، موجودہ صورتحال یہ ہے کہ وومن میڈیکل کالج ایبٹ آباد کی انتظامیہ کے ساتھ معاہدہ دستخط ہو چکا ہے، جو یکم جنوری

2003 سے نافذ العمل ہوگا، جب کہ گندھارا انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز پشاور کے ساتھ معاہدہ ابھی دستخط نہیں ہوا۔

42 _ جناب عتیق الرحمان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں کافی عرصہ سے زنانہ ہسپتال موجود تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کو ضلع ناظم کے حکم پر بند کر کے اس کے عملے کو ہنگو کے دوسرے ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی زمین عمارت محکمہ تعلیم کو دے دی گئی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) تو ایسا اقدام کیوں کیا گیا ہے، اس کا اختیار ضلع ناظم ہنگو کو حاصل ہے؛

(2) آیا حکومت علاقے کے عوام کی سہولت کی خاطر مذکورہ ہسپتال کی عمارت کی واپسی اور اسے دوبارہ چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، یہ دونوں ہسپتال ایک انتظامیہ کے تحت کام کر رہے تھے، چونکہ یہ دونوں ہسپتال ایک دوسرے سے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر واقع تھے، اس وجہ سے ان دونوں ہسپتالوں کی ایڈمنسٹریشن میں مشکل پیش آ رہی تھی، اسی طرح زنانہ ہسپتال کوہاٹ کو لیاقت میموریل ہسپتال اور زنانہ ہسپتال پاڑہ چنار کو ایجنسی ہیڈ کوارٹر ہسپتال منتقل کیا گیا ہے، لہذا ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروس صوبہ سرحد کے ضلع ہنگو کے دورے پر ان دونوں ہسپتالوں کو ایک ہی عمارت میں منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور چھٹی 23720/FATA/T مورخہ 30 نومبر 2001 کے تحت بند کر کے عملے کو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال منتقل کر دیا گیا، دونوں ہسپتال ایک عمارت میں ہونے کی وجہ بہتر ایڈمنسٹریشن میسر ہو گی ہے، اس کے علاوہ ٹی ایچ کیو ہسپتال کو سی کیٹگری ہسپتال میں اپ گریڈ کرنے کی تجویز زیر غور ہے، جس میں ماہر زچہ و بچہ کی سہولت بھی اسی ہسپتال میں میسر ہو گی۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کو جناب گورنر صاحب کی ضلع ناظم کے ساتھ 27 مئی 2002 کو ایک میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا کہ اس کو گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میں تبدیل کیا جائے اور ہمیں ڈی سی او ہنگو کی چھٹی 86-3585 مورخہ 21/06/02 کے ذریعے مطلع کیا گیا۔

(د) (1)۔(ب) اور (ج) کے جوابات پڑھنے سے واضح ہوا ہے کہ اسمیں ضلعی ناظم کو عمل دخل نہ تھا۔

(2) فی الحال حکومت مذکورہ ہسپتال کی عمارات کی واپسی کا ارادہ نہیں رکھتی۔

58 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ادویات میں ملاوٹ انسانی زندگی کو ختم کرنے اور امراض میں پیچیدگی کا باعث بنتی ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مارکیٹ میں غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ ادویات کھلے عام فروخت ہو رہی ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے ہر ضلع میں غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ ادویات پر کنٹرول کے لئے ڈرگ انسپکٹرز مقرر کئے ہیں;

(د) (1) حکومت نے اس سلسلے میں صوبہ بھر عموماً ضلع دیر لوئر میں خصوصاً کیا اقدامات کئے ہیں;

(2) گزشتہ تین سالوں کے دوران ضلع دیر میں ملاوٹ اور غیر معیاری ادویات فروخت کرنے پر کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) اس کا انحصار ملاوٹ شدہ اجزا پر منحصر ہے کہ کونسی زہریلی چیز کس مقدار میں دوائی کے ساتھ ملاوٹ شدہ اور اس کے کون کونسے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

(ب) جی نہیں، مارکیٹ میں غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ ادویات کھلے عام فروخت نہیں ہو رہی ہیں، ادویات کی تیاری اور پیداوار اور مارکیٹنگ کے لئے مرکزی وزارت صحت اور ڈرگ ایکٹ مجریہ 1976 کے تحت طریقہ کار وضع شدہ ہے، جس کے تحت تمام ادویات کی رجسٹریشن بھی مرکزی وزرات صحت سے ہوتا ہے اور ورانٹی کے ذریعے صارف تک پہنچ جاتی ہیں، وقتاً فوقتاً صحت کے مراکز اور مارکیٹ سے مشکوک ادویات کے نمونہ جات تجزیے کے لئے لیبارٹریز بھیجے جاتے ہیں۔

(ج) اس وقت صوبہ بھر میں 16 ڈرگ انسپکٹرز کام کر رہے ہیں، (تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی) اور ضلع دیر اپر میں اور دیر لوئر کے لئے ایک ڈرگ انسپکٹر کی آسامی منظور ہے، جس پر جناب فدا محمد ڈرگ انسپکٹر اپنا کام بخوبی سرانجام دے رہے ہیں، چونکہ ضلع چترال میں ڈرگ انسپکٹر کی آسامی موجود ہے، لیکن تاحال وہ خالی ہے، لہذا جناب فدا محمد ڈرگ انسپکٹر صاحب کو ضلع چترال بھی سونپا گیا ہے۔

(د) (1) حکومتی اداروں میں ادویات ایم سی سی لسٹ کے مطابق مقامی کمیٹی کے وساطت سے آرڈر کئے جاتے ہیں اور دستیاب بجٹ میں حکومت صوبہ سرحد کے مروجہ طریقہ کار کے مطابق سپلائی ہوتے ہیں، ضلع محکمہ صحت کے افسران اور ڈرگ انسپکٹر وقتاً فوقتاً ان سٹورز اور مارکیٹ میں میڈیکل سٹورز کا معائنہ کرتے ہیں اور قانون شکنی کرنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہیں۔

(2) گزشتہ تین سالوں کے دوران کل 192 ادویات کے نمونے برائے تجزیہ گورنمنٹ ڈرگز لیبارٹریز کو بھجوائے گئے تھے، جن میں صرف تین ادویات غیر معیاری اور ایک جعلی قرار پائی گئی تھی اور ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی عمل میں لائی گئی ہے، یہ مقدمات صوبائی کوالٹی کنٹرول بورڈ کو برائے چھان بین بھیجے گئے ہیں اور ملزمان صوبائی ڈرگ کورٹ صوبہ سرحد سے سزا بھگت چکے ہیں۔

جواب بابت سوال نمبر 58 (ج)

ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ صحت گورنمنٹ صوبہ سرحد نے مندرجہ ذیل اضلاع میں غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ ادویات پر کنٹرول کے لئے ڈرگ انسپکٹرز مقرر کئے ہیں۔

1۔ ضلع ڈی آئی خان، ضلع ٹانک	ڈرگ انسپکٹر مسٹر مصطفیٰ کمال۔
2۔ ضلع بنوں، ضلع لکی مروت	محمد علی۔
3۔ ضلع کرک	اکبر خان۔
4۔ ضلع کوہاٹ، ضلع ہنگو	محمد ہمایون۔
5۔ ضلع پشاور	صابر علی۔
6۔ ضلع نوشہرہ	سید ولایت شاہ۔
7۔ ضلع چارسدہ	سید محمد اسد حلیمی۔

8۔ ضلع مردان	محمد اسرار راہی۔
9۔ ضلع صوابی	افراسیاب۔
10۔ ضلع ملاکنڈ	دلنواز۔
11۔ ضلع دیر لوئر، ضلع دیر اپر	فدا محمد۔
12۔ ضلع چترال	منسلکہ ضلع دیر۔
13۔ ضلع سوات، ضلع بونیر	فدا محمد 2۔
14۔ ضلع ہری پور	محمد عثمان خان۔
15۔ ضلع ایبٹ آباد	محمد الیاس قریشی۔
16۔ ضلع مانسہرہ، ضلع کوہستان، ضلع بٹگرام	شیر زادہ خان۔

86 _ جناب ظفراللہ خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے لکی مروت میں چلڈرن ہسپتال قائم کرنے کی منظوری دی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتال کی موجودہ صورتحال کیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سول ہسپتال سرائے نورنگ میں ابھی تک خاتون ڈاکٹر کی تعیناتی نہیں کی گئی ہے؛

(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو تاحال خاتون ڈاکٹر تعینات نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت نے منظوری دی تھی جس کے لئے مبلغ ایک کروڑ روپے دیئے تھے، جس سے چلڈرن ہسپتال مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) اب ضلعی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ عملہ اور دیگر سہولیات خود فراہم کرے۔

(ج) نہیں، ڈاکٹر زیب النساء کی تعیناتی سول ہسپتال سرائے نورنگ میں ہو چکی ہے، جو گزشتہ تین سالوں سے ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہے۔

(د) جیس کہ جز (ج) میں وضاحت کی گئی ہے۔

111 _ سردار ایوب خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال داسو کوہستان سابقہ دور حکومت میں منظور ہونے کے باوجود اسکی تعمیر کا کام تاحال شروع نہیں کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے برعکس چلاس ایجنسی میں منظور کیا گیا، ہیڈ کوارٹر ہسپتال مکمل ہو گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو تاحال حکومت نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال داسو کوہستان کی تعمیر کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) نہیں، سابقہ دور حکومت میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال منظور نہیں ہوا تھا، بلکہ ابھی حکومت صوبہ سرحد نے ایک مروجہ پالیسی کے تحت داسو ہسپتال کو کیٹگری بی، جس کا تخمینہ لاگت 172.642 ملین روپے ہیں دیا گیا ہے اور Admin approval بھی 14 روپے دیکر کام شروع ہو چکا ہے اور ان شاءاللہ بہت جلد اس کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔

(ب) چلاس نادرن ایریا ہے اور نادرن ایریا کا فیڈرل گورنمنٹ دیکھ بھال کر رہی ہے۔

(ج) ضلعی ہسپتال داسو کوہستان کو ذیل تخمینہ لاگت سے منظور کیا ہے۔

(1)۔بلڈنگ۔	128.594 (M)۔
(2)۔ایکویپمنٹ۔	27.212 (M)۔
(3)۔ تنخواہ۔	16.836 (M)۔
کل رقم۔	172.642 (M)۔

113 _ جناب فرید خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر بالا ڈسٹرکٹ ہسپتال کو بی کیٹگری کا درجہ دیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کی کمی ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

1۔ مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹروں کی کل کتنی Sanctioned پوسٹیں ہیں اور کتنے ڈاکٹرز تعینات ہیں؛

2۔ حکومت مذکورہ ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی کمی پورا کرنے اور نئی بلڈنگ تعمیر کرنے کے لئے کیا اقدامات کررہی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں اس وقت پندرہ ڈاکٹرز تعینات ہیں، بشمول ایک لیڈی ڈاکٹر جب کہ کل بائیس Sanctioned posts ہیں، تفصیل درج ذیل ہے۔

تعداد آسامیاں	موجود	خالی
میل ڈاکٹرز 19	14	5
فیمیل ڈاکٹرز 3	1	2
کل تعداد 22	15	7

(ج) 1۔ اس کا جواب جزب میں دیا جا چکا ہے۔

2۔ نئی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے ٹینڈر ہو چکے ہیں، مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹروں کی تعیناتی حکومت کے زیر غور ہے اور یہ کمی جلد ہی پوری کی جائے گی۔

178 _ جناب فیصل زمان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(الف) کہ غازی ہسپتال کو 1993 میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا درجہ دینے کا اعلان کیا گیا تھا

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر کی آسامی خالی ہے

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں ایکسرے پلانٹ بری حالت میں ہے

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ ہسپتال اپ گریڈ کرنے کے لئے فوری منظوری دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ 1993 میں غازی ہسپتال آر ایچ سی غازی کو تحصیل ہیڈ کوارٹر نہ بنایا جا سکا، حکومت صوبہ سرحد نے اپنی اولین ترجیحات میں تمام ضلعی ہسپتالوں کو آبادی کی تناسب سے سہولیات دی ہیں، جس میں ضلعی ہسپتال ہریپور کو بھی 199.860 ملین روپے کی

لاگت سے تعمیر کیا جائے گا، جس سے قرب وجوار کے لوگوں کو طبّی سہولیات میسر ہونگی، دوسرے مرحلے میں آر ایچ سی، بی ایچ یوز وغیرہ کواپ گریڈ کرنے پر غور کیا جائے گا۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ لیڈی ڈاکٹر کے تبدیل ہونے سے یہ آسامی خالی ہوگئی ہے، حکومت کی متعلقہ کمیٹی جلد ہی آسامی کو پر کر دے گی۔

(ج) ایکسرے پلانٹ مکمل ٹھیک حالت میں ہے، ایکسرے پلانٹ کو چلانے کیلئے ملیریا کے سپر وائزر ڈی ایچ کیو ہری پور میں ٹریننگ کر رہا ہے اور جونہی ٹریننگ مکمل ہوگی ایکسرے پلانٹ چالو ہو جائے گا، تاہم اس وقت ہری پور جو کہ نزدیک شہر ہے وہاں ہیلتھ سہولیات موجود ہیں، جس سے عوام مستفید ہو رہے ہیں۔

(د) جیسا کہ (الف) میں کہا گیا ہے کہ حکومت ایک مروجہ پالیسی کے تحت فی الوقت ضلع ہسپتالوں کو اپ گریڈ کر رہی ہے تو دوسرے مرحلے میں آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کے درجات بڑھانے پر غور کیا جائے گا، مالی وسائل کو مد نظر رکھ کر غازی ہسپتال کو سہولت دی جائے گی۔

180 _ جناب اختر نواز خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال ہری پور میں دور دراز علاقوں کے ڈاکٹرز تعینات ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تمام ڈاکٹروں کو رہائش کی سہولیات فراہم نہیں کی گئی ہے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ہری پور میں کل 22 داکٹروں جن میں سپیشلسٹ جنرل ڈیوٹی ڈاکٹر، لیڈی ڈاکٹر اور انتظامیہ کے ڈاکٹر شامل ہیں ان میں دس ڈاکٹرز صاحبان ہری پور ضلع سے باہر کے ہیں جن میں سرجیکل سپیشلسٹ پشاور، ریڈیالوجسٹ نوشہرہ، آئی سپیشلسٹ ایبٹ آباد، ای این ٹی سپیشلسٹ سوات اور چائلڈ سپیشلسٹ صوابی سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ جنرل ڈیوٹی ڈاکٹروں میں سے ایک تعلق ضلع پشاور اور باقی کا تعلق ایبٹ آباد سے ہے جسمیں میڈیکل سپر ٹنڈنٹ بھی شامل ہیں۔

(ب) تمام موجودہ سپیشلسٹ حضرات کو ہسپتال کے اندر حکومت کی طرف سے رہائش کی سہولت دی گئی ہے، سوائے ریڈیالوجسٹ کے جو ایبٹ آباد میں رہائش پذیر ہیں، اس کے علاوہ ہسپتال کے نو گھروں میں سے دو گھروں میں لیڈی ڈاکٹرز اور ایک گھر میں ڈینٹل سرجن رہائش پذیر ہیں جن کا تعلق ضلع ہری پور سے ہے، جنرل ڈیوٹی ڈاکٹرز میں سے کسی نے ہسپتال کے رہنے کی خواہش کا اظہار نہیں کیا۔

186 _ جناب محمد علی شاہ: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ درگئی میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال موجود ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ درگئی کی آبادی بہت زیادہ ہے اور لوگوں کو علاج معالجہ میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ ہسپتال کا درجہ نئی صحت پالیسی کے تحت کیٹیگری ڈی سے بڑھا کر سی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، درگئی میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال موجود ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ درگئی کی آبادی بہت زیادہ ہے، چونکہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال درگئی میں سپیشلسٹ کی پوسٹ نہیں، اس وجہ سے لوگوں کو علاج معالجہ میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ج) نئی صحت پالیسی کے تحت اس کو کیٹگری ڈی میں ڈالا گیا ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Next۔ جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، ان کے اسمائے گرامی ہیں: جناب نوابزادہ طاہر بن یامین خان، ایم پی اے، آج کے لئے۔ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، آج کے لئے۔ جناب وجیہہ الزمان خان، ایم پی اے، آج کے لئے۔ راجہ فیصل زمان صاحب (منسٹر صاحب)، آج کے لئے۔ محترمہ غزالہ حبیب تنولی صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے۔ جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔ جناب خلیل عباس خٹک صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔ محترمہ ڈاکٹر سیمین محمود جان صاحبہ، آج کے لئے۔ بعرض منظوری ایوان کو پیش کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted. Next........

جناب شاد محمد خان: جناب سپیکر زه یو عرض کومه۔

Mr. Speaker: Jee. Shad Muhammad Khan Sahib, the great.

جناب شاد محمد خان: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب! نن زه ستاسو توجه یو ډیرے اهم مسئلے ته راګرځوم۔

جناب سپیکر: دا خو ځکه ډیره اهمه ده چې مطلب دا دے تاسو پاسیدئ نو دے نه بله اهم-----

جناب شاد محمد خان: آؤ جی، دے نه تاسو اندازه اولګوئ چې دا به څومره اهم وی، هغه دا جی زمونږه دا کوهاټ ټنل، دے ټولو معزز اراکینو ته پته ده او خاص کر د جنوبی اضلاع ته جی چې روزانه څه جنجال پکښې جوړوی، دومره خطرناک شوې دے، دربے میاشتے ئے اوشوې چې دا Complete دے او د دې افتتاح، صرف دے وجے نه نه کیږی چې نه صدر صاحب، نه وزیر اعظم صاحب، نو زه دا ریکویسټ کوم جی چې دا که نه دی نو ګورنر صاحب، وزیر اعلیٰ صاحب دوئ دے اوکړی که هغه هم نه وی، بیا سپیکر صاحب او ډپټی سپیکر صاحب دے اوکړی او که تاسو نه وئ نو بیا پولیټیکل تحصیلدار دربے باندې دے اوکړی خو خدائے د پاره دا اوکړئ-----

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب۔

سردار محمد ادریس(وزیر بلدیات ودیہی ترقی): شکریہ جی۔Thank you very much جناب سپیکر میں خود، مجھے بنوں جانا ہوا اور کوہاٹ کے راستے میں رکا بھی اور میری بھی خواہش تھی کہ میں اسی ٹنل کے ذریعے سے آؤں، لیکن یہ این ایچ اے اس کے لئے تقریباً میرے خیال میں کام مکمل ہو چکا ہے اور یہ میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے بات بھی کی ہے، عنقریب ان شاء اللہ بہت جلد ان کی خواہش کی تکمیل ہو جائے گی اور اس کا افتتاح ہو جائے گا۔

قاری محمد عبداللہ: بہت جلد سے کیا مراد ہے؟ بہت جلد کہتے کہتے تو عرصہ گزر گیا، جناب سپیکر! یہاں ہمیشہ دشواری رہتی ہے، اس کی وضاحت کی جائے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر یو عرض دا دے-----

جناب سپیکر: شاد محمد خان صاحب۔

جناب شاد محمد خان: جی د عنقریب څه مطلب دے؟

جناب سپیکر: بس ډیر زر۔

جناب شاد محمد خان: عنقریب خو سبا هم کیدے شی، میاشت هم کیدے شی، کال پس هم کیدے شی۔

جناب سپیکر: ډیر زر، ډیر زر۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکرصاحب، ما خو اوریدلے دی چې د دې افتتاح شوې ده، دوه ورځے مخکښې پکښې واده وو، هغوې راغلی دی، افتتاح شوې ده۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب وائی۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: دوئ دے وضاحت اوکړی، ما آوریدلے دی چې په دیکښې دوه ورځے مخکښې واده شوې دے۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال منسټر وائی فیډرل سبجیکټ دے که تاسو بیا غواړئ نو یو قرارداد راوړئ چې ورته اووایو چې افتتاح اوکړئ۔

جناب سپیکر: میں نے سنا ہے کہ دو تین دن پہلے اس کا افتتاح ہو چکا ہے، اس میں شادی کا قافلہ آ چکا ہے اور ہمیں پتہ بھی نہیں ہے کہ کتنے وقت میں وہ قافلہ پہنچ چکا ہے، اس کا افتتاح ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک ظفر اعظم صاحب۔

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): یہ پیر محمد خان صاحب، جس شادی کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، ان کو غلط انفارمیشن پہنچی ہے، وہ نہ تو ہمارے اس ٹنل سے آئے ہیں، ٹنل کا معاملہ یہ ہے جی کہ اس کا تقریباً 33 کروڑ کا ٹینڈر ہو چکا ہے، اس میں بہت سارے Equipments لگ چکے ہیں، اس میں بڑے Sensitive equipments ہیں اور یہاں ہاؤس میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں، جو اس بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں، ان کے لئے ایک مہینے کا ٹریننگ کی ضرورت تھی وہ اب ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں، تو ان شاء اللہ ہماری معلومات کے مطابق پانچ سے لیکر پندرہ تک In between اس کا افتتاح ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: یعنی دس دن کے اندر اندر۔۔۔۔

میاں نثار گل: نہیں جناب سپیکر، ذرا منسٹر صاحب یہ وضاحت کریں کہ ٹنل کا بقول ان کے ٹینڈر ہو چکا ہے، لیکن میں ان کو یہ معلومات دینا چاہتا ہوں کہ اس کے ٹینڈر کی ابھی تک Approval نہیں ہوئی، اس

کے بعد اس کے دو مہینے اور لگیں گے لوگوں کو ٹریننگ دینے کے لئے، ٹنل پہلے سے مارچ میں Complete ہو گئی ہے تو جولائی، اگست میں کہیں اس کا افتتاح ہو گا، تو اس کی تھوڑی سی وضاحت ہونی چاہئیے۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب تېنډر مطلب څه دے؟ بلکه زه به وایم چې ظفر علی شاه صاحب ته به څه Knowledge وی د دې باره کښې۔

میاں نثار گل: اس کے متعلق، ہاں، ظاہر علی شاہ صاحب۔

جناب سپیکر: ظاہر علی شاہ صاحب۔

سید ظاہر علی شاہ: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ جیسا کہ انہوں نے کوہاٹ ٹنل کے بارے میں بات کی ہے تو یہ پاکستان میں، چونکہ پہلا تجربہ ہے اس سے پہلے ایسی ٹنل بنی نہیں ہے، جب سے پاکستان بنا ہے تو یہ 1.8 کلو میٹر کی ٹنل ہے اور اس کو اپریشنل کرنے کرنے کے لئے، کیونکہ ایک ٹیکنکل چیز ہے، اس کے لئے جاپانی لوگ آئے ہوئے ہیں اور وہ ٹریننگ دے رہے ہیں اور تقریباً ایک مہینہ یا ڈیڑھ مہینہ ابھی اس میں اور لگے گا، اس کی سوفٹ اوپننگ جو ہے وہ شاید پندرہ یا بیس تاریخ تک ہو جائے، لیکن اس کے کھلنے کے بعد یہ پندرہ دن کے لئے بند ہو جائے گی اور اس کے پھر پندرہ دنوں کے بعد اس کو کھولا جائے گا، اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ ٹنل جو ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈیڑھ مہینہ لگے گا۔

سید ظاہر علی شاہ: جون میں کہیں جا کر آپریشن ہو گی، اس کے اندر چونکہ ہوا کا سسٹم ہے اور بھی کافی سسٹم ہیں تو یہ ایک ایسی چیز ہے جو پاکستان میں پہلا تجربہ ہے اور یہ کوئی عام چیز نہیں کہ اس کو کھول دو اور یہ چلتی رہے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: اب شاہ صاحب نے تو اس کی بڑی اچھی وضاحت کر دی ہے، ہمیں سمجھ آ گیا ہے، اب ہمیں یہ بتایا جائے کہ ہم ان دو وزراء کے جو بیانات ہیں، جو انہوں نے اسمبلی میں دیئے ہیں، ان پہ اعتماد کریں یا نہ کریں؟

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب شہزادہ صاحب کو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے تو جو بیان دیا ہے، اس پر ان کو اعتماد کرنا چاہئیے، کیونکہ یہ دس پندرہ دنوں میں کھلے گی، پھر اس کے بعد دوبارہ بند ہو گی اور اس کے لئے ٹریننگ ہو گی۔

جناب سپیکر: یہ اگر کھل بھی گئی تو یہ اعتماد نہیں کریں گے، Maulana Amanullah Haqqani Sahib, MPA, and Mr. Muzzafar Said, MPA, to please move their identical Privilege Motions, one by one, in the House.

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: سپیکر صاحب، دا کوآپریٹیو بنک باندې فیصله شوې وه چې په Monday به منسټر صاحب جواب ورکوی نو هغې باندې خو پوهه نه شو منسټر صاحب هم غائب شو دلته نه۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب ماسره رابطه کړې وه، کا دوئ ته خبره کړې وه که بیا راغے نو ان شاء الله خبره به ورسره اوکړو، سبا هغوې نشته نو بله ورځ به خبره اوشی۔

جناب عبدالاکبر خان: ستا سو جی Commitment وو۔

جناب پیر محمد خان: دلته کښې اوس ناست وو۔

جناب سپیکر: اوس ناست وو، خیر خبره به اوکړو که راغے کنه۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: جناب بله ورځ خبره مستقل ده؟

جناب سپیکر: خبره مستقله ده، مستقله ده۔

مسئلہ استحقاق

مولانا امان اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یہ اسمبلی اس اہم واقع کو زیر بحث لائے کہ میں نے وی سی پشاور یونیورسٹی کے متعلق ایک تحریک التواء پیش کی تھی، جس پر اسمبلی میں کافی بحث بھی ہوئی تھی،اس کے جواب میں یونیورسٹی کے ڈاکٹر شفیق الرحمان نے ایک پریس کانفرنس کی، جس سے نہ صرف میرا بلکہ پوری اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے،جناب سپیکر ما هغه بله ورځ چې کله ایډجرمنټ موشن پیش کړو، نو د هغې په جواب کښې ډاکټر شفیق الرحمان یو پریس کانفرنس کړے دے، هغې کښې زمونږ د ټولے اسمبلئ زبردست توهین شوې دے او زه وایمه چې Breach of Privilege دلته کښې زبردست شوې دے، هغه دا دے چې دوئ وائی چې "اراکین اسمبلی سازش کا شکار ہوئے ہیں" او بیا روستو ئے ډیر عجیبه الفاظ لیکلی دی خه د دوئ دا ایډجرمنټ موشن په بدنیتئ باندې مبنی دے او دا

لاعلمه دی، د هیڅ نه دی خبر، نو زه وایم چې که چرته دا اسمبلی، دا معزز ایوان په داسے طریقوں سر او په داسے حربو سر د دباؤ شکار کولے شی چې دے متعلق دے څوک لب کشائی نه کوی، نو دا د دې ټول ایوان او د معزز اراکینو ډیر زبردست توهین دے، نو لهذا زه دا درخواست کوم چې دا دے استحقاق کمیټۍ ته حواله شی۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب (قطع کلامیاں) معزز ممبر صاحب موو دے بیا د دې نه روستو مغزز ممبرانو ته موقع ورکوم۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب، یہ اسمبلی اس اہم واقعہ کو زیر بحث لائے کہ یونیورسٹی وائس چانسلر کے متعلق ایک تحریک التواء پیش کی گئی تھی، جس پر اسمبلی میں کافی بحث بھی ہوئی تھی اور اس کے جواب میں یونیورسٹی کے ڈاکٹر شفیق الرحمان نے ایک پریس کانفرس کی، جس سے نہ صرف میرا کیونکہ انہوں نے میرا نام بھی لیا ہے اور مولانا حقانی صاحب کا اور شاہ راز خان صاحب کا، بلکہ پوری اسمبلی اور پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، جناب سپیکر ډاکټر شفیق الرحمان صاحب یو تعلیم یافته او اعلیٰ کوالیفائیډ پرسن دے، په دې بحث نه کوؤ، زه صرف په دې بحث کومه چې آیا دا دلته کښې کوم ایوان ناست دے، دا د ان پړهو ایوان دے؟ دا خو ټول ګریجویټ دی، دا خو ټول اعلیٰ کوالیفائیډ خلق دی، دا د یونیورسټی په هره خبره باندې، یواځے یونیورسټی نه بلکه د دې صوبے د معاملاتو د پاره، د صوبے د حقوقو د پاره، د صوبے د مفادو د پاره، د عوامو د مفادو د پاره به په هر قسم ایشو باندې، هر څومره Minerوی او که هغه میجر وی، هر څه چې وی په هغې باندې به دوئ بحث کوی او دوئ به پرے ځان پوهه کوی او پالیسی به ورکوی، نو بیا دے ته د سازش شکار وئیل، بیا دے ته د چا په اشاروں باندې خبره کول، بیا دوئ ته لاعلمه وئیل، په بدنیتئ باندې خبره کول، زه وایم چې واقعی دا زما نه، د مولانا حقانی صاحب نه بلکه دا د دې ټول ایوان او د دې ټول معزز اراکینو استحقاق مجروح شوې دے، نو په دې دے بحث اوکړے شی۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، معزز اراکین نے جس مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے، میرے خیال میں وہ انتہائی اہم واقعہ ہے اور Legally, constitutionallyاس اسمبلی کی جو Internal proceedings ہیں ان کو Protectionحاصل ہے کہ وہ کسی کورٹ میں بھی چیلنج نہیں ہو سکتی، جو Internal proceedingsہیں اس ہاؤس کی، جناب سپیکر! اور چیئر جو بھی Decisionلے، اس کو بھی چیلنج نہیں کیا جا سکتا، یہاں پر ہم جو سارے ممبران بیٹھے ہیں، ہم اپنے علاقوں کے، صوبے کے عوام کے مفاد میں جو بھی مسئلہ ہو گا، ہم اس کے حق میں بولیں گے اور اگر اس واقعہ کو آج لگام نہ دی گئی، آپ جناب سپیکر اس سے باخبر ہیں کہ اس سے پہلے میں نے بھی ایک تحریک التواء پیش کی تھی اور پھر مردان سے کافی خبریں اس پر آئی تھیں کہ ہم مردان میں داخلہ بند کر دیں گے تو جناب سپیکر، کل ہم ایس ایچ او یا ایس پی کے خلاف کچھ بات کریں گے تو وہ کہے گا کہ میرے تھانے میں نہیں آؤ گے، اپنے تھانے میں تمہارا داخلہ بند کر دونگا۔

جناب سپیکر: یا تھانے میں بند کر دونگا۔

جناب عبدالاکبر خان: کل آپ ڈی سی او کے خلاف بات کریں گے تو ڈی سی او کہے گا کہ تم اس ضلع میں نہیں آؤ گے، کل حکومت میں کسی اور کارندے کے خلاف بات کریں گے یا کوئی مسئلہ اٹھائیں گے یا عوام کا کوئی مسئلہ اٹھائیں گے پھر وہ کہیں گے کہ آپ اس علاقے میں نہیں آئیں گے، آنریبل ممبر نے جو کل بات کی تھی یہ انکا Rightتھا، آپ نے ہی ان کا موشن Approveکر کے اسمبلی میں بولنے دیا اور پھر اس کے بعد اس شخص نے، میں تعلیم اور بے تعلیمی کی بات نہیں کرتا، لیکن جناب سپیکر، یہ اس اسمبلی کی کچھ اپنی روایات ہیں، کچھ Traditionsہیں اور کچھ اسکے اختیارات ہیں، اگر ہر ایرے غیرے نتھو خیرہ اس اسمبلی کی Proceedingsکی اس طرح اخباروں میں مخالفت کر کے پریس کانفرنسیں کرا کے ممبران کی بے عزتی کرائے گا تو یہ سلسلہ تو پھر ختم نہیں ہو گا، میں اور میرے خیال میں انہی اپنی ساتھیوں سے اپیل کرتا ہوں اور آپ سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ اس کو پریویلج کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور فوراً اس کے خلاف کارروائی کی جائے، (تالیاں) اور میں یہاں تک درخواست کرونگا کہ پریویلج کمیٹی Within one weekاس کیس کو Judicial Committeeکے حوالے کر کے اس کو سزا دلائے، اگر آج ہم نے اس

کولگام نہ دی (تالیاں) جناب سپیکر! تو کل اس اسمبلی میں کوئی بھی بولنے والا نہیں ہوگا، ہم باہر نکلیں گے تو کوئی بدمعاش ہمارے لئے باہر کھڑا ہوگا وہ کہے گا کہ آپ نے کیوں ہمارے خلاف بات کی؟ کوئی گورنمنٹ آفیشل کھڑا ہوگا، کوئی سپاہی اور آدمی کھڑا ہوگا پھر تو ہم یہاں پر بول نہیں سکیں گے، پھر تو ان کی مرضی ہوگی، آئیں گے، کریں گے، بہت مہربانی، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب شاہ راز خان: تاسو نوم واخلئ چې له مو اجازت ورکړے دے ؟

جناب سپیکر: ټولو له اجازت ورکوم خو زما په خیال چې Sensitivity محسوسه شوې ده که د حکومت نه تپوس اوکړو چې دوئ څه وائي۔

جناب شاہ راز خان: حکومت نه به تپوس اوکړئ جی خو دے اخبار کښې زما نوم هم راغلے دے نو زه ورسره Affectee یم کنه۔

جناب سپیکر: جناب شاہ راز خان صاحب۔

جناب شاہ راز خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر، یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد، چونکہ اس کا نام آیا ہے تو۔۔۔۔۔

جناب شاہ راز خان: زه دا وایم چې زه د یونیورسټئ سنډیکیټ ممبر هم یم او ستاسو Nominee یمه هلته، د سنډیکیټ په یو اجلاس کښې مو شرکت کړے دے او ماته ډیر زیات افسوس دے چې وائس چانسلر صاحب یو ډیر لوئے لکه هغه د تعلیمی ادارے چلولو نه زیات په سیاست کښې او په ګروپنګ کښې ډیر زیات Involve دے، ماته د یو سنډیکیټ میټنګ نه اندازه شوې ده، اوس چې کوم سړی پریس کانفرنس کړے دے، کوم پروفیسر صاحب، دا پروفیسر صاحب د Environmental planning چیئرمین دے، دا هم د هغه لابی سره او د هغه ګروپ سره تعلق ساتی، دوئ که په دې طریقو باندې خلق پریشرائز کوی، ایوان پریشرائز کوی، ممبران پریشرائز کوی دا لوبه دوئ Being a Government servant دا کار کوی، نو زه خو وایم چې څنګه معزز منسټر صاحب دلته اعلان کړے وو، چې مونږ به ګورنر صاحب سره په دې مسئله

کبنړ ملاوېږو او خبره به کوؤ چې د دوئ هغه ټول Illegality، د دوئ ټول کرپشن، د دوئ هغه Moral corruption، د دوئ هغه کوم فنانشل کرپشن چې د هغې بالکل ټپوسونه دی اوکړی، هغه ټیچرانو لیکلی دی او دلته کبنړ مونږ پیش کړل په ایوان کبنړ، نو زه وایم چې که دا پریویلج موشن چې کوم دے، دا هم Accept شی، کمیټئ ته راوستے شی او څنګه چې عبدالاکبر خان صاحب اووئیل جوډیشل کمیټئ ته حواله کړے شی او ورسره ورسره وزیر صاحب بیا هغه خپل چې کوم کار ورته د اسمبلئ د طرف نه حواله شوې وو چې هغې کبنړ ګورنر صاحب سره ملاقات اوکړی او بیا د دې وائس چانسلر صاحب چې کوم حرکت کړے دے، کوم حرکتونه کوی دوئ ته یو لګام ملاؤ شی او دا څیز کنټرول شی۔

جناب سپیکر: ډاکٹر سلیم خان صاحب۔

ډاکٹر محمد سلیم: محترم سپیکر صاحب، دا یو ډېره زیاته اهمه واقعه ده، دلته چې کوم ممبران ناست دی، دا منتخب ممبران دی، د زرګونو په تعداد کبنړ دوئ ووټونه اغستے دی، مونږ که یونیورسټی ته لاړ شو نو وائس چانسلر صاحب راله ټائم نه راکوی، که بل دفتر ته لاړ شو نو ډائریکټر صاحب مونږ ته توجه نه کوی، نو دا ډېره اهمه خبره دا ده چې مونږ د دې نه مخکبنړ حکومتونو کبنړ پاتے شوې وو خو دا تجربه مو شوېده چې زړو حکومتونو په نسبت د دې حکومت ګرفت په بیوروکیټس ډېر کمزورے دے، او دا ګورے بنه خبره نه ده، تاسو ته مونږ دا ریکویسټ کوؤ، زه ستاسو اتحادی هم یمه۔۔۔۔

Mr. Speaker: Hon'ble Minister for Law and Parliamentary Affairs is attentive please.

ډاکٹر محمد سلیم: وائس چانسلر صاحب له چې څوک دفتر ته ورشی نو هغه د وائس چانسلر دفتر نه بنکاری، هغه د یو علاقے تهانړه بنکاری، څنګه چې ایس ایچ او په کرسئ ناست وی، داسے زمونږ وائس چانسلر صاحب ناست وی نو زه وایمه چې د دې تحقیقات دے اوشی او دا خبره دے استحقاق کمیټئ ته حواله شی او څنګه چې عبدالاکبرخان صاحب اووئیل نور دے هم د دې خلاف ایکشن

واغستے شی، دے بیوروکریټس ته به لګام ورکول غواړی، دوئ به راتینګول غواړی، هغه شاعر وائی چې:

؎ ایسے آہوئے رام خوردہ کی وحشت کھونی مشکل ہے

اور سحر کیا، اعجاز کیا جن لوگوں نے تجھ کو رام کیا۔

که دا خلق مو سم کړل نو زه به بیا دا وایم چې واقعی چې سپیکر صاحب، سپیکر دے او اسمبلی، اسمبلی ده، شکریه۔

جناب سپیکر: جناب شہزادہ گستاسپ خان صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر، میں جو کہنا چاہتا تھا، وہ آپ نے مجھے موقع ہی نہیں دیا۔

جناب سپیکر: ہو کہہ چکے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر، اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں، یہاں پہ کوئی تجویز یہ بھی آئی کہ گورنر صاحب کے ساتھ بات بجائے یا ان کے ساتھ معاملہ طے کیا جائے، لیکن میں سمجھتا ہوں سر، جو اسمبلی کا استحقاق ہے یا جو اسمبلی کا اختیار ہے وہ آپ کو خود استعمال کرنا چاہیئے اور ممبران اسمبلی کے پاس یہی فورم ہے، جیسا کہ عبدالاکبر خان صاحب نے کہا کہ کوئی بھی کھڑا ہو کر ہمیں گالیاں دینے لگ پڑے، کوئی بھی ہمیں اپنے علاقوں سے بند کر دے تو ہمارے پاس تو اور کوئی فورم نہیں، اس لئے یہ میری درخواست ہو گی سر کہ اس پر فوری طور پر کارروائی کی جائے اور اس معاملے کو پریولج کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر، یہ بڑا Important issue ہے جو ہمارے دو آنریبل ممبرز نے پیش کیا ہے اور جیسے یہاں ابھی ساتھیوں نے کہا ہے، خواہ اپوزیشن کے لوگ ہیں یا ٹریژری بینچز کے لوگ ہوں، ہم سب کو ایک چیز کا بڑا خیال رکھنا ہو گا کہ ممبرز کا جو آنر ہے، وہ Protect رہے اور اس ہاؤس کی جو عزت ہے، وہ محفوظ رہے اور اگر اس طریقے سے اس اسمبلی کی پروسیڈنگز کے خلاف لوگ پریس کانفرنسیں کریں اور اس طرح کے Attitude کا مظاہرہ کریں اور اگر اس کے اوپر ایکشن نہ ہو تو یہ بالکل تمام ہاؤس کے لوگ اپنے آپ کو Insecure feel کریں گے، اس ہاؤس کا آنر رکھنا، اس کی Dignity رکھنا، یہ ہم سب کی Responsibility ہے، Collective responsibility ہے، So ہم اس کی پر زور حمایت کرتے

ہیں کہ اس طرح کے اگر ہم نے اقدامات نہ کئے اور ایک بڑی کامن چیز جو ہم Observe کر رہے ہیں، اس وقت تمام محکموں کے اندر کہ جتنے بھی Almost افسران ہیں، ان کا ممبران اسمبلی کے ساتھ رویے درست نہیں ہیں، وہ پبلک میں بیٹھ کر ممبران اسمبلی کی Insult کرتے ہیں، یہ اگر دو تین واقعے پریویلج کمیٹی کے حوالے کر دیں اور ان کے اوپر ایکشن ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ تمام محکموں کا، تمام افسران کا جو قبلہ ہے، وہ درست ہو جائے گا، اور اس سے اس ایوان کا تقدس برقرار رہے گا اور تمام ممبران اپنے آپ کو باعزت محسوس کریں گے اور پروٹیکشن محسوس کریں گے۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: زما خیال خو۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: مخالفت نہ کوی۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہ، ملک ظفر اعظم صاحب۔

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور</u>: جناب سپیکر صاحب، جیسے کہ ہمارے ساتھی نے اخبار پڑھنے کی بات کی، تو میں بھی ابھی ابھی خبر کو پڑھ رہا تھا، چونکہ میری نظر سے صبح نہیں گزری تھی، میری عرض یہ ہے جی کہ واقعی اس میں جو الفاظ ہیں، وہ اس قابل ہیں کہ یہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اس قابل بھی ہیں کہ وہ جوڈیشل کمیٹی کے بھی حوالے کئے جائیں، لیکن میری ایک درخواست ہے چیئر سے، وہ یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ آج کا اخبار جو ہے، جو میرے سامنے پڑا ہے، بڑا قابل اعتماد اخبار ہے، لیکن پھر بھی اس کو ایک دو مواقع دیے جائیں، اگر وہ تردید کر سکے اپنے بیان کی کہ یہ میرا تردیدی بیان ہے اور یہ بیان صحیح چھپا ہوا نہیں ہے جو میں نے بیان دیا ہے، وہ یہ بیان نہیں تھا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میرے خیال میں منسٹر صاحب نے اتفاق کر لیا ہے، وہاں پر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

<u>وزیر قانون</u>: اوکے سر۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that Privilege motion moved by Maulana Amanullah Haqqani, and Mr. Muzaffar Said, MPA, may be referred to the Privileges Committee?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Privilege Motion moved by the hon'ble MPA, Maulana Amanullah Haqqani, and Muzaffar Said, are referred to the Privilege Committee. Next……

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب، ما یو تپوس کوؤ، زما استحقاقات۔۔۔۔۔

تحریک التواء

جناب سپیکر: بس تپوس مه کوه، Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, to please move his Adjournment Motion No. 104.

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب، زما هغه استحقاقات وو، هغه تراوسه پورے پکښې یو هم را نغے۔

جناب سپیکر: پلیز۔

سید مرید کاظم شاہ: پوائنٹ آف آرڈر سر، سر! ہماری ایک مشترکہ تحریک استحقاق آئی ہوئی ہے جو اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے، وہ نہیں آرہی، مہربانی کریں اس کے لئے ہمیں کوئی Date بتائیں کہ وہ اس اجلاس میں آتی ہے یا اگلے میں؟ یا یہ آپ چاہتے ہیں کب، یہ چھ مہینے گزر جائیں اور وہ قرارداد Lapse ہو جائے۔

جناب سپیکر: ان شاءاللہ آجائے گی، آجائے گا، جی مسٹر پیر محمد خان، ایم پی اے، پلیز۔

جناب پیر محمد خان: شکریہ جناب سپیکر، محترم جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ صوبہ سرحد میں مائننگ کا کام دم توڑ رہا ہے، اس سے ایک طرف صوبائی حکومت کو نقصان پہنچ رہا ہے تو دوسری طرف ضلعی حکومت کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے، تیسری طرف ہزاروں مزدور بے روزگار ہو رہے ہیں، چوتھی طرف لیز کے مالکان کو نقصان پہنچ رہا ہے، جب کہ پانچویں طرف مالک زمین کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے، جس کی اہم وجہ یہ ہے کہ اس محکمہ کو تاحال کوئی ٹیکنکل ڈی جی مائنز نہیں ملا ہے، لہذا اس پر بحث کر کے کمیٹی کے حوالے کیا جائے، جناب سپیکر صاحب، ما په تفصیل سره ځکه ورکړه زما خیال دا وو چې که زیات ضرورت پرے رانشی او کمیټۍ ته ځی، دا مائننګ یوه داسې محکمه ده چې په دیکښې مخصوص کسان په دې کرسو باندې ناست دی په مختلف ضلعو کښې او زمونږ د دې صوبے سره د آمدن دا یو ښو ښیزونه دی چې په هغې کښې یو مائننګ دے، په بونیر کښې بیا ډیر زیات دی، تاسو ته ئے زیاته پته ده لیکن په دې مائننګ کښې چې ښومره

کرپشن دی او په دیکبنې چې څومره نقصان دے، مقامی خلقو ته نقصان دے، زمونږ صوبے ته نقصان دے او هغه ضلعو ته نقصان دے ځکه چې هغوې ته ټیکس جمع کیږی، مزدوران پکښې زیات لګیدلے شی، هغوې ته نقصان دے، یو سړے به وی هغه به مائنز واخلی، په سو ایکړ باندې به هغه قبضه اوکړی که دا مونږه واړه واړه کړو ورته، په وړو وړو حصوں کښې ئے ورته تقسیم کړو او لیز ئے زیاتو خلقو ته ورکړو نو د دې سره سره۔۔۔۔

وزیر قانون وصنعت: پوائنٹ آف آرڈر، یہ تو پہلے ڈسکس ہو چکی ہے اور کمیٹی کو بھی یہ حوالہ ہو چکی ہے جو یہ کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نه دا د ټیکنیکل، دا د ډائریکټر۔۔۔۔

وزیر قانون وصنعت: یہ تمام باتیں ہو چکی ہیں اور اس میں کوئی مختلف بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نه دا، په Relevant دغه باندې راشه۔

جناب پیر محمد خان: نه جی، کمیټئ ته ئے حواله کړئ، ریفر کړئ، خیر دے زما اعتراض نشته۔

جناب سپیکر: نه، نه وزیر صاحب آورو چې دوئ ټیکنیکل سړے راولی او که نه راولی، حکومت، خبره دا ده کنه؟

جناب پیر محمد خان: جی۔

جناب سپیکر: منسټرصاحب واوره چې دے ټیکنیکل پوسټ باندې ټیکنیکل سړے راولی او که نه راولی۔

جناب پیر محمد خان: آؤ کنه ځکه خو ما دا څلور پنځه خبرې ذکر کړے کنه، چې تاسو په دې باندې تراوسه پورے، حکومت ټیکنیکل سړے راوستے دے او که دے راوستې؟ که نه وی راوستے نو کله به راولئه او راولئ یا نه راولئ؟ بیا خبره دا ده سپیکرصاحب چې په یو ځائے کښې دوئ، چې د لیز ورته اووے چې په فلانی ځائے کښې ماربل دی یا فلانے څیز دے نو دوئ به هغه ځائے معلوم کړی او بیا وائی چې یوه هفته وروستو راشه چې هفته وروستو لاړ شے نو وائی چې

هغه خو پرون نه هغه بله ورځ فلانی سړی اغستې دے ، دلته یو مخصوص گروپ دے ، کوم حلقه چې مخصوص خلقو قبضه کړې ده.....

جناب سپیکر: قبضه گروپ دے۔

جناب پیر محمد خان: هغه قبضه گروپ، د هغوی نه دا قبضے هم اغستل غواړی، بیا ټیکنیکل خلق په دې باندې کیښنول غواړی، د دې د پاره دا ما تحریک التواء پیش کړې ده چې ټیکنیکل خلق ورته راولی او هغه لیز په وړو وړو حصوں کښې تقسیم کړی چې مزدوران پکښې زیات په کار باندې اولگی اور ورسره چې کومو خلقو د ډیرو کالو نه قبضے کړے دی او کار پکښې نه کوی د هغوی هغه لیز هم ختم کړی۔

جناب سپیکر: هغه بیله موضوع ده او دا.....

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، چونکه ایډجرمنټ موشن دے نو زه که په دې باندې یو دوه منټه خبرې اوکړم۔

جناب حبیب الرحمان: په دیکښې کمیټی زما په یو سوال باندې راغلے وه، کمیټی پکښې دوئ جوړه کړې وه۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس دن اس پر بات ہوئی تھی اور پیر محمد خان نے جس مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے، میں نے بھی کہا تھا کہ ہمارے پاس منرل ایکٹ جو ہے، وہ 1948 کا ہے جو صرف ایک صفحے یا دو صفحوں کا ایکٹ ہے، باقی جناب، 1976 میں اس کے رولز بنے ہیں، ان رولز پر سارا محکمہ اور سارا ڈیپارٹمنٹ چل رہا ہے، جناب سپیکر ان رولز کے تحت کوئی بھی شخص کتنی بھی لیز حاصل کر سکتا ہے، اگر آپ کو اس کو Curtail کرنا ہے یا اس کو Pieces میں ڈالنا ہے تو پھر آپ کو ایک نیا ایکٹ بنانا ہوگا، اس ایکٹ میں یہ Provision رکھنی ہوگی کہ کتنے ایکڑ آپ نے دینا ہیں، لیکن جناب سپیکر! جن لوگوں نے لیزیں لی ہوئی ہیں، ان پر انہوں نے لاکھوں کروڑوں روپے لگائے ہیں، آپ بیک جنبش قلم تو ان کو ختم تو نہیں کر سکتے، اس کے لئے کوئی طریقہ بنانا پڑے گا، کوئی قانون بنانا پڑے گا، اس طرح اگر آپ.....

جناب سپیکر: عبدالاکبرخان صاحب، دغه Irrelevant دے، په Relevant باندې راشه، ټیکنیکل او نان ټیکنیکل دغه خبره ده۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ډی جی منرل د دوئ خبره تر دغه حده پورے صحیح ده چې، چونکه ډیپارټمنټ کښې لاندې ډائریکټر، اسسټنټ ډائریکټر او ډپټی ډائریکټر چې کوم دی هغه خو ټیکنیکل خلق دی، یو ډی جی منرل چې کوم دے نو He is non-technical اوس که ګورنمنټ وائی چې یره مونږه په دغه ډی جی منرل هم ټیکنیکل، نو زه خو وایم چې دا بالکل پکار ځکه دی چې دا یو ډیر ټیکنیکل جاب دے، یو ټیکنیکل آفس دے۔

جناب سپیکر: د نورو صوبو څه پوزیشن دے؟

جناب عبدالاکبر خان: په نورو صوبو کښې جی، په پنجاب کښې ډیر کم مائنز دی، صرف سوائے د دغه Coal نه علاوه پکښې کوم ځائے مائنز دی؟ خو په بلوچستان کښې دی او دلته کښې دی، خو هغه خو جی د دوئ خپله خوښه ده که دوئ ډی جی منرل چې کوم دے، هغه ټیکنیکل سړے راوستل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه جی په منرل پالیسئ کښې څه دی؟ د منرل پالیسئ پته درته شته دے؟ په هغې کښې دا په تاکید سره، په تاکید سره۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبرخان: اوس چې کومه جوړه شوې ده په اسلام آباد کښې، او په هغې کښې دا دی چې دوه ډائریکټرز به وی، یو به ډی جی وی، په هغوې کښې به دا ټیکنیکل سړے وی، اوس چې کومه نوے پالیسی جوړه شوې ده، په اسلام آباد کښې د پاکستان په سطح جوړه شوې ده، په هغې کښې دا دی چې دا به ټیکنیکل خلق وی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب، منسٹر فار انڈسٹریز۔

وزیر قانون وصنعت: جی پیر محمد خان صاحب کو پہلے جی، میں عرض کیا کہ پہلے جو بات انہوں نے کی، وہ Already میرے خیال میں کمیٹی کے حوالے کی جاچکی ہے اور اس کی یہ تجویز جو عبدالاکبر خان نے پیش کی ہے، عبدالاکبر خان نے اسی وقت بھی یہی تجویز پیش کی تھی، ان سب کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم بھی مانتے ہیں کہ صوبہ سرحد مائنز سے مالامال ہے اور اس کو جو لوگ، یہاں پر میرا عبدالاکبر خان سے اختلاف ہے، کیونکہ

ہم ان لوگوں کے متعلق کہہ رہے ہیں، جو قبضہ گروپ بن چکے ہیں اور وہ ایریا اپنے پر الاٹ کر کے اس کو Develop نہیں کر رہے ہیں، جو قبضہ گروپ بن چکے ہیں اس میں مزدور نہیں لگا رہے ہیں، اس سے انکے، باقی رہا ہمارے ڈی جی کا مسئلہ، ڈی جی یہ جی ٹیکنکل پوسٹ بھی ہے اور Technicalities کے ساتھ ساتھ یہ ایڈمنسٹریٹیو پوسٹ بھی ہے، ہمارے ساتھ ٹیکنکل سٹاف تو کافی ہے جی، تقریباً نیچے سے لیکر اے ڈی تک سارا ٹیکنکل سٹاف ہے، لیکن اگر اس پر ابھی آج تک جو Precedent رہا وہ تو ایڈمنسٹریٹیو پوسٹ رہا ہے یہ، یہ ایڈمنسٹریٹیو پوسٹ ہے، اس پر پراونشل کیڈر کے لوگ بھی آسکتے ہیں اور ٹیکنکل کے آسکتے ہیں، لیکن اس کی Ability دیکھنی پڑتی ہے، یہ کوئی خاص اس کے لئے ہم مختص نہیں کر سکتے ہیں کہ اس پر خوامخواہ ٹیکنکل بندہ آئے گا۔

جناب سپیکر: بہر حال آپ کو National policy on mines جو اس میں ٹیکنکل آدمی ہونا چاہئیے اس پر آپ غور کریں۔

جناب پیر محمد خان: بالکل سپیکر صاحب، هم ستاسو خبره ده، د هرے محکمے خپل یو ماهر وی که مونږه د صحت محکمه عام د سکول یو ټیچر ته حواله کړو چې ته راشه او ایډمنسټریشن ته چلوه چې هغه په هغه فیلډ باندې نه پوهیږی، په هغه څیز باندې نه پوهیږی، هغه پنسلین نه پیژنی، هغه سپرا ن نه پیژنی، هغه بل څه شے نه پیژنی دا خو د ډاکټر کار دے چې هغه پرے پوهیږی نو دغه به زیات ښه وی چې د هغې محکمے هغه Concerned سړے چې هغه په هغې کښې ماهر وی، په هغې کښې سپشلسټ وی هغه به زیات ښه وی او که نه د بهر نه پکښې یو سړے مونږه راولو هغه ورته کیښنوؤ چې نه دا خو ایډمنسټریشن پوسټ دے او دا خو هر څوک چلولے شی، هر څوک نه شی چلولے، هر څوک که چلولے شی، نو دا د سپیکر کرسئ ده خو دا هر څوک نه شی چلولے، دے له که د بهر نه مونږ بل سړے راولو چې راشه کیښنه هغه به ئے اوچلوی؟ هغه نشی چلولے ځکه تاسو زوړ پارلیمنټرین یاتے شوې ئے، دا کرسئ تاسو چلولے شئ۔

وزیر قانون وصنعت: پیرمحمدخان، سپیکرصاحب، تاسو که په موجوده سیټ اپ کښې اوګورئ نو دا ضروری خو نه ده چې د تعلیم سیکرټری چې کوم دے هغه به د ایجوکیشن استاذئ نه راغلے وی، سی اینډ ډبلیو سیکرټری چې کوم دے هغه

به د ایکسئین نه راغلے وی، سیکرټری به جوړ شوې وی، دا خو یا ماته داسے ښکاری نه جی لکه زه دا وایم چې----

جناب سپیکر: مطلب دا دے چې تاسو پرے غور کوئ چې ټیکنیکل سړے راشی؟

وزیر قانون وصنعت: که چرته داسے وی نو بیا خو مونږه غواړو چې هغه دے راشی خو دا پیرمحمدخان چې کومه وائی نو دا د پی سی ایس نه راغلے بائنډنګ نه دے۔

جناب پیر محمد خان: سپیکرصاحب، زمونږه دلته اوس چا فریاد اوکړو چې د ټولو نه داسې کمزورے حکومت ما نه وو لیدلے لکه دا، چې سړے هغه د محکمے هغه Concernedسړے هم شی راوستلے، دا خو زمونږ سره علماءکرام دی، تاسو امامتئ له بل سړے راولئ؟ هغه کولے شی امامتی؟ دا د هغوې کار نه دے، زه تعلیم یافته سړے یم خو امامتی نه شم کولے، دا د علماء کار دے، زما چې کوم کار دے، د هغې د پاره زه فټ یم او د علماء چې کوم کار دے د هغې د پاره دوئ دی۔

وزیر قانون وصنعت: د پیرمحمدخان دا یوه ذاتی رائے ده، دا د بل چا رائے نه ده چې دا کمزورے حکومت دے، دا ماته د ده ذاتی رائے ښکاری، دا کمزورے حکومت نه دے، د دې حکومت هر یو کار په میرټ دے، هر یو کار ډیر په سوچ سمجھ دے نو په هغه سوچ سمجھ باندې به خوامخواه د ده اعتراض وی، دا قطعاً دے نه شی، که ذاتی رائے وی نو جمهوریت دے، هر چا ته آزادی ده۔

سید قلب حسن: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: قلب حسن صاحب۔

سید قلب حسن: د پیرمحمدخان نو په اخبار کښې راغلې دے د منسټرئ د پاره، نو زه دا تپوس کول غواړم چې د دې څه چانس دے؟ (تالیاں) که دے ورکښې منسټر تاسو واخلئ نو زه وایم چې ستاسو حکومت به ډیر زیات مضبوط شی-----

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب عالی، د منسټر د پاره نه دے، په اخبار کښې د چیف منسټر د پاره راغلې دے۔

جناب پیر محمد خان: نه ډیره مهربانی، حکومت مضبوط دے د مجلس عمل ډیر ممبران یو مونږه۔

مولانا محمد ادریس: جناب سپیکر، یو خبره زه کوم۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال حکومت دغه کوی او پیرمحمدخان صاحب، سنجیدگئ سره هغوی پرے غور کوی۔

مولانا محمد ادریس: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مولانا محمد ادریس صاحب۔

مولانا محمد ادریس: د ایم ایم اے یو ممبر خپل ګورنمنټ ته، حکومت ته کمزورے وئیل، زما په خیال چې په دیکښې دننه څه خبرې معلومیږی او هغه هم دغه خبره ده چې زمونږ دے رور کوم اووئیل او دا غیر مناسب خبره ده۔

جناب پیر محمد خان: نه، د کمزورئ زما دا مطلب نه دے، تعداد زمونږه ډیر دے، تعداد زمونږ کافی دے خو هغه د ناپوهئ لکوتے وجه ده چې مونږه هغه یو آفیسر هم نه شو لرے کولے، زمونږ د هیلتھ د محکمے ډی جی تر اوسه پورے مونږ نه شو لرے کولے۔

سردار محمد ادریس(وزیر بلدیات ودیہی ترقی): یہ میرے خیال میں پیر محمد خان۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: پیر محمد خان اپنے آپ کو عقل کل سمجھتے ہیں، ان کی نظر میں باقی جتنے بھی لوگ ہیں ہاؤس میں اور جتنے بھی ٹریژری بنچز پر بیٹھے ہیں شاید وہ کچھ نہیں جانتے، لیکن ان کو کسی نے غلط مشورہ دیا کہ اس طرح کی بات لانے سے اور بال کی کھال کھینچنے سے شاید ان کو کچھ مل جائے گا، اگر کچھ ایسی بات ہے تو ہمارے پاس آئیں، بات کریں، ہم بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: نہیں کچھ ملنے کی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر محمد سلیم: یو منټ جی، پوائنټ آف آرډر۔

جناب پیر محمد خان: ہمارا بھائی تو پہلے ہر بات پر کھڑا ہوتا تھا۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: یو منټ، یو منټ، سپیکر صاحب زه یو ریکویسټ کوم که مونږه دوئ ایډریس کوؤ، نو آنریبل منسټر به وی، ادریس صاحب به نه وی، او که دوئ ایډریس کوی، نو آنریبل ممبر دے وائی، د چا نوم دے نه آخلی، دا یو ذاتی کار خو نه دے چې مونږ د یو بل بے عزتی کوؤ۔

جناب سپیکر: صحیح ده۔

جناب شاہ راز خان: زما سپیکر صاحب گزارش دا دے، چې قلب حسن صاحب کومه خبره اوکړه۔۔۔۔

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال پیر محمد خان صاحب د ملک ظفر اعظم د جواب نه۔۔۔

جناب شاہ راز خان: زما گزارش دا دے، چې پیر محمد خان صاحب ډیر مناسب جواب ورکړو، چې مونږه د ایم ایم اے ممبران ډیر یو، الحمد لله، حکومت زمونږ مستحکم دے، زمونږ د بلدیاتو وزیرصاحب چې کوم سټائل وو نو دا مناسب نه دے (تالیاں) زمونږ چې کوم تعداد دې زمونږ چې کوم، دا د هر ممبر حق دے، چې هغه دا اووائی چې په مونږ کښې کمزوری ده، مونږ په دې ایوان کښې ناست یو، مونږ د دې ایوان ممبران یو، مونږ په حکومت باندې به تنقید کوؤ چې د کوم وزیر Capabilityنشته، چې کوم وزیر خپله محکمه نشی چلولے، دلته مونږه به د هغه نه تپوس هم کوؤ او هغه ته به دا وایو چې ته خپل څیز په میرټ باندې کړه، د قاعدے قانون مطابق ئے کړه او په خپله خبره کښې اثر پیدا کړه، زور پیدا کړو، حکومتونه خو په دې طریقه نشی چلیدے۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر، میرے بھائی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب شہزادہ محمد گستاسپ خان۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر، منسٹر صاحب نے شاید زیادہ جذبات میں آکر یہ Realize نہیں کیا کہ انہوں نے اسمبلی میں کیا کہہ دیا ہے؟ انہوں نے ایک معزز ممبر کو کہا کہ شاید یہ اپنے آپ کو عقل کل سمجھتے ہیں، عقل کل اگر یہ بھی نہیں ہیں تو وہ بھی عقل کل نہیں ہیں (تالیاں) اور انہیں اس بات کی احتیاط کرنی چاہیئے کہ، اگر وہ وزیر ہیں تو اپنی جگہ بے شک ہم ان کا احترام کرتے ہیں، لیکن کسی ممبر کی شان میں گستاخی کرنے کا ان کا کوئی حق نہیں ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں کرنا چاہیئے، اس معزز ایوان کا ہر رکن جو ہے، وہ انتہائی قابل احترام اور معزز ہے اور آئندہ کے لئے کسی بھی معزز رکن، اس میں منسٹرز بھی آتے ہیں اور دیگر ممبران صاحبان بھی آتے ہیں، اس کے متعلق ایسے ریمارکس پاس نہیں ہونے چاہئیں، میرے خیال میں پیر محمد خان صاحب منسٹر صاحب کے جواب سے مطمئن ہو گئے ہیں تو He is not pressing the motion. Not pressed۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر، انکے جواب سے تو کافی مطمئن ہوں اور دوسرے بھائی جو بات کی ہے۔۔۔

Mr. Speaker: Next.

وزیر قانون وصنعت: اگر کسی معزز رکن کی دل شکنی ہوئی ہو تو، ہم ٹریژری بینچز اس سے معذرت کرتے ہیں۔

جناب پیر محمد خان: دوسرے منسٹر صاحب کے بارے میں صرف اتنا عرض کردونگا۔۔۔۔

جناب سپیکر: بات ختم ہوگئی ہے۔

جناب پیر محمد خان: جب یہ ایبٹ آباد میں گئے تھے تو لوکل گورنمنٹ کے۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس بات ختم ہوگئی ہے، میرے خیال میں گستاسپ خان نے بات ختم کردی ہے۔ Sardar Inaytullah Khan Gandapur, MPA, Mr. Mazhar Jamil Khan Alizai, MPA, Syed Mureed Khazim Shah, MPA, Mr. Tahir Bin Yamin, MPA, and Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move their joint adjournment motion No. 126. Sardar Inayatullah Khan Gandpur, MPA, please. (Absent). Mr. Mazhar Jamil Khan Alizai, MPA, please. (Absent). Syed Mureed Khazim Shah, MPA, please.

سید مرید کاظم شاہ: شکریہ سپیکر صاحب، گومل میڈیکل کالج جو کہ 1998 میں شروع کیا گیا کو چار سال گزرنے کے باوجود ابھی تک پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل اسلام آباد نے تسلیم نہیں کیا، بنیادی وجہ

یہاں پر تدریسی عملے اور تدریسی ہسپتال کی سہولیات کا یہاں پر فقدان ہے، یہاں کے طلباء پڑھائی کے آخری سال میں پہنچ گئے اور جلد ہی تعلیم سے فارغ ہو کر غیر یقینی مستقبل میں داخل ہونگے، لہذا اس پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Mr. Tahir Bin Yamin, MPA. (Absent). Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, please.

جناب اسرار اللہ خان: شکریہ جناب سپیکر، بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ گومل میڈیکل کالج جو کہ 1998 میں شروع کیا گیا کو چار سال گزرنے کے باوجود ابھی تک پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل اسلام آباد نے تسلیم نہیں کیا، بنیادی وجہ یہاں پر تدریسی عملے اور تدریسی ہسپتال کی سہولیات کا یہاں پر فقدان ہے، یہاں کے طلباء پڑھائی کے آخری سال میں پہنچ گئے اور جلد ہی تعلیم سے فارغ ہو کر غیر یقینی مستقبل میں داخل ہونگے، یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ مذکورہ کالج میں تدریسی عملے اور تدریسی ہسپتال کی کمی کا فی الفور ازالہ کیا جائے، تاکہ کالج اور طلباء کا مستقبل محفوظ بنایا جا سکے۔

Mr. Speaker: Mrs. Salma Baber, MPA, and Mrs. Nasreen khattak, MPA, may also move their joint adjournment motion No. 127, on the same subject. Mrs. Nasreen Khattak.

محترمہ نسرین خٹک: شکریہ۔Thank you very much Hon'ble Speaker یہ تحریک التواء۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ اختر: پوائنٹ آف آرڈر سر، پوائنٹ آف آرڈر سر، سر! ہم تمام وقت ان معزز ارکان کی باتیں سنتے ہیں، لیکن جب بھی کوئی فیمیل بہن کھڑی ہو جاتی ہے تو یوں لگتا ہے کہ ہمارے بھائیوں کو باتیں کرنے کا موقعہ مل گیا، ان کو وقفہ مل گیا ہے، ہر روز اسی طرح ہوتا ہے (تالیاں) اگر انکو بھی سنا جائے تو خیر ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں صبح ہم نے بسم اللہ ان کی ہے، مسز نسرین خٹک صاحبہ۔

محترمہ نسرین خٹک: آنریبل سپیکر سر، جناب یہ مائیک خراب ہے۔

جناب سپیکر: پتہ نہیں ہیلتھ منسٹر نے سازش کی ہے۔

محترمہ نسرین خٹک: آنریبل سپیکر سر، یہ سپیکر خراب ہے، If you don't mind, I change my seat یہ تحریک التواء۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپیکر خراب نہیں، ساؤنڈ سسٹم خراب ہے۔ (قہقہہ)

محترمہ نسرین خٹک: شکریہ، Any way jee یہ تحریک التواء نمبر 127 ہے، سلمیٰ بابر صاحبہ آج چونکہ On leave ہیں، چونکہ یہ جوائنٹ تحریک ہے تو میں اس کو پڑھ لیتی ہوں، یہ گومل میڈیکل کالج چونکہ 1998 میں شروع کیا گیا تھا، اس کے بارے میں چار سال گزرنے کے باوجود ابھی تک پی ایم ڈی سی (پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل) اسلام آباد نے اس کو Recognise نہیں کیا ہے، بنیادی وجہ جو ہے وہ یہاں پر تدریسی عملے کی تقریباً میں یہی کہونگی کہ عدم موجودگی ہے اور وہاں پر سہولیات ہیں، کالج کے حوالے سے اور Equipments کے حوالے سے اور سب سے زیادہ ہاسپٹل کی کنسٹرکشن کے حوالے سے بنیادی وجوہات ہی ہیں، یہاں پر اب جو سٹوڈنٹس ہیں، وہ آخری سال کا امتحان دینے والے ہیں، فائنل ایئر ایم بی بی ایس کا اور جلد ہی پی ایم ڈی سی کی ٹیم کا وزٹ بھی آنے والا ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی سفارش کرتی ہے کہ مذکورہ کالج میں ٹیچنگ سٹاف اور ہاسپٹل کی سہولیات کو فی الفور پورا کیا جائے تاکہ کالج اور طلباء کو اس کرائسس سے نکالا جاسکے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں صبح صبح اس پر بات ہوگئی ہے۔

محترمہ نسرین خٹک: نہیں جی، بات کچھ مختلف تھی، وہ کمیٹی کے حوالے سے تھی، یہ کچھ توجہ طلب ہے تو اگر آپ کی اجازت ہو تو اس پر میں کچھ منٹ تفصیلی بحث کی اجازت چاہتی ہوں۔

سید مرید کاظم شاہ: سپیکر سر۔

جناب سپیکر: مرید کاظم شاہ۔

سید مرید کاظم شاہ: سر، پہلے بھی اس بات ہوچکی ہے، لیکن یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور یہ بچوں کی زندگی کا سوال ہے، جو ابھی فائنل ایئر میں پڑھ رہے ہیں، منسٹر صاحب نے کچھ دن پہلے بھی کہا تھا، جب وفد آیا تھا اور باہر احتجاج ہو رہا تھا تو انہوں نے یہ وعدہ کیا، لیکن دو مہینے کے بعد پھر یہ پی ایم ڈی سی والی آرہے ہیں اور ابھی تک ان کا جو کام ہے، وہ صرف وعدوں پر چل رہا ہی، باتیں ہو رہی ہیں، عملی قدم کوئی نہیں اٹھایا گیا، ہم منسٹر

صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر اس کو Priority پر لے لیں، دومنٹ چاہیئے، فلور آف دی ہاؤس یہ ہمیں بتائیں گے کہ ان دو مہینوں میں یہ انکے جتنے اعتراضات ہیں، انکو یہ دور کرینگے، وہاں پر پروفیسروں اور تدریسی نظام ٹھیک ہو جائے گا؟ اس کے علاوہ جو ہاسپٹل کی پوزیشن ہی، اس میں جو سامان پہنچانا ہے، وہ پہنچ جائے گا یا اسی طرح یہ لٹکا رہے گا؟ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور دوسرا یہ کہ اگر یہ نہیں ہوتا، خدانخواستہ تو کیا ان بچوں کو پشاور میڈیکل کالج یا ایوب میڈیکل کالج میں امتحان دینے کی یہ اجازت دیں گے یا نہیں دیں گے؟ کیونکہ اگر یہ بچے پاس ہو کر باہر گئے تو ان کی جو ڈگری ہو گی اس کو کوئی بھی تسلیم نہیں کرے گا اور یہ ہمارے لئے مذاق اور بہت بڑا ظلم ہو گا۔

جناب سپیکر: مسز نسرین خٹک صاحبہ۔

محترمہ نسرین خٹک: شکریہ، میں مرید کاظم صاحب کی ہر بات کی تائید کرتے ہوئے، صرف اس میں یہ Add کرنا چاہتی ہوں کہ آج جو Situation ہے وہ ایک Crises situation ہے اور اس میں تین بنیادی باتیں ہیں، سب سے پہلی بات یہ ہے کہ پی ایم ڈی سی کی ٹیم جو ہے وہ ٹیچنگ سٹاف کے بارے میں کسی قسم کی رعایت برتنے کے لئے تیار نہیں ہے، اب ہوا یہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن میں ٹیچنگ سٹاف کی پوسٹیں ایڈورٹائز ہوئی ہیں، وہ ایک لمبا پروسیجر ہے، پہلے یہ Precedence ہیں کہ جب کالج Establish ہوتا تھا تو پرنسپل کو یہ اختیار دیا جاتا تھا کہ وہ ہائیر کر سکے، What ever is available in the open market، لہذا یہاں پر بھی اس قسم کے اقدامات کرنے چاہیئں جو کہ پہلے میڈیکل کالجز کو دیئے گئے ہیں، ڈیرہ اسماعیل خان ایسی جگہ ہے، جہاں پر کوئی فی الفور اپنی خواہش کی وجہ سے تو جانے سے رہا، ان کو مراعات دی جائیں اور پھر اگر آپ دیکھیں کہ ہاسپٹل کی حالت جوں کی توں ہے، حکومت نے اپنا کام کر لیا ہے، تنقید برائے تنقید کی کوئی ضرورت نہیں، حکومت فنڈز وہاں پر بھیج رہی ہے، لیکن وہاں پر کنسٹرکشن کی یہ حالت ہے کہ کچھوے کی رفتار بھی شاید زیادہ تیز ہو گی اور کنسٹرکشن کی رفتار وہاں پر نہیں، پی ایم ڈی سی کی ٹیم یہ Mandatory ہے، یہ لازم ہے کہ ان کو دو مہینے امتحان سے پہلے Invite کرنا پڑ رہا ہے، اب بات یہ ہے کہ بچے جو وہاں پر ہیں اور یہ سیدو میڈیکل کالج اور گومل میڈیکل کالج دونوں کی یکساں زبان ہے، کہ بچے بیچارے فائنل ائیر کے پڑھیں یا وہ تشویش میں ہیں کہ جب ہم ایگزامز دے دیں گے تو ایک Piece of paper will come in our hands and most most importantly they will

not be able to take the specialization in sense, ECF and chief Flabوغیرہ ان کو دینے کی جازت مل جائے گی اور آخر میں ٹیچنگ سٹاف کے بارے میں یہ ہے، دونوں کالجز کی میں بات کر رہی ہوں کہ انکی Teaching experience recognize نہیں ہو گی اور یہ لاء اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ آپ ہائر کر سکتے اوپن مارکیٹ سے اور ایکٹنگ چارج پر ان کو وہاں پر تعینات کر سکتے ہیں، ہمارے پاس صرف دو مہینے رہ گئے ہیں، یہ بچوں کے مستقبل کی بات ہے، یہ انکے کرب کی بات ہے، یہ انکی اذیت کی بات ہے اور ان کے ماں باپ سے میں ملی ہوں، انہوں نے زمینیں اپنی بیچی ہیں ان بچوں کو میڈیکل کالج میں لانے کے لئے، ہمارا ضمیر ہمیں ملامت کرتا ہے (تالیاں) اور اس کرائسس کو فی الفور پورا کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈا پور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر، جو باتیں تھیں، جو پرابلمز تھیں، وہ ان دو ممبران نے آپ کے سامنے رکھ دیں، میں اس میں یہ کہنا چاہونگا کہ جو کمیٹی یہ تشکیل دینا چاہتے ہیں، مہربانی کرکے اسے جلد تشکیل دیں، اس کے ساتھ ایم پی ایز یقیناً ڈی آئی خان کے بھی ہونگے اور اس میں یہ بھی کہنا چاہونگا کہ اس کے لئے ٹائم لمٹ ہونی چاہیئے دو مہینے کی، جیسے انہوں نے کہا کہ پی ایم ڈی سی کی ٹیم پھر اگست میں آرہی ہے تو اگست سے پہلے یہ کمیٹی اس چیز پر Bound ہو کہ کسی نتیجے پر پہنچے تاکہ جو طلباء فائنل ائیر تک پہنچے ہوئے ہیں، ان کا مستقبل بچایا جا سکے، شکریہ۔

Mr. Speaker: Hon'ble Minister for Health, Inayatullah Khan Sahib.

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ واقعی یہ Crisis situation ہے گومل میڈیکل کالج اور سیدو میڈیکل کالج کی اور مجھے ان سے پورا پورا اتفاق ہے، لیکن جس طرح میں نے پہلے بھی اس فلور آف دی ہاؤس پر عرض کیا تھا کہ یہ مسئلہ ہمیں ورثے میں ملا ہے، میں نے ذمہ داری سنبھالنے کے بعد پوری کوشش کی ہے کہ میں اس میں پی ایم ڈی سی کی جتنی Requirements ہیں، ان کو پورا کر سکوں، Professorial staff کا جہاں تک تعلق ہے اس کا بھی ایک انٹرویو ہوا تھا، اس کا ہم نے آرڈر بھی نکالا تھا، لیکن بدقسمتی سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے جائن نہیں کیا تھا، کیونکہ گومل میڈیکل کالج اور سیدو میڈیکل کالج میں کوئی Attraction نہیں ہے اس لئے وہ جائن نہیں کر رہے ہیں، بہرحال

اس کا ہم نے حل نکالنا ہے جو کچھ بھی ہو خواہ وہ ہمیں ورثے میں ملا ہو یا جو کچھ بھی ہو اس سلسلے میں سیدو میڈیکل کالج کے طلباء Hunger strike پر ہیں اس کے لئے ہم نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے کہ Emergency basis پر فوری طور پر اس کا حل نکالیں اور کمیٹی میں جس طرح صبح تجویز آئی کہ گومل میڈیکل کالج کے لئے الگ کمیٹی تشکیل دینی چاہیئے تو گومل میڈیکل کالج کے لئے ہم اسی پیٹرن پر ایک کمیٹی تشکیل دے رہے ہیں اور وہ بھی اس کے لئے ٹائم فریم دینگے، اس کے باقاعدہ Theories لکھیں گے اور جلدی جلدی وہ اپنا کام مکمل کریں گے، مجھے ان سے پورا پورا اتفاق ہے جہاں تک Professorial staff کا تعلق ہے تو اس میں مجھے محترمہ نسرین خٹک صاحبہ سے پورا پورا اتفاق ہے، میں نے پہلے بھی ان سے کہا تھا کہ ہم پرنسپل کو یہ اختیار دینے کے لئے تیار ہیں، لیکن اس کے لئے ہم سمری مؤو کریں گے چیف منسٹر کو اور ان سے اسکی اجازت لینگے تاکہ وہ فوری اور ہنگامی طور پر اس کے لئے ریکروٹمنٹ کریں۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: With the assurance of the Minister.

میرے خیال میں تمام Movers جو ہیں، وہ مطمئن ہو چکے ہونگے، لہذا ایڈجرمنٹ موشن کو پریس نہیں کر رہے ہیں، The House is adjourned for tea break۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>جناب سپیکر:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Call Attention Notices. Mr. Ikramullah Shahid, Deputy Speaker, to please move his Call Attention Notice No. 186. (Absent). Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 224 عبدالاکبر خان صاحب یہ جھگڑا صاحب نے درخواست گزاری ہے کہ میری سیٹ کو تبدیل کیا جائے تو آیا آپ Agree کرینگے کہ اس کو ٹریژری بنچز کی طرف۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، Though it was an 'Adjournment Motion' but it has been converted into 'Call Attention Notice' جناب سپیکر، معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ ضلعی بجٹوں کا آڈٹ نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے، چونکہ یہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی ایک سنگین خلاف ورزی ہے اور عوام میں اس سے بے چینی پیدا ہوئی ہے اس لئے کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے، جناب سپیکر The Minister is not present میری یہ ریکویسٹ ہے، پھر کوئی اور جواب دیگا، کیونکہ میں اس پر تفصیل سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ تو پتہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: لاء اینڈ پارلیمانی افیئرز کا منسٹر جو ہوتا ہے، اس کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ جب کوئی بھی منسٹر نہ ہو تو وہ اسمبلی میں جوابات دیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: چونکہ منسٹر صاحب کی چیف منسٹر صاحب کے ساتھ میٹنگ ہے تو اس کو اگر کل تک آپ ملتوی کر لیں۔

Mr. Speaker: Pending till tomorrow.

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ، تھینک یو۔

قاضی محمد اسد خان: مسٹر سپیکر پوائنٹ آف آرڈر، میں گزارش کرنا چاہتا ہوں، مسٹر سپیکر، شکریہ۔ یہ 23 کو میرے ایک سوال کا یہاں پر لوکل گورنمنٹ کے منسٹر صاحب نے جواب دیا تھا اور کافی بحث بھی اس پر ہوئی تھی، میں نے کہا تھا کہ ہمارے ہر یپور میں ایک روڈ بن رہا ہے، جس کا مقدمہ عدالت میں لگا ہوا ہے اور انہوں نے کہا تھا کہ مقدمہ نہیں لگا ہوا، میں آج اس مقدمے کی کاپی لے آیا ہوں اور یہ مقدمہ اس نے دائر کیا تھا، Stay ملا تھا 19 مارچ کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کونسے منسٹر صاحب؟

قاضی محمد اسد خان: ملک ظفر اعظم صاحب نے بھی اس میں کہا تھا کہ بس بات کو کمیٹی میں نہ ڈالا جائے، لیکن سردار ادریس صاحب کا محکمہ ہے جی۔

جناب سپیکر: اچھا تو میرے خیال میں جب Minister concerned آجائے تو اس کو ڈسکس کر لیں گے۔

وزیر صحت: اس کو ڈسکس کرتے ہیں جی۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر، قاضی محمد اسد کا استحقاق مجروح ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: اس پر سوچا جا سکتا ہے، ہم ان کو سوچنے کا موقع دیتے ہیں، Pending. Next. Mr. Muhammad Arshad Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 268. Mr. Muhammad Arshad Khan, MPA, please.

جناب محمد ارشد خان: مہربانی جی، سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ چارسدہ خاص اور موضع چارسدہ کے سکولوں میں تقریباً پندرہ سو طلبا و طالبات کلاس پنجم تا دہم داخلے سے محروم رہ گئے ہیں، جس کی وجہ سے بچوں کے والدین سخت پریشانی میں مبتلا ہیں اور تاحال محکمہ تعلیم نے داخلے سے محروم رہنے والے بچوں کا کوئی بندوبست نہیں کیا ہے، اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کے حل کے لئے بندوبست کیا جائے، دا جی په دې باندې مخکښې څه لږ ډيرے خبرې مونږ کړے وے او منسټر صاحب هم په دیکښې حصه اغستے وه، ما ورته وئیلی وو چې دا د چارسدے د مډل سکول او د هائی سکول تر مینځه یو هاسټل دے، په هغه هاسټل کښې دے فوری داخله ماشومانو ته ورکړے شی، په دیکښې تقریباً د زرو نه زیاتے جینکئ د پنځم جماعت نه واخلئ تر لسم جماعت پورے، نور هلکان هم پکښې شته خو تقریباً د زرو نه زیاتے جینکئ دی او هغه چونکه امتحانونه شوې دی او دا د داخلو وخت دے نو په دیکښې تقریباً د زرو نه زیاتے جینکئ چې دی نو دا بے داخلے پاتے شوې دی، یو سکول ئے بل سکول ته لیږی چې زمونږ سره ځائے نشته دے او بل ئے بل ته لیږی، نو د مډل سکول او د هائی سکول تر مینځه یو هاسټل وو چې هغه د ډیرے مودے راسے خالی پروت وو، په هغې کښې څوک هم نه وو، ما ایجوکیشن ډیپارټمنټ والا، ای ډی او هم رااوغوښتو او هغوې ته مے اووے چې که دا هاسټل تاسو پکار راولئ او په دیکښې دا نوے کسان چې کوم نوے کلاسونو ته مخکښې کیږی دوئ له په دیکښې داخله ورکړئ نو هغوې وئیل چې د دې بلډنګ ډیر خراب دے، ما ورته اووئیل چې زه به د رته چرته چنده اوکړم، د خلقو

نه به چرته چنده واخلو خو دا بلډنګ به تاسو ته څه لږ ډیر کم کړو، وزیر صاحب هم د هغې دغه اوکړو چې د هغې د پاره زما ډیر پروګرامونه دی، د هغه پروګرامونو وضاحت ئے هم تر اوسه پورے نه دے کړے او ډیرو لږو کسانو ته پکښې داخله ملاؤ شوې ده او نورو کسانو ته اوس هم وائی چې لس لس کلومیټره او دوه لس کلومیټره لرے جینکئ لیږی، هغه سکولونو ته چې په هغې کښې هغوې پخپله وائی دلته مونږ سره ځائے نشته دے چې مونږ دا جینکئ ځائے کړو، اوکه ځائے وی هم نو بیا راسره د هغې سټاف هم نشته دے چې هغوې ته سبق اوښائی حالانکه ډیر کسان سټاف، څلوریش، پنځویش کسان په سرپلس کښې پراته دی، که د هغوې نه کار واغستے شی نو هم دا مسئله فوری حل کیدے شی، بل زمونږه دا سکولونه، زر جینکئ په دغه هاسټل کښې هم نشی ځائے کیدے نو په دې چهټیانو کښې، د جون جولائی په د چهټیانو کښې که د هغوې د پاره څه فوری بندوبست اوشی او مزید سکولونه په چارسده کښې د جینکو، خصوصاً د جینکو جوړ شی نو ډیره مهربانی به وی، دغه منسټرصاحب پکښې څه لږ ډیر کار کړے دے که دوئ راته وضاحت اوکړی۔

جناب سپیکر: مولانافضل علی صاحب،منسټر فار ایجوکیشن۔

مولانافضل علی(وزیر تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکرصاحب، زه د ارشد خان صاحب ډیر شکر ګزار یم، دوئ یو ډیر اهم مسئلے طرف ته توجه زمونږ د ټولو راوستے ده، دا سینټینیل ماډل سکولونه وو، په هغې کښې انګلش میډیم شروع وو او اردو پکښې نه وه خو هغوې داخلے نه ورکوی، مونږه د دوئ د دې توجه نه بعد او د دوئ د هغه میټنګ نه بعد تحریری طور پرنسپلانو ته باقاعده حکم نامه جاری کړې ده چې تاسو څومره هم میل او فیمیل هلکان او جینکئ راځی نو ټولو ته باقاعده داخلے ورکړئ، دوئ دا خبره اوس په فلور باندې اوکړه چې په هغې کښې څه داخلے ملاؤ شوې دی او لا ډیرے پاتے دی، نو زه به باقاعده رپورټ راوړم، چې څومره ماشومان پاتی دی او د هغوې د پاره چې څه هم ممکن حل کیدے شی، ان شاء اللّٰہ هغه به مونږه کوؤ او دا صرف دے ځائے کښې دا مسئله نه وه، دا په ټوله صوبه کښې وه، نو ټولو ته مونږه باقاعده دا اطلاع ورکړې ده۔

Mr. Speaker: Next. Qazi Muhammad Asad, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 285. Qazi Muhammad Asad Khan.

قاضی محمد اسد خان: جناب سپیکر، میں آپکی وساطت سے اس ایوان کی توجہ ایک فوری اور اہم نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ سابقہ دور حکومت میں یہ اعلان ہوا تھا کہ ہری پور میں پراپرٹی ٹیکس کیٹگری سی اور ڈی کے مطابق وصول کیا جائے گا، لیکن اس کے برعکس متعلقہ ملازمین لوگوں تو ٹیکس وصولی کے لئے کیٹگری بی اور سی کے مطابق نوٹس جاری کر رہے ہیں، اس لئے اس مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، جناب سپیکر یہ بی اور سی اور سی اور ڈی میں جو ہماری گزارش ہے وہ یہ ہے کہ اگر آپ کیٹگری بی جب لاگو کرتے ہیں تو ہری پور کا مین بازار مثال کے طور پر اب لے لیں، وہاں پر جو انہوں نے جو ابھی نوٹیفیکیشن جاری کیا ہوا ہے، اس کے مطابق بی ہے تو وہاں پر آپ بی جب لاگو کرتے ہیں تو چار روپے پچاس پیسے فی سکوئر فٹ اس کا ریٹ لگتا ہے، جب کہ پرانا ریٹ جو رینٹل اسی علاقے کا تھا وہ دو روپے تیس پیسے تھا، یعنی آپ نے سو فیصد سے بھی زیادہ، اس کی کیٹگری جب آپ نے بنائی تو اس کا ریٹ آپ نے ڈبل کر دیا اور کبھی بھی میرے خیال میں جب بھی کسی ٹیکس میں Enhancement کی جاتی ہے، اس کو زیادہ کیا جاتا ہے، تو اس کو سو پرسنٹ ڈبل نہیں کیا جاتا یا اس کی ویلیو اتنی نہیں بڑھائی جاتی، جب اس بی کی جگہ آپ اس کو سی لاتے ہیں تو تقریباً دو روپے تیس پیسے سے بڑھا کر وہ دو روپے پچاس یا دو روپے ساٹھ پیسے کے ساتھ بن جاتا ہے تو گزارش یہ ہے کہ پرانے پچھلے جو آپ کے منسٹر صاحب تھے، Enhancement انہوں نے بھی، امین اللہ گنڈاپور صاحب نے بھی کہا تھا کہ جی میں ڈائریکٹیو ایشو کرونگا، اس ضمن میں کہ ہری پور میں سی اور ڈی کے حوالے سے ٹیکسز لئے جائیں نہ کہ بی اور سی کے حوالے سے اور میں اپنے آنریبل منسٹر سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ چونکہ چیف منسٹر صاحب نے بھی دو دفعہ ہری پور کا دورہ کیا اور ابھی جو یہ تین چار روز پہلے ہری پور آئے تھے تو ہری پور کے Delegation نے، وہ پریس کا Delegation تھا، ٹریڈرز کا تھا، سیاستدانوں کا تھا یا کوئی بھی تھا، سب نے ریکویسٹ کی تھی کہ وہاں پر ان کیٹگریز کو ٹھیک کیا جائے اور اگر اسے ٹھیک نہیں کیا جا سکتا تو برائے مہربانی اس کو Disband کر کے پرانا رینٹل ریونیو کا سسٹم دوبارہ نافذ کیا جائے، شکریہ۔

Mr. Speaker: Minister concerned please, Fazal Rabbani Sahib.

جناب فضل ربانی (وزیر ایکسائز و ٹیکسیشن): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ First of all تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن نے جو توجہ دلائی، Financial matters جس میں Involve ہوں تو گورنمنٹ کے پاس جیسے آگے Constitution کے آرٹیکل 115 کے سب کلاز (اے) میں یہ کلیئر لکھا ہے کہ "The imposition, abolition, remission, alteration or regulation of any tax". تو اس کے تحت جو بھی Financial matters involve ہوں اور اسی طرح اسمبلی کے رولز آف بزنس میں بھی یہ لکھا گیا ہے، "منی بل" ہے اور جو بھی منی بل آتا ہے تو اس میں Financial matter آتا ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: It is not 'Legislation' it's just to draw your kind attention.

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: زما منسٹر صاحب ته دا ریکویسټ دے چې هغه قرارداد دې نو چې په هغې کښې فنانشل میټر وی نو هغه سړے وائی چې دا قرارداد منظور نه شو چې زمونږ د پاره پرابلم نه جوړیږی، دا خو ډسکشن دے، Attention جوړیږی، تاسو مهربانی اوکړئ چې پرابلم هم شته نو هغه حل کړئ، که هغه لیګل وی یا دا چې کوم 115 آرټیکل نو دا سے هیڅ خبره نشته چې په دیکښې پابندی وی۔

Mr. Speaker: Just to draw your kind attention towards the issue.

وزیر محاصل و آبکاری: معمولی غوندې خبره که اوشوه نو دا دومره بده خبره نه ده، دا ټول پوهه ملګری دی او خیر دے لږه غوندے خبره پرے پکار ده، تر څو پورے چې د هریپور تعلق دے نو دغسې نورے ضلعے هم شته دے چې په هغې کښې دا مسائل شته دے، مونږ دا اے، بی، سی، ډی چې کوم کیټیګریز دی هلته هغې کښې د هغې مطابق سهولیات هغه خلقو ته رسیږی او د هغې سره، چونکه هلته هریپور کښې بی او سی کښې چلیږی نو په دې وجه که مونږ دغسې دا صوبه چلول غواړو او دغسې مونږه په هره ضلع کښې خپل چې کوم زمونږه وسائل دی هغه غورځیږی، او ولس لکه روپۍ صرف د هریپور په دغه بی ختم کولو باندې،

دا زمونږه صوبے ته نقصان کیږی، په دې وجه مونږه دا خبره کوؤ که ټولو اضلاع والا دا سے شروع کړی، یوه ضلع مونږ Specify کړو، دا ضلع شوه، بیا د هغې نه نورے کمزورے ضلعے شته، د ټولو ملګرو دا حق دے نو که زمونږه د صوبے وسائل کم شی، تا سو ته پته ده چې کوم خلق صوبے ته، مونږه د هغوې نه وسائل غواړو یا هغوې ته مونږه خبره کوؤ، نو هغه په ډیکښې بیا Involve کیږی او صوبے ته ډیر لوئے نقصان کیږی، په دې وجه باندې مونږه ان شاء الله دا خبره به په خپلو کښې په ناسته حل کړو، بهرحال د صوبے وسائل زمونږ او ستاسو مشترکه وسائل دی، که صوبه چلول غواړو نو مونږه به په وسائلو باندې ډائریکټ ګزار نه کوؤ۔

<u>قاضی محمد اسد خان:</u> جناب سپیکر، منسٹر صاحب کی بات تو سمجھ میں آگئی ہے، لیکن میری گزارش یہ ہے کہ جب بھی آپ ٹیکس کو Enhance کرتے ہیں، جب اس کی رقم بڑھائی جاتی ہے تو اس کا ریٹ سو فیصد ایک یا دو سال میں بڑھانا چاہیئے، اس لئے اگر میرے خیال، وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم بیٹھ کر اس کو حل کرتے ہیں تو امید ہے کہ میرے بھائی، چھوٹے بھائی اسمیں امداد کریں گے، مہربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان شاءاللہ، ان شاءاللہ۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان:</u> شکریہ جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہونگا، یہ تو علمائے دین کی حکومت ہے، آپ نے بھی تو پڑھا ہوگا، میں نے بھی پڑھا ہے، حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور میں ایک واقعہ ہوا تھا کہ ذمی جو تھے، ان سے ٹیکس لیا جاتا تھا اور اس کے بعد ان کے جو گورنر تھے، انہوں نے ایک لیٹر بھیجا کہ اتنے زیادہ مسلمان ہو رہے ہیں، جس کی وجہ سے ہماری جو Tax collection ہے، ریونیوز جو ہیں وہ بہت تھوڑے ہو رہے ہیں تو آپ مہربانی کرکے کوئی قانون بتائیں، انہوں نے جواب میں یہ لکھا کہ God send Muhammad as Messenger not as a tax collector تو میں یہ پوچھنا چاہونگا کہ یہ حکومت جو ہے آیا شرعی نظام کے تحت اس پر توجہ دے گی کہ جہاں لوگوں کو ریلیف ہو یا کہ وہ بھی Tax collection کی طرف زیادہ توجہ دے گی؟

<u>جناب سپیکر:</u> فضل ربانی صاحب۔

وزیر محاصل وآبکاری: دا خو د سردار صاحب مونږه شکریه ادا کوؤ چې هغه دا توجه را اوګرځوله، ټیکس په هر وخت کښې د دې د پاره چې خلق Facilitate شی، هغوې ته سهولت ملاؤ شی که خلق روډز استعمالوی، اوبو استعمالوی، د هیلتهFacilities استعمالوی، هغوې به ټیکس ورکوی او د هغې د پاره د آسمان نه دا سے پیسے نه شی راغورځیدے چې د فاروق اعظم د وخت حوالے ورکولے کیږی، فاروق اعظم په دور کښې خو اسلام انتهائی په ترقئ وو، د مسلمان د نوم نه به خلق ویریدل، فاروق اعظم چې به روان وو، شیطان به ورته لار پریښوده، مونږه اوس د څوارلسمے صدئ هغه مسلمانان یو (تالیاں) چې مونږه به په وخت کښې Adjustment کوؤ، Adopt yourself according to the changing circumstances.

Mr. Speaker: Next.

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر، زه به صرف دا معلومات کول غواړم----

جناب سپیکر: دِ سکشن پرے نه کیږی کنه، اوشو۔

جناب اسرار اللہ خان: دِ سکشن نه دے، ستاسو په نوټس کښې ده چې دا ووټ خو دوئ ته په دې شی ملاؤ شوې وو چې مونږه به د خلفائے راشدین د وخت حکومت قائموو، نو دا په فلور آف دی هاؤس (مداخلت) چې دا Applicable نه دے۔

جناب سپیکر: چې هغه Topicراشی نو ان شاء الله کوؤ به، ان شاء الله کوؤ به، Next. Mr. Farid Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 305 (Absent, lapsed) عبدالاکبرخان څه وائی چې Keep pending۔

غیر سرکاری مسودہ قانون کو پیش کرنے کے لئے اجازت کا طلب کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move for leave of the House to introduce the North West Frontier Province Removal from Service (Special powers) Repeal Bill, 2003. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker, I beg to move that leave may be granted to introduce the North West Frontier Province Removal from Service, (Special powers) Repeal Bill, 2003.
Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the hon'ble MPA, to introduce the Bill? Those who are infavour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted to the hon'ble member to introduce the Bill.
Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker, I beg to move……

(Applause)

Mr. Speaker: Let me to……
Minister for Law: There is something wrong. Nobody say 'Yes'.
Bashir Ahmad Bilour: Rulling has already been given that House has adopted and you have given the permission.
Mr. Speaker: Let me to clarify please. There is a lacuna; there is short coming in it.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آپ کیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں Legality یہ جانا چاہیئے، Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it.

جناب عبدالاکبر خان: میں I challenge sir میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جناب سپیکر آپ نے کیسے یہ اندازہ لگالیا کہ 'Noes' have it نہیں، نہیں، آپ نے یہ کیسے اندازہ لگالیا؟

وزیر قانون: سر، یہ چیئر کو چیلنج کر رہے ہیں۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Bifore challenging it, those who are in favour of 'Yes' or those in favour of 'No' to count them. I want to draw your attention, "if a motion for leave to introduce a Bill under Rule 77 is opposed, the Speaker after permitting, if he thinks fit, a brief explanatory statement from the members who moves and from the member who oppose, the motion, may put the question without further debate".
Mr. Speaker: What rule?
Mr. Abdul Akbar Khan: This rule 80.

Mr. Speaker: Rule 80. Motion for leave to introduce Bill. If a motion…….
Mr. Abdul Akbar Khan: "If a motion for leave".
to introduce a bill under Rule (جس طرح میں نے ابھی Under 77 move کیا تھا)
The Speaker after permitting, if 77opposed، جس طرح انہوں نے Oppose کیا، he thinks fit, a brief explanatory statement from the member who moves and from the member who opposes the motion, may put to the question without further debate اس کے بعد پھر Counting ہو گی، انہوں نے Oppose کیا۔
Mr. Speaker: You are allowed to give a brief.
Mr. Abdul Akbar Khan: OK. Sir. Thanks you. Mr. Speaker, and then he will oppose, why he is opposing?
جناب سپیکر، میں یہ جو بل یہاں پر لایا ہوں، میرے خیال میں بہت معصوم سا بل ہے اور اس کا تعلق اس صوبے کے ان لاکھوں جو گورنمنٹ کے ملازمین ہیں کے ساتھ ہے، ان کے لئے جناب سپیکر، 1973 کا سول سرونٹس ایکٹ موجود ہے اور ان کے لئے Efficiency and disciplinary Rules بھی موجود ہیں، انکے 1973 کے رولز موجود ہیں، اس کے باوجود بھی ایک شخص نے مارشل لاء کے دوران ایک آرڈیننس نکالا کہ وہ کسی طرح بھی، جس طرح بھی، جس وقت بھی چاہے، جب بھی چاہے، کسی بھی سرکاری ملازم کو اپنی نوکری سے نکال سکتا ہے اور اس کی نوکری ختم کر سکتا ہے، جناب سپیکر! آپ اس بل کو ذرا سا تھوڑا سا دیکھیں، ڈیٹیل میں میں نہیں جاؤنگا، میں بریف دے رہا ہوں، ایک طرف تو یہ موجودہ حکومت کنٹریکٹ ملازمین کے پیچھے لگی ہے کہ سارے جو لوگ آئندہ ہونگے ان کی کنٹریکٹ پر لینگے، یہ تو ان کا ایک ہے، اب جناب سپیکر اس کو دیکھیں، میں آپ کی تھوڑی سی توجہ چاہتا ہوں، Person and Government service including every person who is a member of a civil service of the province or who holds a civil post in connection with the affairs of the province, but does not include a person who is on deputation to the province, meaning by DMG. Who is on deputation to the province from the federation of any other province or any other authority? 2. A person who is employed on contract. جناب سپیکر ان کا یہ آرڈیننس جو لوگ کنٹریکٹ پر ایمپلائی ہونگے یا ہو رہے ہیں یا آئندہ

ہونگے، ان پر یہ اپلائی نہیں کرتا تو باقیوں کے لئے تو سول سرونٹس ایکٹ جناب سپیکر کافی بڑے غور وخوض کے بعد بنایا گیا تھا، یہ سول سرونٹس ایکٹ Already موجود ہے، اس کے تحت رولز موجود ہیں، میں حیران ہوں کہ حکومت ایک ایسے آمرانہ قانون کو کیوں ختم کرنے سے انکار کر رہی ہے؟ وہ حکومت جو عوام کی ووٹوں سی منتخب ہو کر آئی ہے، وہ حکومت جنہوں نے عوام کے ساتھ وعدے کئے تھے کہ وہ ان کو انصاف دلائیں گے، وہ حکومت جنہوں نے عوام کے ساتھ انصاف اور عدل کا وعدہ کیا تھا، کیا آج میں اس قانون کو، آرڈیننس کو Repeal کرنے کے لئے بل لا رہا ہوں اور وہی حکومت اس کو Oppose کر رہی ہے کہ ایک فرد واحد کو یہ، ان کو بھی اختیار ہے، صرف گورنر کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ کسی کو بھی کسی وقت ختم کر سکتا ہے، میں جناب سپیکر اس بریف سٹیٹمنٹ کے س اتھ حکومتی بنچوں سے یہ درخواست کرونگا کہ آپ میرے اس بل کو سپورٹ کریں، یہ ایک آمرانہ، ایک ظالمانہ نظام کی پیش رفت ہے، تھینک یو جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Malik Zafar Azam why you are opposing it?

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر، ان کے Oppose کرنے سے پہلے اگر ممبرز کو موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ تو رولز کے مطابق ہے۔

وزیر قانون: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب، قانون میں فوری، کافی اور موثر، یہ تین خوبیاں ہونی چاہیئے، یہ جو سروس رولز کے بارے میں عبدالاکبر خان بات کر رہے ہیں، ان رولز کی وجہ سے اتنی زیادہ بدعنوانی اور کرپشن سرکاری اہلکاروں میں پیدا ہوئی تھی، جو اس نہج پر پہنچ چکی تھی کہ حکومت وقت نے یہ محسوس کیا کہ اس کے لئے کچھ پروسیجر ایسا ہونا چاہیئے جو شارٹ ہو اور اس میں Lengthy procedure نہ ہو، جس طرح سے آپ دیکھ رہے ہیں جی کہ انکوائری سالوں سال سے پڑے رہتے تھے، یہاں تک یہ انکوائریاں ہوتے ہوتے اس بندے کو کبھی بھی سزا نہیں ہوتی، عدالتوں میں ایک انکوائری پر دوسری انکوائری ہوتی رہی، لیکن کوئی رزلٹ نہیں نکلتا تھا جی، اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ملزم اپنے کیفر کردار تک پہنچنے سے کسی نہ کسی طریقے سے بچ جاتا تھا، دوسری طرف اس ایکٹ کی یہ بھی خوبی ہے کہ ملزم اہلکار کو کہیں بھی اس کے حق دفاع سے محروم نہیں کیا گیا تھا، انکوائری رپورٹ دیگی، اگر وہ اس سے خوش نہیں ہے تو وہ اپنی ہایئر آفیسر کو درخواست کر سکتا ہے، اگر اس کے فیصلے سے بھی خوش نہیں ہے تو یہ سروس ٹریبونل میں جا سکتا ہے، اگر ٹریبونل میں بھی خوش نہیں ہے تو وہ سپریم کورٹ بھی جا سکتا ہے تو اس سے حق دفاع چھنا نہیں گیا ہے، لیکن

Initial stage میں جو وہ جس طرح ہمارے پاس یہ سروس رولز پڑا ہوا ہے جی، آپ اس میں دیکھیں جی، Section 6. Procedure to observe یہ Government servant Rules, 1973, by the enquiry officer and enquiry committee یہ پروسیجر بذات خود اتنا Lengthy ہے کہ شوکاز، Witnesses پھر Cross examination، یہ لمبا چوڑا مسئلہ کو حل کرنے کے لئے انہوں نے 30 days میں ایک سرکاری اہلکار کو مورد الزام ٹھہرانے کے لئے اور اس کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے 60 دفعہ نکالا ہے تو اس وجہ سے ہم اس کو معزز رکن سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ اس کو واپس لیا جائے، تھینک یو سر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرے خیال میں آنریبل منسٹر نے میرا کام آسان کر دیا، وہ کہہ رہے ہیں کہ سول سرونٹس رولز ہیں یا جو ایکٹ ہے، اس میں کچھ Flaws ہیں، جن کی وجہ سے ملزم بچ جاتا ہے، ٹائم زیادہ لگتا ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ اس میں Amendment لائیں، بے شک اس میں لائیں، اس کو شارٹ کریں، اس کو ختم کریں، اس کو شارٹ کریں، اپنی مزاج کے مطابق لائیں، لیکن جناب سپیکر۔۔۔۔

Minister for Law: According to…….

Mr. Abdul Akbar Khan: I request the Chair to please put my motion of leave, to the House that we should know.

وزیر قانون: اس میں ڈیبیٹ کی ضرورت نہیں ہے، میں نے یہ کہا کہ یہ جو آرڈیننس ہے، یہ اس پر پورا پورا اترتا ہے اور اس میں ہمیں Amendment کی کوئی ضرورت نہیں ہے، ہم چیئر سے یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ عبدالاکبر خان صاحب یہ جو بل لائے ہیں وہ اس کو واپس لے لیں۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنټ آف آرډر، ماته په دې د خبرو اجازت دے؟ سپيکر صاحب، آنريبل منسټر صاحب چې کومے خبرې اوکړے، تاسو دا آرډيننس لږ اوګورئ، ديکښې وائی چې Misconduct, mis-appropriation او کرپشن د ټولو د پاره قانون شته، چې کوم آفيسر مس کنډکټ کوی، د هغې هر يو شی د پاره رولز هم شته، قانون هم شته او ايکټ هم شته، ديکښې تاسو اوګورئ، دوئ ليکی چې "Whereas in view of prevailing circumstances it is expedient and necessary in the public interest and for the furtherance of good governance to provide for measures inter alia relating to dismissal, removal, etc, of a certain person from

Government Service or Corporation Service as hereinafter
"appearing" دا سے دہ چې یو کس تہ دا سے اختیارات ورکول چې ھغہ څنگہ د
خپل کور نوکر ھم نہ شی ویستے او دے ، چې آفیسر تہ د گورنر صاحب پہ خوښہ
باندې او بیا چې کومہ کمیټی بہ جوړیږی، دے آرډیننس کښې دا ھم دی چې
کومہ کمیټی بہ جوړیږی، ھغہ بہ انکوائری کوی، ھغہ بہ ھم د گورنر صاحب پہ
وینا باندې جوړیږی، یو کمیټی، زہ آرډر اوکړم او بیا پخپلہ کمیټی، ھغہ
انکوائری کمیټی بہ څہ انکوائری د ھغہ خلاف کوی، زہ دا وایم چې دا بالکل
دا سے دے چې د دس گنا مارشل لاء نہ زیات خطرناک دے او دا آفیشلز، دا د
چا ذاتی نوکران نہ دی، دے د پارہ، Good governance د پارہ دوئ سرہ قانون
شتہ خو څنگہ چې دوئ اووئیل چې دے قانون کښې Flaws دی نو ھغہ Flaws
دے Amendment د پارہ راوړی، مونږ بہ ھغہ Accept کړو، مونږہ ھم دا
غواړو چې صحیح ایډمنسټریشن وی، کرپټ آفیسر دے نہ وی، مس کنډکټ دے
نہ کوی، خو ھغې د پارہ دا طریقہ نہ دہ چې فرد واحد تہ دا اختیارات ملاؤ شی
چې ھغہ دے یو آفیسر چې د ھغہ شل کالہ سروس وی، د ھغہ لس کالہ سروس
وی، د ھغہ پنځلس کال سروس وی، ھغہ د غوږ نہ اونیسی چې تہ ما ډسمس
کړے ، تہ ما د نوکرئ اوویستے ، خو زما خیال دے ، دا یو میاشت نوټس خو دے
عام کارخانو کښې ھم خلق معمولی نوکر او کلرک تہ ورکوی او دے دا وائی چې
د غوږ نہ ئے بہ اونیسو او اوبہ ئے باسو او څوک تپوس والا بہ بہ وی، خدائے د
پارہ دے دے د زړہ نہ دا اووائی چې دا قانون ٹھیک دے ؟ پہ خدائے قسم دے
چې دے زړہ نہ ھم دا وائی چې دا قانون غلط دے (تالیاں) خو نہ پوھیږم
چې ولے دا سے غلط خبرو باندې دوئ سټینډ اخلی؟ پکار دا دہ چې د مارشل
لاء د وخت چې کوم یو آرډیننس شوې دی، ھغہ دے دوئ مہربانی اوکړی،
واپس دے واخلی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب، اس پر ڈیبیٹ کی ضرورت نہیں ہے، لیکن میں بشیر بلور صاحب کو یہ بتانا
چاہتا ہوں کہ اس کے Preamble یعنی دیباچے میں یہ صاف لکھا ہے، "In view of prevailing
circumstances" یہ موجودہ زمینی حقائق ہیں۔

جناب سپیکر: تو وہ یہ پوچھتے ہیں کہ کیا۔۔۔۔۔

وزیر قانون: حقائق ہیں۔

جناب سپیکر: وہ Prevailing circumstances

وزیر قانون: کہ ایک انکوائری کے سوا جو جتنی بھی یہاں پر ہوئی ہیں، ہمارے دور میں اور آپ کے دور میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Under the rule, there is no debate at this stage.

جناب سپیکر: یہ Introduction stage ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جی، جناب سپیکر! آپ Put کریں، میں نے Leave motion کو موو کیا ہے، میرا Leave motion آپ ہاؤس کو Put کریں، اگر ہاؤس میرے Leave application کو Reject کرتا ہے تو بے شک میں واپس لے لونگا، اگر ہاؤس میرے Leave motion کو Accept کرتا ہے تو Then you will allow me under the law، ہاؤس سے پوچھیں۔

Mr. Speaker: What were the prevailing circumstances at that time and what are presently the prevailing circumstances?

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I am insisting and pressing for leave.

جناب سپیکر: اچھا۔ The motion before the House is that leave may be granted to the hon'ble MPA, to introduce the Bill. Those who are infavour of it may say 'Yes'.

(Voices: Yes)

Mr. Speaker: Those who are infavour of it please stand near the seats.

Mr. Abdul Akbar Khan: Is it challenged? Is it challenged by the Government, then, there is no need of standing in their seats.

Mr. Speaker: Count them, Secretary should count them.

(Counting was carried)

Mr. Speaker: How much?

Secretary Assembly: 24 in favour.

جناب سپیکر: میرے خیال میں، میں آنریبل ممبر سے استدعا کرونگا کہ وہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نو سر، میری موشن Defeat ہو جائے گی، میں چاہتا بھی ہوں کہ پتہ لگے کہ ووٹ کس کے حق میں ہیں؟ کوئی فرق نہیں پڑتا، مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جناب بشیر احمد بلور: سبا له خو به دا پته او لگی چې۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: کل پھر آپ ایل ایف او کے خلاف نہیں بولیں گے (شور) آپ پھر Dictatorial Law کے حق میں ہیں، آپ پھر آمرانہ لاء کے حق میں ہیں، پھر کبھی ایل ایف او کے خلاف نہیں بولیں گے، پھر ان کو کوئی حق نہیں کہ جنرل مشرف کی وردی اتاریں۔

Mr. Speaker: Please, please.

جناب عبدالاکبر خان: آج وردی پہننے والے کے قانون کو Accept کر رہے ہیں۔

Mr. Speaker: Please, Abdul Akbar Khan please. Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Speaker: Please stand near their seats and the secretary assembly is requested to count them.

جناب مشتاق احمد غنی: جناب یہ سارے ایل ایف او کے خلاف لوگ تھے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب مشتاق احمد غنی: انور کمال خان پر جرگہ کریں کہ کسی ایک کا ساتھ دیں۔۔۔۔۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: The hon'ble Member has not the leave of the House.

Mr. Abdul Akbar Khan: What is the result sir?

Mr. Speaker: The result is 32. The hon'ble Member has not the leave of the House.

وزیر قانون: سر، میں ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب It means that کہ ایل ایف او جیت گیا، آج اسمبلی میں، اس مطلب یہ ہوا کہ ایل ایف او کو آپ نے Endorse کر دیا ہے۔

Minister for Law: I have,

نہیں سر، میں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Next item jee، قرار دادیں، قرارداد نمبر 11 مناب مشتاق احمد غنی صاحب، مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: مونږ احتجاجاً واک آؤټ کوؤ چې یو د مارشل لاء آرډیننس، د ایم ایم اے حکومت وو، دومره پوهه حکومت دا Accept کوی، We are sorry for that.

وزیر قانون: اس احتجاج کا بالکل کوئی جواز نہیں ہے سر، مارشل لاء کے خلاف ہم لڑ رہے ہیں، مشتاق احمد غنی صاحب نہیں لڑ رہے ہیں، ہم لڑ رہے ہیں، ایل ایف او کے خلاف ہم لڑ رہے ہیں، مشتاق احمد غنی صاحب نہیں لڑ رہے ہیں جی، ہم یہاں پر ہر اس چیز کی حمایت کرینگے جو بدعنوانی کو ختم کرے گا۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: ظفر اعظم۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم ایل ایف او کے خلاف ہیں، آپ یہاں ایل ایف او کے حق میں جاتے ہیں تو۔۔۔۔۔

وزیر قانون: ہم ایل ایف او کے خلاف ہیں، میں کہتا ہوں کہ جو آرڈیننس صحیح معنوں میں بنا ہوا ہے، جو بدعنوانی کا۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب، ہم تو پہلے سے ایل ایف او کے حق میں ہیں، ہم تو کہتے ہیں کہ وہ سپریم کورٹ کے آرڈر کے تحت ہے، لیکن یہاں جو کچھ ابھی ہوا یہ This is sir a dual policy۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب، میں مشتاق احمد غنی صاحب سے پوچھ رہا ہوں کہ اگر یہ ہمیں طعنہ کے لئے، یہ ہمیں اطلاع دینے کے لئے۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب This is a dual policy۔ سر، یہاں دیکھیں ایل ایف او کے اندر بھی یا کسی بھی قانون کے اندر کوئی غلطی ہے تو اس کو درست کر لینا چاہیئے، ہم نے تو اس کو درست کرنے کے لئے Move کیا ہے۔ (شور)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین نے ایوان سے واک آوٹ کیا)

مولوی عبدالرزاق: جناب سپیکرصاحب، زه د کیبل نیټ ورک بارے کښې څه خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: په څه باندې؟

مولوی عبدالرزاق: کیبل نیټ ورک باندې نو که ستاسو اجازت وی نو بیا به ئے زه۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل اوکړه۔

مولوی عبدالرزاق: صاحب دغه کیبل نټ ورک نه چې کوم فساد پهیلاؤ کیږی په بنوں کښې، دغه رنګے په تمام صوبه کښې فحاشی، عریانی، بداخلاقی نو په دې بنیاد باندې زه دا وئیل غواړم ستاسو په وساطت باندې چې دا هاؤس دا فیصله اوکړی چې د دغے مکمله پابندی اوشی نو ډیره بهتر به وی، دا حقیقت دے چې زمونږ په بنوں کښې علماء یو وارے په دې سلسله کښې باقاعده تحریک اوچلوؤ او د تمام بنوں نه ئے صفائی اوکړه خو باوجود د دې بیا چې کله د ایم ایم اے حکومت راغے، پهلا شان دا سے بیا بچهاؤ شو، نو حق دا دے چې د ایم ایم اے په حکومت کښې دا شئ مکمل ختم شی، مونږ نه مخکښې چې زمونږ د مخالفینو حکومت وو، علماء دا تحریک چلولے وو او په بنوں کښې ئے بالکل ختم کړے وو، اوس زه دا مطالبه کوم د دغے هاؤس نه چې دا مکمل صوبه کښې ختم شی نو ډیره به بهتر وی۔

قراردادیں

جناب سپیکر: قرارداد نمبر 14 جناب عبدالماجد خان۔

جناب عبدالماجد خان: جناب سپیکر صاحب، قرارداد نمبر 14۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع صوابی میں سوئی گیس کی پائپ لائن 1995 میں مکمل کی گئی ہے اور تاحال گیس کنکشنز فراہم نہیں کئے گئے ہیں، لہذا فوری طور پر گیس کنکشنز فراہم کئے جائیں۔ "جناب عالی، 1995 کښې دا کار مکمل شوې وو او تر اوسه پورے لا یو کنکشن هم نور نه دے ورکړے شوې۔۔۔۔

(تالیاں)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان میں واپس آگئے)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution moved by Mr. Abdul Majid Khan, MPA, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution moved by Mr. Abdul Majid Khan, MPA, is passed unanimously.

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے سارے ہاؤس کا اور خاص کر اپنے بھائیوں کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بات مان لی۔

جناب سپیکر: قرارداد نمبر 11 جناب مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل ایبٹ آباد کو شہر سے باہر منتقل کیا جائے اور جیل کی ستر کنال اراضی کو رفاہی کاموں کے لئے استعمال میں لایا جائے۔" جناب سپیکر، یہ جیل ایبٹ آباد کی یونین کونسل سنٹرل اربن کے ساتھ ملحق ہے، ملک پورہ یونین کونسل میں ہے اور یہ Densely populated area ہے، اس میں آج تک کئی ایسے واقعات ہو چکے ہیں، ابھی Recently ہی، کوئی دو تین مہینوں کی بات ہے، محلے کے بچے اس دیوار سے اندر چلے گئے، اس میں کوئی اٹھارہ سال کا ایک نوجوان تھا اور وہاں موقع پر موجود پولیس کی گولی لگنے سے، کہا یہ گیا کہ اتفاقاً گولی چلنے سے اسکی Death واقع گئی، یہ جگہ ایسی ہے، آپ کو پتہ ہے کہ اس جیل سے پہلے بھی، ایک سال پہلے کچھ مجرم فرار ہوئے تھے تو وہاں پر فائرنگ ہوتی رہی تو اس میں میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اس جیل کو شہر سے باہر زمین بھی موجود ہے، گورنمنٹ کی اور اس پر شفٹ کر دیا جائے اور یہ جو اراضی ہے ستر کنال، اس میں کالجز بنائے جا سکتے ہیں، Playing grounds یا کچھ اور رفاہی سرگرمیوں کے لئے یہ استعمال میں لائی جا سکتی ہے تو میری گزارش ہے کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے تاکہ اس پر جلد از جلد کام ہو سکے، تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جناب ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب، مشتاق احمد غنی صاحب نے ڈسٹرکٹ جیل کے بارے میں جو بات کہی، یہ واقعی درست ہے کہ یہ بالکل شہر کے سنگم پہ واقع ہے، لیکن ہمیں جو یہ جگہ بتا رہے ہیں، یہ اتنی دور ہے سٹی سے کہ وہاں پر سے یہ مجرم یا قیدیوں کو لانا اور لے جانا خطرے سے باہر نہیں ہے، سیکیورٹی رسک ہے، اسمیں اور دوسری بات یہ ہے کہ اس بلڈنگ کے عوض نہ تو صوبہ ایسی مالی پوزیشن میں ہے کہ دوسری یا نئی جیل کنسٹرکٹ کر سکے، اگر اس پراپرٹی کو فروخت بھی کیا جائے تو بھی نئی جیل اس سے نہیں بن سکتی تو میرے خیال میں مناسب یہی ہوگا کہ فنانس منسٹر اور یہ مشتاق غنی صاحب اور جیل خانہ جات مل کر اس کا کچھ حل نکالیں تو یہ بہتر ہوگا، لیکن اس سے پہلے یہ آپس میں بیٹھ جائیں تو یہ بہتر ہوگا جی۔

جناب سپیکر: مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر، میں پہلے بھی اسے ایک کال اٹینشن کے ذریعے ہاؤس میں لایا تھا اور یہی الفاظ اس وقت بھی جناب منسٹر صاحب کے تھے، لیکن ان پر ان چھ مہینوں میں عمل درآمد نہیں ہو سکا، میری گزارش ہے کہ یہ اتنی قیمتی اراضی ہے کہ اس میں سے اگر زیادہ سے زیادہ دس پندرہ کنال، بیس کنال ہم بیچ دیں تو اس سے دگنی بڑی جیل ہم شہر سے تھوڑا باہر بنا سکتے ہیں اور زمین Already وہاں پر موجود ہے، میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں وہ اس کو دیکھ لیں، Analyse کر لیں اور جو مناسب ہو پھر وہ اقدام تجویز کیا جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر آپ اور فنانس منسٹر اور جیل خانہ جات یہ آپس میں بیٹھ جائیں اور اس کے تمام پہلو کا جائزہ لیا جائے Pros and cons تو میرے خیال میں، اور یہ منسٹر صاحب جس طرح انہوں نے کہا تو میرا مطلب ہے کہ انہوں نے آپ کو اعتماد میں نہیں لیا تو پھر اسکے لئے اور بھی راستہ ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: وہ راستہ ہم استعمال نہیں کرتے جناب۔

جناب سپیکر: تو بس نہیں کرتے تو پھر افہام و تفہیم سے۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: لیکن یہ طفل تسلی ہے جناب، میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں، ہم آپ کو بالکل، گورنمنٹ کا ایک پیسہ اس خرچ نہیں ہوگا۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، کل جب ہمارے فنانس منسٹر صاحب یہاں پر ہونگے تو میں ان سے پرسنلی ریکویسٹ کرونگا کہ آپ میرے ساتھ مشتاق غنی صاحب کے پاس جائیں، میں ان کو لیکر انکے پاس چلا جاؤنگا، لیکن یہ اعتبار کریں تو سہی۔

جناب مشتاق احمد غنی: اس کو Pending چھوڑ دیں، پھر فنانس منسٹر صاحب آئیں تو ان کے سامنے بات ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس یقین دہانی پر آپ اکتفا کرلیں، Not pressed. Next قرارداد نمبر 13 جناب شہزادہ محمد گستاسپ خان، رکن صوبائی اسمبلی۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: قرارداد نمبر 13۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع مانسہرہ اور صوبے کے کئی دیگر ایسے علاقے اب بھی موجود ہیں، جن میں آدھے علاقے کو بجلی کی سہولت مل چکی ہے اور آدھے کو بجلی فراہم نہیں کی گئی، لہذا محکمہ واپڈا (پیسکو)، ممبران اسمبلی اور ضلعی حکومتوں کی مشاورت کے ساتھ ایسے تمام علاقوں کی نشاندہی کرکے ان کو بجلی فراہم کرے۔"

جناب سپیکر: میرے خیال میں Is it۔۔۔۔۔

جناب زرین گل خان: جناب سپیکر، اجازت دے ؟

جناب سپیکر: آپ کا کالا ڈھاکہ اس میں شامل ہے۔۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب زر گل خان: کالا ڈھاکہ کی بات نہیں ہے سر، یہ پورے صوبہ سرحد کی بات ہے جی۔

جناب سپیکر: پورا صوبہ سرحد اس میں شامل ہے۔

جناب زر گل خان: سر، میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور بڑا افسوس کا مقام ہے کہ تمام ڈیمز جو ہیں، وہ صوبہ سرحد میں ہیں اور افسوس کا مقام ہے کہ صوبہ سرحد کے آدھے علاقے میں بجلی نہیں ہے، یہ پرزور سفارش کی جائے اور تمام صوبہ سرحد کو بجلی دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution moved by Shazada Muhammad Gustasip Khan, MPA, may be passed?

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

قرارداد نمبر15، جناب قاضی محمد اسد خان صاحب.

قاضی محمد اسد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوبہ پنجاب کی طرح صوبہ سرحد میں بھی زرعی قرضہ کے لئے زمین کی حد بارہ ایکڑ مقرر ہے، جس سے صوبہ سرحد میں صرف پانچ تا چھ فیصد زمیندار مستفید ہوتے ہیں، لہذا صوبہ سرحد میں زمین کی حد کو بارہ ایکڑ سے کم کرکے دس کنال کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ زمیندار اس سہولت سے فائدہ اٹھا سکیں۔" جناب سپیکر، پنجاب کی زمین میں اور باقی صوبوں کی جتنی زمین ہے، اس میں اور صوبہ سرحد میں کافی فرق ہے اور یہ بڑی حیران کن بات ہے کہ ایک یونیفارم انہوں نے رول بنایا ہوا ہے کہ جس کے تحت پنجاب کے زمیندار کو جتنی زمین فائدہ ہو سکے، ایک قانون کے مطابق وہی ہمارے لئے بھی لاگو کیا گیا ہے، جب کہ ہماری زمین بہت کم ہے، میں آپ کو چھوٹی سی مثال دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس ہری پور میں جتنا Cultivated area ہے ٹوٹل کا، وہ صرف 41% ہے اس 41% میں سے صرف Irrigated 42% ہے، یعنی ٹوٹل کا جتنی ہماری پاس زمین ہے صرف 17% کے اوپر زراعت کی جاتی ہے، ضلع ہری پور میں اور سارے صوبے میں یہی حال ہوگا، ہمارے زمیندار کی Land holding کم ہے، جب وہ قرضے کے لئے جاتے ہیں تو ان کو قرضہ نہیں دیا جاتا، کیونکہ ہمارے پاس وہ زمین نہیں ہے جو کہ پنجاب یا سندھ کے زمینداروں کے پاس ہے، لہذا ہم یہ صرف ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ اسمبلی صرف سفارش کرے، کیونکہ ہمارے پاس انڈسٹری کو تو ہم زیادہ پروان چڑھا نہیں سکتے، ایگریکلچر بچتا ہے، ایگریکلچر کو کامیاب کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نئی Scientific line پر اپنے ایگریکلچر کو استوار کرنے کے لئے لون کی Facility ہمارے ان غریب زمینداروں کو اور اس کی حد اور شرط کو آسان بنایا جائے، یہ میں چاہتا ہوں کہ ہم سب مل کر اس کو Unanimously pass کرلیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House……

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: یو منٹ جی، زه صرف یو منٹ-----

جناب سپیکر: بالکل، افتخار احمد خان جھگڑا صاحب۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: یہ سر! اس پر جب 1992 یا 1991 میں ایگریکلچر ٹیکس Impose ہو رہا تھا تو This was the demand of the world bank اور آئی ایم ایف اور باقی ایجنسیوں کا تو صوبہ سرحد میں یہاں پر جب وہ Carry out ہوا تو یہ پتہ چلا کہ 90% زمین جو ہے That is below sustenance level یعنی ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم ہے، جس پر ٹیکس لگ ہی نہیں سکتا تھا، پچاس ایکڑ سے اوپر ٹیکس تھا، دس فی صد میں بھی سات فی صد جو تھی وہ زمینیں ساڑھے بارہ اور پچیس جریب کے درمیان تھیں اور صرف تین فیصد پر ٹیکس لگ رہا تھا، لہذا صوبائی اسمبلی نے اس کو Reject کر دیا تھا، اس پر پھر دوبارہ مرکزی حکومت نے کہا کہ آپ ٹیکس لگائیں، ٹیکس لگا پھر عدالت گئے اور پھر ٹیکس ختم ہوا، دو سال تک Tax collect نہیں ہوا ہے، ابھی دوبارہ پھر ایگریکلچر ٹیکس شروع ہو گیا ہے تو ایک تو یہ مسئلہ ہے، دوسرا جیسا کہ ہمارے رکن نے فرمایا ہے کہ صوبہ سرحد میں آپ یہ نہیں کر سکتے ہیں کہ جناب یہ رول مرکزی حکومت کا ہے، صوبائی حکومت خود تو کر سکتی ہے کہ آپ اپنے لیول پر کم از کم ہمارا بینک آف خیبر وغیرہ جیسے کہ پنجاب میں وہ کر رہے ہیں، بینک آف پنجاب کے لئے، وہ تو Loans دے سکتے ہیں، وہ تو کر سکتے ہیں یا آپ خود اپنے یہاں پر یہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ یہ Notify کر سکتا ہے، اس کے ساتھ مرکزی حکومت کا کوئی کام ہی نہیں ہے۔

قاضی محمد اسد خان: جناب سپیکر، میں افتخار جھگڑا صاحب کا مشکور ہوں، وہ چونکہ ایگریکلچر ٹیکس کی طرف یہ بات لے گئے تھے، میری سفارش، جو میری آپ سے ڈیمانڈ ہے کہ ان سے سفارش کریں۔

جناب سپیکر: وہ Loan کے بارے میں ہے؟

قاضی محمد اسد خان: لون کے بارے میں ہے کہ لون کی شرط آسان کی جائے، وہ بات کہی جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس پر وقت ضائع نہیں کرتے، Is it the desire of the House that the resolution moved by Qazi Muhammad Asad Khan, MPA, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.قرارداد نمبر 17 جناب مظفر سید صاحب.

جناب مظفر سید: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی دفتری زبان انگریزی کی بجائے اردو کی جائے۔" جناب سپیکر، د دې اهمیت که خومره هم خبره اوشی دا به کم وی آؤ زمونږه فاضل ممبران حضرات د دې د اهمیت نه هم خبر دی، بلکه زما خو دا د زړه خواهش دے چې هر چاته په مورنئ ژبه کښې د تعلیم حق ورکړے شی، هر چاته په مورنئ ژبه کښې، چونکه په دې ډیر زیات د ترقئ امکانات موجود دی خو په دې اولنی فرصت کښې زمونږ درخواست دا دے چې مونږ د مرکزی حکومت ته دا سفارش اوکړو، چې زمونږ دفتری زبان دے د اردو په ځائے انګریزی شی (قہقہے) Sorry د انګریزئ په ځائے باندې اردو شی، دا زمونږ د وفاق یو علامت هم دے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر۔

جناب سپیکر: جی، شہزادہ صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: فاضل ممبر کی بڑی اچھی قرارداد ہے، جو ہماری قومی زبان کو اجاگر کرنے کے سلسلے میں ہے، میں ان سے یہ درخواست کرونگا، اگر یہ ترمیم لائی جائے کہ صوبائی اسمبلی میں کم از کم صوبے کی حد تک تو حکومت اعلان کرے کہ آج سے یہ زبان یعنی اردو ہماری سرکاری زبان ہے۔۔۔۔

(شور/ قہقہے)

وزیر تعلیم: پوائنټ آف آرډر جناب سپیکرصاحب، په دې باندې خبرې کول غواړو۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر تعلیم: حیران یو چې شہزاده صاحب کوم ځائے کښې اوسی چې دا اعلان خو مخکښې مونږ کړے دے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: دیکھیں جی کہنا الگ بات ہے، رائج کرنا الگ بات ہے، جس دن سے آپ نے انگریزی کی بجائے اردو دفتری زبان رائج کردی تو تب ہم مانیں گے کہ یہاں پر کوئی چیز رائج ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر، ډیره مهربانی، ما هم دا خبره کوله چې دا بار بار وینا کیږی چې اردو زمونږ قومی ژبه ده، قومی ژبه خو هله کیږی چې زمونږ پاکستان کښې څلور قومیتونه اوسیږی، د کوم قوم دا اردو ژبه ده؟ په پاکستان کښې Majority ژبه د پنجابیانو ده، هغه پنجابی ده، د سندهیانو خپله ژبه ده، د پښتنو خپله ژبه ده، د بلوچو خپله ژبه ده، دا اردو چې ده، دا د رابطے ژبه ده، دے ته قومی ژبه نه وایو، دے ته خلق همیشه د رابطے ژبه وائی، آؤ زه په دې حیران یم چې د کوم قوم دا ژبه ده؟ چې زمونږ رور دا وائی، ایډوکیټ صاحب دے، Educatedسړے دے، چې هغه دا وائی چې دا قومی ژبه ده، زما خو صرف دا اعتراض دے چې دا د رابطے ژبه ده، دا قومی ژبه نه ده، زما دا ریکویسټ دے۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر صاحب، اس کو کہتے بدھیت کو ٹھکرانا۔

جناب زرگل خان: سپیکر صاحب، اجازت دے؟

جناب سپیکر: قربان علی خان، قربان علی خان (تالیاں) قربان علی خان جمود کو توڑ رہا ہے، جمود کو ٹوٹنے دیں۔

جناب قربان علی خان: زه د بلور صاحب د خبرو بالکل تائید کومه، دا خو داسے ژبه ده چې دا دلته اقلیت خلق هم نه وائی، زه خو وایم زمونږ ژبے دے خدائے شته چې دوئ دے دلته کښې سرائیکی کړی، پښتو دلته وئیلے شی، دا ګجری ژبه دلته وئیلے شی، هندکو دلته وئیلے شی، هغه ژبے دے راولی، اردو خو دلته هډو د چا ژبه نه ده، زه په دیکښې دا وایمه چې اوس خو داسے یو وخت راغلے دے چې زمونږه مشرانو کله، د پښتنو قاضی حسین احمد صاحب هم پښتون دے، مولانا فضل الرحمان هم آؤ The third one Samiul Haq Sahibنو Third one (قہقہے) نو زه خو دا وایمه چې داسے زمونږه

سنیئر منسٹر صاحب هم دے ، زمونږه منسټر چیف هم دے ، تاسو هم یئ نو زه خو وایمه چې دا وخت داسے راغلو چې د پښتو د ژبے د پاره دا ډیر ښه ژبه راولی (تالیاں) ځکه چې په پښتو (قطع کلامی) دے پښتنو دوئ مسترد کړی دی۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ 1973 کے آئین کے تحت ملک کی قومی زبان اردو ہے، یہ Constitution میں لکھا ہوا ہے تو میرے خیال میں اس میں ڈیبیٹ کی گنجائش نہیں ہے کہ یہ 1973 کے Constitution کے تحت ہے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب پیر محمد خان۔

جناب پیر محمد خان: بلور صاحب اووے چې اردو زمونږه قومی ژبه نه ده نو په دې باندې غالباً چې زمونږه ډیرو مشرانو سره، د پښتنو مشر، خان عبدالولی خان صاحب هم دستخط کړے دے په دې Constitution۔ The Article 251, 251, national language of Pakistan is urdu۔ (تالیاں) دا ئے په دیکښې خلاصه کړې ده او ولی خان پرے دستخط کړے دے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب بشیر احمد بلور: پوائنټ آف آرډر جی، زما رور زما نوم واخستو، د ولی خان نوم ئے هم واخستو، زه دا عرض کوم چې هغه وخت چې کوم وخت کښې دا Constitution جوړیدو، د 1973 Constitution نو هغه وخت کښې زمونږ نیم پاکستان زمونږ نه بیل شوې وو، زمونږ فوځونه چې وو هغه داسے حالاتو کښې وو چې هغه د ښمن سره گیر وو او په هغې کښې د صوبائی خود مختارئ خبره هم د غه شانتے وه، په دې باندې مجبوراً دستخط شوې دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان۔

جناب بشیر احمد بلور: زما خبره لا ختمه نه ده۔

جناب سپیکر: ښه، ښه۔

جناب بشیر احمد بلور: خو دا Constitution چې دے، دا ولے انګریزئ بیا لیکلے شوې دے؟ دا ستا سو رولز چې دی دا دے انګریزئ کښې دی، دا هم پکار دی چې په اردو کښې وی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: مسٹر سپیکر سر۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، پیرمحمدخان چې کومه خبره آئینی حواله اوګرځوله نو هغه وائی چې اردو قومی زبان ہے، مونږ خو وایو چې دوئ چې څنګه وائی چې د دې صوبے ژبه دے پښتو اوګرځولے شی-----

جناب سپیکر: نه مطلب دا دے چې هغه خو وائی-----

جناب عبدالاکبر خان: نه دا خو د ټول پاکستان خبره خو نه ده، د دې صوبے مونږه وایو۔

جناب سپیکر: نو هغه قرارداد چې راوړے دے (شور/قطع کلامیاں) زما پخپل خیال وخت ضائع کیږی، مولانا عصمت الله صاحب، جناب مولانا عصمت الله صاحب۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میرے خیال میں ہمارے معزز اراکین اسمبلی یہ جو بات کر رہے ہیں، یہ بنیادی طور پر ہم نزاع لفظی کی طرف جا رہے ہیں، وہ یہ کہ قرارداد میں ہے کہ اس کو قومی زبان قرار دیا جائے۔

آوازیں: دفتری۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جی ہاں دفتری، اور بشیر بلور صاحب کہتے ہیں کہ یہ تو رابطے کی زبان ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ یہ رابطہ کس کے درمیان ہے؟ قوموں کے درمیان ہے نا، تو قومی زبان کا یہی مطلب ہے نا-----

جناب بشیر احمد بلور: دوسرے صوبے کے ساتھ رابطے کے لئے، یہ اردو زبان اس لئے ہے کہ دوسری زبان نہیں سمجھتے، اس کو ہم پاکستان کی دفتری زبان نہیں کہہ سکتے۔

مولانا محمد عصمت اللہ: یہ رابطہ قوموں کے درمیان ہے، انسانوں کے درمیان ہے، یہ یہود اور ہنود کے درمیان کی تو نہیں ہے، اس لئے میرے خیال میں یہ ہم نزاع لفظی کی طرف جارہے ہیں، یہ کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے کہ یہ رابطے کی زبان ہو تو رابطہ بھی قوموں کے درمیان ہے، قومی زبان ہی ہو تو قوموں کے درمیان ہے اس لئے اس میں اختلاف کی خاص گنجائش نہیں ہے۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر۔

جناب زرگل خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب زرگل خان۔

جناب زرگل خان: مہربانی سر، سر! یہ بشیر بلور صاحب کہہ رہی ہیں کہ یہ رابطے کی زبان ہے اور پیر محمد خان کہہ رہے ہیں کہ یہ قومی زبان ہے تو مسئلہ حل ہے، یہ زبان اگر قومی ہے تو قومی اسمبلی جانے اور یہ زبان جانے، صوبہ سرحد کی زبان پشتو ہے اور آپ پشتو کے بارے میں فیصلہ کریں کہ یہاں پر پشتو رائج کی جائے۔

(تالیاں)

قاری محمد عبداللہ: پوائنٹ آف آرڈر جی، میری گزارش یہ ہے کہ آیا صوبہ سرحد پاکستان سے کوئی الگ ریاست ہے یا یہ پاکستان کا حصہ ہے؟ اگر یہ پاکستان کا حصہ ہی تو میں سمجھتا ہوں کہ ملک کی زبان اردو ہے اور پاکستان چار اکائیوں سے مرکب ہے، جب پاکستان چار اکائیوں سے مرکب ہے تو من حیث الپاکستان جو ہماری زبان ہے، ہمارے برادر اس زبان کے بارے میں بول رہے ہیں اور یقیناً وہ اردو ہونی چاہیئے۔

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر۔

جناب بشیر احمد بلور: میں نے صرف اس ایک پوائنٹ پر بات کی ہے کہ یہ بتائیں کہ اردو کونسی قوم کی زبان ہے؟ پاکستان میں کونسی قوم رہتی ہے، جس کی زبان اردو ہے؟ ایک خالی بندہ مجھے بتادے۔

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر، یو گزارش پکښې کوم.

جناب سپیکر: زما په خپل خیال اختلاف پکښې نشته، The resolution-----

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر، زه یو گزارش کومه جی، زه یو وړه شان-----

جناب سپیکر: شاه راز خان بس Debate پرېږدے اوشو.

جناب شاہ راز خان: یو گزارش کومہ جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution moved by Mr. Muzfar Said, MPA, may be passed unanimously? Those who are infavour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The resolution is passed by majority.

قرارداد نمبر 28 جناب پیر محمد خان صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب، جب آپ نے یہ فیصلہ کر لیا تو خدا کے لئے ہمارے ہاتھ میں انگریزی آرڈر نہ بھیجیں، اردو آرڈر بھیجیں۔۔۔۔۔

(قہقہے/تالیاں)

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب نثار صفدر خان: میں مولانا صاحب کی تائید کرتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: صحیح ہے، رولز میں تینوں زبانیں ہیں تو جب آپ رولز میں Amendment لائیں تو پھر دیکھ لیں گے، پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔"یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ حکومت افغانستان کے جیلوں سے جو مجاہدین آزاد ہو کر پاکستانی جیلوں میں بند ہیں، ان کو فی الفور آزاد کیا جائے۔"سپیکر صاحب، ضرورت پکښې شته د خبرو؟

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution moved by hon'ble MPA, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

قرارداد نمبر 128 جناب بشیر احمد بلور صاحب، جناب سید مرید کاظم صاحب، جناب شاہ راز خان صاحب، جناب شوکت حبیب صاحب، جناب قلب حسن صاحب اور جناب عتیق الرحمان صاحب، ارکان صوبائی اسمبلی، زما په خپل خيال.....

میاں نثار گل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

میاں نثار گل: ما هم قرارداد ورکړے وو خو د هغې پکښې ذکر نه دے راغلے۔

جناب سپیکر: ستا هم پکښې شو خو مطلب دا دے چې زما په خيال که يو آنريبل ممبر ئے Move کړی، يو آنريبل ممبر۔

میاں نثار گل: زه د هغې علاقے نمائنده يم ځکه مے قرارداد پکښې ورکړے وو او اوس پکښې نشته۔

جناب انور کمال خان: ما هم پکښې شامل کړئ.....

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب، The resolution ہاں، جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: مہربانی سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ صوبہ سرحد کے علاقے گرگری میں تیل اور قدرتی گیس کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں، لہذا حکومت اس جگہ گیس پلانٹ لگائے جہاں پر یہ ذخائر ملے ہیں تاکہ مقامی آبادی کے لوگوں کو روزگار میسر ہو اور ساتھ ہی ان علاقوں کو ترجیحی بنیادوں پر گیس فراہم کی جائے۔" دا خدشه په دې وجه مونږ ته پيدا شوې ده او مونږ دا قرارداد په دې وجه پيش کوؤ چې زمونږ بجلی دلته پيدا کيږی خو د هغې ټول اختيارات چې دی، نو هغه مرکز سره دی، دا نه وی چې سبا د دې ګيس هم دا پلانټ چې دے، دا دے پنجاب کښې اولګوی او زمونږ دا خلق ترے محرومه پاتے شی، په دې وجه باندې مونږ دا قرارداد راوړے دے چې حکومت مونږ د مخکښې نه انفارم کړو چې مونږ به دا نه منو چې دا د بل ځائے ته لاړ شی، د دې د پاره مونږ دا قرارداد پيش کړے دے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، دے قرارداد سره خو زمونږ اختلاف نشته خو دا میاں نثار گل هم د کرک ډسټرکټ ممبر دے ، هغه هم دا قرارداد راوړے دے۔

جناب سپیکر: هغه اوشو With amendment۔

میاں نثار گل: جناب زه یوه خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: کوم قرارداد چې یعنې Jointly بشیر احمد بلور صاحب، جناب سید مرید کاظم صاحب، جناب شاد محمد خان صاحب، جناب شوکت حبیب صاحب، جناب قلب حسن صاحب، جناب عتیق الرحمان صاحب او جناب میاں نثار گل صاحب Move کړے دے د ایوان نه دا رائے اغستے شی چې دا دے بلاتفاق پاس شی؟

آوازیں: ہاں،آؤ۔

جناب سپیکر: څوک چې د دې قرارداد په حق کښې وی هغه د لاس اوچت کړی۔

(په دې وخت کښې ایوان کښې موجود ټولو ممبرانو د قرارداد په حق کښې لاسونه پورته کړل)

جناب سپیکر: څوک چې د دې خلاف وی هغه د هم لاس اوچت کړی۔

(مخالفت کښې چا هم لاس اوچت نکړل)

جناب سپیکر: مطلب دا دے چې قرارداد بالاتفاق پاس شو۔

میاں نثار گل: سر، د یکښې یو عرض کول غواړمه جی۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: په دیکښې دا عرض کول غواړم چې دا قرارداد ډیر اهم دے ، زه پرون د خپلے حلقے نه راغلے یمه او دا زما حلقه ده ځکه په دې باندې ما تاسو ته-----

جناب مشتاق احمد غنی: قرارداد پاس ہو چکی ہے،اس پر اب کسی بحث کی ضرورت نہیں ہے۔

میاں نثار گل: یو منټ جی، په دې بله ورخ باقاعده ایس پی کرک هم خبر دے ، ټول خبر دی، د لاء اینډ آرډر مسئله جوړیده ، انډس هائی وے بندیده چې یره دا پلانټ په کرکرئ کښې نه شی جوړ نو هغه رااوتل، زه پخپله لاړمه، هغه خلق مے هلته

ایسار کړے دی چې زمونږ تاسو سره دا وعده ده چې دا پلانټ به ګرګرئ کېښې جوړیږی، نو د دې وجے نه ما تاسو ته دا وئیل چې دا پلانټ دے په ګرګرئ کېښې جوړ شی که جوړ نه شو نو د لا ء اینډ آرډر مسئله به جوړه شی۔

آئندہ سالانہ ترقیاتی پروگرام پر بحث

جناب سپیکر: Nextآنے والے بجٹ میں سالانہ ترقیاتی پروگرام، مونږ ته خو چې د چا نومونه وصول شوې دی نو که په هغه ترتیب سره وائی نو وړومبے نوم چې دے نو هغه د جناب بشیر احمد بلور صاحب دے۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکرصاحب، ډیره مهربانی، دا ډیره اهمه مسئله ده او تاسو ته به یاد وی چې زمونږه په ایجنډا کېښې لا ء اینډ آرډر سیچویشن د دې نه مخکښې وو او تاسو مونږ سره دا لوظ هم کړے وو چې دا به وړومبنے راولمه خو نه پوهیږمه چې دا ایجنډا-----

جناب سپیکر: راولو به جی خو تاسو هم، زما په خپل خیال دا د هغې ډیر زیات ضروری دے، او زه خو تاسو ته بل یو ریکویسټ کمه که تاسو لږه مهربانی اوکړئ، دا کوئسچنز، ریزولوشنز او کال اټنیشن نوټسز، دا یو درے ورځو د پاره Deferکړئ، کومه چې تاسو اهمه ایجنډا ورکړےده نو هغه مخکښې کړئ۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکرصاحب، ډیره مهربانی، په دې به هم خبره اوکړو، زه ستاسو مشکور یمه چې په دا سے اهم مسئله باندې د بحث کولو د پاره مو ماته اجازت راکړو، په دیکښې د ټولو نه لویه خبره دا ده چې کله به هم دا اے ډی پی جوړیده، مونږه خو So many، د 1990نه ستاسو د دې اسمبلئ د خدمت ګزار په حیثیت راځو او دیکښې به همیشه دا سے کیدل چې ایډیشنل چیف سیکرټری او چیف منسټر صاحب، د هر یو ډسټرکټ خلق به ئے غوښتل او هغوې به ورسره کیښناستل او بیا د اے ډی پی په باره کېښې به خبره کیدله، نو هر چا به خپل سکیمونه ورکول او هغه سکیمونه ته به په Top priorityتحفظ ملاویدو او په هغه سکیمونو باندې به عمل کیدو او هغه به په اے ډی پی کېښې پاس کیدل، نه پوهیږمه چې جون راروان دے-----

وزیر قانون: جی دا د تعمیر سرحد متعلق؟

جناب سپیکر: دا ټول Consolidate شوې دی۔

جناب بشیر احمد بلور: په هغې بجټ هم دے او فنانس هم دے پکښې۔

جناب سپیکر: دا تعاون ئے کړے دے، مدد ئے کړے دے چې ټول یو ځائے شی۔

جناب بشیر احمد بلور: دا مونږه ټول یو ځائے کړی دی چې ستاسو دا مسئله زر حل شی خو هغه دا ټول یو شوې دی۔

Mr. Speaker: It has been clubbed.

جناب بشیر احمد بلور: نو مونږ دا عرض کوؤ، چې د دې د پاره تراوسه پورے زمونږه ټول صوبائی ممبران ناست دی، چا سره هم دا میټنګ نه دے شوې، د هغوی نه ئے لسټونه نه دی غوښتی، د هغوی سره د اے ډی پی خبره نه ده شوې، عموماً یو Precedent دا دے چې د ممبرانو نه خوامخواه تپوس کیږی او بدقسمتی او خوش قسمتی دا ده چې زمونږه وزیر اعلیٰ او زمونږه وزیران صاحبان چې چرته ځی نو د کروړونو روپو، د اربونو روپو اعلانونه کوی، ماته هغه بله ورځ چا خبره کوله چې دیر پایاں او دیر بالا د دواړو یو ځائے میټنګ وو او چیف منسټر صاحب هلته لاړو او هر یو کس تیئس تیئس پوائنټس ایجنډا چې پخپله ماته هغوی وئیل چې دا ایجنډا چې یو د چا ډیمانډ شوې وو نو دا صرف د دیر پایاں به پوره شی نو د ټولے صوبے بجټ به په هغې لګیدل خو چیف منسټر صاحب وائی چې هغه دواړه سپاسنامے منظورے کړے او دا ټول کارونه به کیږی، د چرته نه به دا پیسے راځی؟ زما دا درخواست دے چې د خدائے د پاره داسے اعلانونه نه دی کول پکار چې هغه سبا نه شی پوره کیدے، زما عرض دا دے چې پکار ده چې زمونږه دا ممبران صاحبان رااوغوښتے شی، د هغوی نه لسټونه واغستے شی او اے ډی پی د هغوی په صلاح مشوره باندې جوړه شی چې سبا په علاقو کښې پرابلمز جوړ نه شی، بل زما ریکویسټ دے د تعمیروطن پروګرام باره کښې، مونږ ته خو پرچئ راغلے چې د پچاس لاکھ روپو لسټونه دے هر یو کس خپل ورکړی، هر یو ممبر صاحب په هغې کښې دا هم دی چې دا In writing دا راغلے دی چې june 30th پورے دے، د هغې پس به دا پیسے Lapse شی، زه

حکومت ته دا هم ریکویسټ کومه چې دا تسلي اوکړي په فلور آف دی هاؤس چې دا به نه Lapse کیږي ولے چې دا خو اوس تقریباً دوه ورځے اوشوې، څلور ورځے، هفته شوې ده چې مونږ ته ملاؤ شوې دی، د هغې نه پس د هغې Estimate جوړول، د هغې نشاندهی کول او د هغې پوره انتظامات کولو باندې د میاشت نه ډیر ټائم لګی او Approval چې کیږي کیږي، دا Approval به هم چیف منسټر صاحب کوی او چیف منسټر صاحب خو د خپلو دورو نه نه اوزګاریږي، افسوس کوؤ چې نن د اسمبلۍ پنځلسمه ورځ ده او چیف منسټر صاحب یوه ورځ هم اسمبلۍ ته نه دے راغلې، پکار دا دی چې کله د اسمبلۍ سیشن وی چې چیف منسټر پخپله موجود وی، دا هم مسئلے دی، دا د هغوی نه بغیر نه حل کیږي، نو دا زما خیال دے چې داسے Precedent مونږ نه دے لیدلے چې پوره اسمبلی سیشن کښې دے چیف منسټر صاحب غیرحاضر وی، زما دا درخواست دے جی چې خدائے د پاره اسمبلۍ ته اهمیت ورکول پکار دی، د اسمبلۍ ممبرانو ته اهمیت ورکول غواړي (تالیاں) او دے تمیروطن پروګرام سلسله کښې چې کومه د پیسو د Lapse کیدو خبره ده نو پکار دا ده چې حکومت دے اعلان اوکړي چې دا پیسے به نه Lapse کیږي، د جون نه پس به هم په دې باندې Implementation کیږي، د فنانس کمیشن په باره کښې، صوبائی فنانس کمیشن چې دے، هغه تاسو ته پته ده جی چې داسے صوبه کښې داسے حالات وی چې آمدن نشته، تاسو ته یوه واقعه زه اووایمه چې زه تلے وومه بټګرام ته، هلته کښې د Law and order situation problem وو نو ما ډی ایس پی رااوغښتو چې ولے دلته کښې داسے حالات دی؟ نو هغوی ماته اووئیل چې زما د سوزوکی د پټرولو د پاره پیسے نشته دے او بیا چې زما دا سوزوکی ولاړ دے، د دې د ټائرونو د پاره پیسے نشته دے، زه راغلمه او ما آئی جی صاحب ته ټیلیفون اوکړلو، هغه وخت کښې آئی جی کمال شاه صاحب وو، ما ترینه تپوس اوکړلو نو ماته ئے اووئیل چې مونږ باندې د اسی لاکه روپو بل دے د پټرول پمپونو والو، او زه هغه اسی لاکه روپی نه شم ورکولے او ته فنانس سیکرټری ته اووایه چې ماته پیسے راکړي چې مونږ دوئ ته پټرول ورکړو، نو ما فنانس سیکرټری ته ټیلیفون اوکړو، هغه مے را اوغوښتو، ما ورته اووئیل چې د

1990نه مخکښې دے 1991 کښې پنځوس کروړه روپئ Per monthد مرکزی حکومت نه Over and above د بجلئ پیسے مونږ تاسو د پاره واغستلے او د هغې باوجود ته وائے چې مونږ سره پیسے نشته دے نو دا پیسے چرته ځی؟ نو د هغوې ماته دا جواب وو هغه وخت کښې، د 93-1992خبره ده، چې One billion and ten crore rupeesچې دی، دا زمونږه د بیوروکریسی د تنخوا ګانو خرچې ده او د ایډمنسټریشن، تاسو دا پنځوس کروړه وائی، شپیتو کروړو مونږ ته اوس هم کمے دے، نو زه دا وایمه چې زمونږه دا فنانس، د صوبے فنانس چې دی هغه ټول د مرکز سره تړلی وی او مرکز سره زیات نه زیات، مونږ دا مکمل طور باندې د موجوده حکومت حمایت کوؤ چې مونږه وایو چې زمونږه د بجلئ پیسے دے هم راکړی شی، زمونږه د تماکو پیسے دے هم راکړی، زمونږه د ټول عمر نه هم دا جهګړا صرف د خپلے صوبے د حقوقو او د هغې د آمدن جهګړا ده چې مرکز، لکه بجلی زمونږه ده او واپډا هاؤس چې دے، هغه لاهور کښې دے، زمونږ د ایکسائز اربونو روپئ دی هغه خوک مونږ ته نه راکوی، زمونږه مائنز چې دی هغه هم مرکز سره دی، زمونږ بدقسمتی دا ده چې زما د سوات رونړه ناست دی، چې زمونږه د زمرد کانونه چې دی هغه هم تاوان کوی، نو دا ظلم دے، نو په دې مونږ دوئ سره هر قسم تعاون کوؤ، امداد کوؤ او لګیا یو چې د خپل صوبائی حقوقو اغستو د پاره، د خپلو صوبائی پیسو اغستو د پاره، دا فنانس کمیشن او دا اے ډی پی، دا به هله جوړیږی چې مونږه سره پیسے وی، نو پیسے به هله راځی چې مرکز سره دوئ زور، هر څنګه طریقے سره چې وی دوئ خپلے پیسے ترینه وصول کړی او مکمل حمایت به خپل صوبائی ګورنمنټ سره په دې لړ کښې کوؤ چې زمونږ د صوبے آمدن دے مونږ ته حواله شی، په دیکښې یو قرارداد زمونږه سپیکرصاحب پیش شوې دے، زه دلته دا درخواست کومه چې ما هم یو قرارداد ورکړے دے چې هغې کښې دا وو چې این ایف سی ایوارډ نوے چې جوړیږی، هغې کښې زمونږ دا ریکویسټ دے چې هغه تاسو اوګورئ، دوئ وائی چې 55%دے مرکزی حکومت واخلی او باقی دے صوبو ته ملاؤ شی، نو زما په هغې خپل قرارداد کښې دا ریکویسټ دے چې زمو نږ نه ټولے پیسے چې کوم مرکز ته آمدن کیږی، هغه ټولے دے صوبو ته ورکړے شی او

بیا د صوبے نه دے د پاپولیشن په بنیاد باندې پیسے واغستے شی او دا قرارداد مونږه، زه درخواست کومه چې مهربانی اوکړئ او په دې سیشن کښې ئے تاسو راولئ چې مونږ ئے Unanimously passکړو ولے چې اوس فنانس کمیشن هم جوړیږی او د پیسو Distributionهم کیږی چې د هغې نه مخکښې مونږ یو Unanimousقرارداد پیش کړو چې هغې له خبره مونږ ته آسانه شی، زه خپل حکومت ته درخواست کومه چې مهربانی اوکړئ هغه Precedentچې دے، هغه خوامخواه په ذهن کښې اوساتی او په هغې باندې دے عمل درآمد اوشی۔

جناب سپیکر: مهربانی۔

Voice: The time is over.

جناب سپیکر: ټائم، نو څه خیال مو دے؟ سبا د پاره زما خیال دا دے چې په دې باندې Full debateاوشی که د سبا د پاره مونږه۔۔۔۔۔

آوازیں: صحیح ده۔

جناب سپیکر: مطلب دا دے چې کوئسچنز او ایډجرمنټ موشنز دا پریږدو او نیغ په نیغه به دا ټاپک واخلو، ټهیک ده؟

جناب عبدالاکبر خان: خو زمونږه یو ریکویسټ دے جی په دیکښې خاص کر د اپوزیشن د ممبرانو چې چونکه دا ستاسو په ایجنډا کښې چې مونږه هم اچولے دے او خاص کر بیا چې مونږه دا دواړه پوائنټه Clubکړل نو زمونږ مطلب دا وو چې په دې باندې مونږه Detail discussionاوکړو او د ګورنمنټ د طرف نه مونږ ته په Debateکښې جواب راشی، خو دلته کښې نه فنانس منسټرصاحب شته، نه چیف منسټر صاحب شته دے۔

جناب سپیکر: نن هغوې په چهټئ دی، سبا له به راشی ان شاء الله۔

جناب عبدالاکبر خان: بنه جی، تهینک یو۔

جناب سپیکر: نو خبره په دې فیصله شوه چې سبا به ان شاء الله Questions hour هم نه وی او Adjournment motions, Call attention noticesاو Privilege motions به هم نه وی، بس په دې ټاپک باندې بحث به وی، Debateبه وی۔

جناب زرگل خان: سپیکر صاحب، دا زما کوئسچنز ئے اولیدل که؟

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 09:30 am tomorrow morning.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 6 مئی 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)